www.KitaboSunnat.com

⑤

خدائی فیصلہ

اور

قادیانیت نبوت کے تابوت میں آخرت کیل

ہنستا ہے میرے حال پہ ظالم ابوالوفا
ڈرتا ہوں میں کہیں یہ قضا کی ہنسی نہ ہو

جیسا کہ پچھلے صفحات میں اشارہ کیا جا چکا ہے، قادیانیت کے خلاف مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی مجاہدانہ سرگرمیوں، عالمانہ گرفتوں اور فاضلانہ مواخذات کے مقابلے سے جب مرزا صاحب اور ان کی پوری امت عاجز آ گئی اور مولانا کی ہیبت سے قادیانی ایوان میں زلزلے برپا رہنے لگے تو مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس نے رہتی دنیا تک کے لیے مرزا صاحب کے صدق و کذب کا دوٹوک اور حتمی فیصلہ کر دیا، وہ اشتہار بتمام وکمال یہ ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یستنبؤنک احق ھو. قل ای وربی انہ لحق.

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! السلام علی من اتبع الھدی۔

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا اللہ کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور اللہ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں اللہ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ محض اللہ کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اللہ سے فیصلہ چاہا ہے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک، بصیر وقدیر، جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں، اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق اللہ! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر، مگر نہ انسانی ہاتھوں سے، بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین! میں ان کے ہاتھوں بہت ستایا گیا ہوں اور صبر کرتا رہا مگر اب دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم: عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید

مرقومہ ۱۵ راپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود ص ۵۷۸ تا ۵۸۰ ج ۳

یہ اشتہار اپنا مضمون بتلانے میں کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ اس اشتہار کے بعد ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو قادیانی اخبار بدر میں مرزا صاحب کا ایک اور بیان شائع ہوا۔ جو یہ تھا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے فرمایا ”زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں، بلکہ اللہ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی۔ اور رات کو الہام ہوا۔ اجیب دعوۃ الداع ۔ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ اص ۷ مندرجہ ملفوظات مرزا ص ۲۰۸، ج ۵، مطبوعہ ربوہ جدید بدون تاریخ)

خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب نے اشتہار بالا میں جو دعا کی تھی کہ مرزا جی اور مولانا ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ یہ دعا اللہ کی تحریک پر کی گئی تھی اور اس کی مقبولیت کا مرزا صاحب کو الہام بھی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ یہ ہے کہ اس اشتہار کی اشاعت کے تیرہ مہینہ بارہ دن بعد ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ کو مرزا صاحب اس اشتہار میں نامزد کردہ ایک بیماری ہیضہ سے انتقال کر گئے اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ مرزا جی کے انتقال کے بعد مسلسل چالیس برس تک پوری تاب وتوانائی کے ساتھ حق کا پھریرا لہراتے اور باطل کا علم سرنگوں کرتے ہوئے زندہ رہے۔ اس طرح مرزا صاحب کی اپنی دعا وطلب کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ دوٹوک فیصلہ ہو گیا کہ وہ برسر باطل اور کذاب ودجال تھے اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ برسر حق اور صادق۔ اس سلسلے میں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذاب میں سچا تھا پہلے مر گیا

ایک صاحب نے فارسی میں ارشاد فرمایا ہے:

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خداست
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود ملعون لیکن گفت راست

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آیئے! مرزا صاحب کی موت کی تفصیلات بھی قادیانی مآخذ کی زبانی سنتے چلیں۔ مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ ”انی احافظ کل من فی الدار“ (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص ۴۲۵و۴۳۴و۴۸۶و۶۱۷و۶۲۰، ۶۷۱و۷۳۱و۷۵۴و۴۲۷و۴۲۸و۴۳۳و۴۸۹و۴۵۳) (یعنی اے مرزا! تیرے گھر کے ہر فرد کی میں (اللہ) حفاظت کروں گا) اس خدائی الہام کے باوجود اپریل یا مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کو اپنے اہل و عیال سمیت بیماری کے سبب قادیان (دارالامان و دارالشفا) چھوڑ کر تبدیلی آب و ہوا کے لیے لاہور جانا پڑا۔ مگر جب لاہور وارد ہوئے تو زندہ نہ پلٹ سکے۔ ان کی موت کیوں کر واقع ہوئی۔ اس کی جو تفصیلات قادیانی اخبار الحکم ۲۸ر مئی ۱۹۰۸ء کے ضمیمہ میں شائع ہوئی ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۲۵ر مئی ۱۹۰۸ء کی شام کو مرزا صاحب پر ان کی قدیم بیماری اسہال کا دورہ ہوا۔ گیارہ بجے رات میں ایک زوردار دست آنے پر از حد کمزوری ہوگئی، دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور زبردست دست آنے پر نبض بالکل بند ہوگئی۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں نے حالت معمول پر لانے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن مرزا صاحب مسلسل گیارہ گھنٹے تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر ۲۶ر مئی کو .... بجے فوت ہوگئے۔“

تقریباً یہی بیان مرزا صاحب کی اہلیہ محترمہ کا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے روایت کرتے ہیں:

”پہلے ایک پاخانہ آیا اور اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہوگیا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک اور قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے گئے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ (1)

---

(1) سیرۃ المہدی ص ۱۱ ج ا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گویا یضربون وجوھھم وادبارھم کا نقشہ تھا۔ مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے آرگن پیغام صلح نے ۳/مارچ ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موت کے وقت ان کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔" ❶

موت کے بعد مرزا صاحب کو جس مرحلے سے گذرنا پڑا وہ بھی کچھ کم عبرت انگیز نہ تھا۔ مرزا صاحب کا مدفن تو قادیان میں ان کا بنوایا ہوا "بہشتی مقبرہ" تھا لیکن چونکہ ان کی موت انبیاء ومرسلین کی سنت کے برخلاف مدفن قادیان سے کوئی ستر میل دور احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوئی تھی اس لیے انہیں بذریعہ ٹرین لاہور سے قادیان لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جب مرزا صاحب کا جنازہ لاہور ریلوے اسٹیشن لے جانے کے لیے احمدیہ بلڈنگ سے باہر نکالا گیا تو زندہ دلان لاہور نے اس کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ یعنی راستے بھر مرزا صاحب کے جنازے پر اس قدر غلاظتیں اور پاخانے پھینکے گئے کہ ان کی لاش بدقت تمام اسٹیشن تک پہنچ سکی۔ ❷

فیصلے کا یہ نتیجہ تو مرزا صاحب کے تمام موافقین ومخالفین نے دیکھا۔ مگر خود مرزا صاحب کو بھی ان کی حین حیات سامان عبرت فراہم کرنے میں قدرت نے کسی بخل سے کام نہ لیا تھا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۴/جون ۱۸۹۹ء کو جب مرزا صاحب کا چوتھا لڑکا مبارک احمد پیدا ہوا تو مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ اعلان کیا کہ یہی وہ مصلح موعود ہے جس کی پیدائش اور آمد کی بابت میں نے ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں پیشین گوئی کی تھی مرزا صاحب کو اس لڑکے پر اس پیشین گوئی کے چسپاں ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ انہوں نے اس کا نکاح صرف آٹھ سال کی عمر میں بحالت نابالغی ہی ستمبر ۱۹۰۷ء میں کر دیا تھا ❸ لیکن ابھی اس کی تقریب نکاح کی مسرت وشادمانی سے مرزا صاحب سرمست ہی تھے کہ اس لڑکے کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت آ پہنچا۔ مسیح قادیان نے اس کی جان بچانے کی سرتوڑ کوشش کی۔ ان کی تدبیروں اور بے قرارانہ دعاؤں کی جو کیفیت تھی

---

❶ دیکھیے الاعتصام ۱۴/جون ۱۹۶۸ء ❷ دیکھیے اہل حدیث ۱۸/اکتوبر ۱۹۴۰ء

❸ نکاح ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء کو نماز عصر کے بعد ہوا، جب کہ مبارک احمد کی وفات ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بوقت صبح ہوئی۔ تاریخ احمدی، ص ۵۰۷ و ۵۰۹، ج ۳ (ابوصہیب)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا نقشہ کسی شاعر نے کیا خوب کھینچا ہے۔ کہتا ہے:

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جاں لے کے ٹلوں

سربسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

لیکن خدائی فیصلہ کے سامنے مرزا صاحب کی ایک نہ چلی۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ لڑکا مرزا صاحب کے تمام دعووں، پیشین گوئیوں، آرزوؤں، تمناؤں، دعاؤں اور التجاؤں کو ٹھکراتا اور پامال کرتا ہوا اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے کوچ کر گیا۔

اس لڑکے کی موت نے مرزا جی جیسے بوڑھے باپ کو جس غم والم، کرب واذیت اور ذلت و رسوائی کی دوہری آفت سے دوچار کیا وہ مرزا جی کے لیے موت سے کسی طرح کم نہ تھی۔ اس لیے اس لڑکے کی موت مرزا جی کی دعا کے ان الفاظ کے عین مطابق تھی کہ......

''جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔''

مگر مرزا جی کے دل پر تو مہر لگ چکی تھی اس لیے انہیں اس واقعہ سے بھی عبرت نہ ہوئی۔ بالآخر اس تنبیہ کے بعد چند ماہ کی مزید مہلت گذار کر مرزا جی عذابِ الٰہی کی گرفت میں اس طرح آئے کہ ان کی موت ان کے کذاب و دجال ہونے کی دائمی اور خدائی علامت بن گئی۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

مرزا صاحب کے برعکس مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پر اس اشتہار کا اثر یہ رہا کہ وہ اس پورے عرصے میں آرام وآسائش اور سکون و عافیت سے رہے اور نہ صرف یہ کہ ردقادیانیت کے سلسلے میں آپ کا جوش وخروش پہلے سے فزوں تر ہو گیا بلکہ اس اشتہار کے صرف ڈیڑھ ماہ بعد آپ نے قادیانیت کی تردید کے سلسلے میں اپنے معرکۃ الآراء اور لاثانی جریدے مرقع قادیانی کا اجرا فرمایا، جو مرزا قادیان کی موت کے بعد بھی تقریباً نصف سال تک جاری رہا۔

تنبیہ

خدائی فیصلہ کے تحت مرزا صاحب کی موت کا جو واقعہ پیش آیا اس میں عبرت و موعظت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے بہت سے پہلو ہیں لیکن ہم ان سب سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ایک بات لکھنی ضروری سمجھتے ہیں۔

جس وقت یہ واقعہ پیش آیا ہے متحدہ ہند (موجودہ ہندوستان و پاکستان) کے طول و عرض میں اہل اسلام کے ہر مکتبِ خیال کی چوٹی کی شخصیتیں، بڑے بڑے علماء و صلحاء اور خدا رسیدہ اتقیاء و زہاد موجود تھے لیکن قدرت کی طرف سے اسلام و قادیانیت کی کشمکش میں حق و باطل کے درمیان دوٹوک اور دائمی فیصلہ کے لیے جس ہستی کا انتخاب عمل میں آیا وہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی تھی......

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور ردّ قادیانیت کے سلسلے میں مولانا کا مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت کی تمام برگزیدہ اور مقدس شخصیتوں سے بلند و بالا تھا اور جس طرح مرزا قادیانی اپنے وقت کا دجال اکبر تھا اسی طرح آپ اپنے وقت کے سب سے بڑے حامی دین متین اور علمبردار اسلام تھے۔

مولانا کے حق میں قدرت کی اس خاموش شہادت پر موافق و مخالف دونوں نے صاد کیا ہے بلکہ خود مرزا جی بھی اپنی موت سے پہلے اس کی شہادت دے گئے ہیں۔ آپ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار ایک بار پھر پڑھ جائیے کس طرح ایک ایک جملے سے بے بسی و بے چارگی ٹپک رہی ہے۔ کتنی حسرت اور بے کسی کے ساتھ مرزا صاحب مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں اپنے سلسلہ کے نابود ہونے اور اپنی بنیاد کے منہدم ہونے کا خطرہ اللہ کے دربار میں پیش کر کے فریاد کر رہے ہیں لیکن اس سے بھی صاف اور صریح الفاظ میں سننا ہو تو مرزا صاحب کی تتمۂ حقیقۃ الوحی کا ص ۳۰ کھولئے۔ مرزا صاحب نے صاف صاف لکھا ہے کہ ''مولوی ثناء اللہ صاحب آج کل ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین میں دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں۔''

موافقین کے بیانات دیکھنے ہوں تو سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ، حبیب الرحمٰن مرحوم مہتمم دیوبند، اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے وہ بیانات پڑھ جائیے جو مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی سوانح حیات کے سلسلے میں پچھلے اوراق کے اندر نقل کیے جا چکے ہیں۔ مولانا کی ان مساعی اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ان مراتب کے اعتراف کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ قادیانی فرقے کے علاوہ ہندوستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشور آپ کو ''فاتح قادیان'' کے لقب سے یاد کرتے تھے اور یہ آپ کا ایسا امتیازی وصف و لقب ہے جو پورے ہندوستان میں کسی اور کو حاصل نہ ہوسکا۔ خود مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو بھی اپنی اس سعی پیہم اور اس کے اثرات کا علم و احساس تھا۔ غالباً اسی لیے آپ نے لکھا ہے کہ......

''میرا روئے سخن مرزا صاحب کے ساتھ اور بزرگان علماء کرام سے بعد شروع ہوا۔ مگر کیفیت میں ان سے بڑھ گیا تھا۔'' ❶

''مسلمانوں کی طرف سے اس دفاع (یعنی قادیانی حملے دفاع) کے علمبردار مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے...... قدرت کو منظور تھا کہ مولانا بٹالوی مرحوم کے بعد یہ خدمت میرے سپرد ہوگی، جس کی بابت مولانا مرحوم کو علم ہوا ہو تو شاید یہ شعر پڑھتے ہوں گے۔

آ کے سجادہ نشیں قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشت میں جا میرے بعد ❷

لطیفہ

مرزا صاحب کی اہلیہ نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مرزا صاحب کو امرتسر میں سولی پر لٹکایا جائے گا۔ ❸ مرزا صاحب اِس خواب کی بڑی حسین تعبیرات بیان فرمایا کرتے تھے، لیکن مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے بالمقابل انہیں جس ذلت کی موت سے دوچار ہونا پڑا، اگر مرزا صاحب میں اس موت کا جام تلخ نوش فرماتے وقت تاب گفتگو ہوتی تو کچھ عجب نہیں کہ فرماتے ھذا تاویل رویای من قبل، قد جعلھا ربی حقا۔ میرے (بارے میں) خواب کی تعبیر یہی ہے۔ اللہ نے اسے برحق ٹھہرایا۔

---

❶ تاریخ مرزا ص ۸۰ ❷ اہل حدیث ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء

❸ کاویہ ج ۲، ص ۲۹۶

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵

تردیدی مساعی کا اجمالی خاکہ

مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے درمیان آویزش کے یہ چند متفرق واقعات ہیں جن کا ذکر مختلف رسالوں یا کتابوں میں ضمناً یا اصالۃً آ گیا ہے لیکن ان واقعات سے مولانا کی اس دور کی مساعی کا وہ تاریخی خاکہ مکمل شکل میں مرتب نہیں ہو پاتا جسے ہم اس باب میں پیش کرنا چاہتے تھے۔ اس خاکہ کی تکمیل کے لیے جن امور کی تفصیلات ناگزیر تھیں، وہ دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے یہاں اجمالی اشارے پر اکتفاء کیا جا رہا ہے۔

① جیسا کہ پچھلے صفحات میں گذر چکا ہے مولانا کا دستور تھا کہ روزانہ صبح کو درس قرآن دیتے تھے۔ (البتہ موسم گرما میں نماز مغرب کے بعد باغیچہ میں درس قرآن ہوتا تھا) اور ہر جمعہ کو بعد نماز عشاء مجمع عام سے خطاب فرماتے تھے [1] ان درسوں اور خطابات میں جہاں دیگر بہت سے موضوعات زیر بحث آتے تھے۔ وہیں ردّ قادیانیت پر خاص توجہ صرف کی جاتی تھی۔

② انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں جماعت اہل حدیث کی تبلیغی سرگرمیاں شباب پر تھیں۔ مختلف مقامات پر آئے دن جلسے اور اجتماعات منعقد ہوتے رہتے تھے۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے خطاب وتقریر کی دلپذیری کا یہ عالم تھا کہ ان کی شرکت کے بغیر یہ اجتماعات ناقص سمجھے جاتے تھے۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ ان اجتماعات میں جہاں مسلمانوں کو مختلف انداز سے اسلام کی پابندی کی دعوت دیتے اور اسلامی تعلیمات سمجھاتے تھے۔ وہیں تمام مخالفین اسلام کے حملوں کا دفاع بھی کرتے تھے اور اس سلسلے میں بقول سید سلیمان ندوی ”ہمالیہ سے لے کر خلیج بنگال تک رواں اور دواں رہتے تھے۔“ اس وقت قادیانیت کے علمبرداروں نے اپنی تحریک کی پیش رفت کے لیے جو تگ ودو

---

[1] دیکھیے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ ر شعبان ۱۳۳۲ھ، ص ۱۴۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اختیار کر رکھی تھی اس کا لازمی تقاضا تھا کہ ان اجتماعات میں قادیانیت کا پردہ اچھی طرح فاش کیا جائے اور اس کے لیے مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ موزوں شخصیت کی تلاش کا سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا۔

③ قادیانی فتنے کی شدت اور پھیلاؤ کے مدنظر غیر اہل حدیث اسلامی انجمنیں بھی اپنے اجتماعات میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کرتی تھیں اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ قادیانیت کا تارو پود بکھیرنے کے لیے بے تامل ایسے دعوت ناموں پر لبیک کہتے تھے۔

④ دیہات کے سادہ لوح عوام پر قادیانیوں کی خصوصی نظر عنایت تھی۔ اور جب سے پنجاب میں طاعون کی وبا پھیلی تھی، قادیانی حضرات خصوصیت کے ساتھ مختلف پہلوؤں سے انہیں یہ بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے تھے کہ یہ عذاب مرزا صاحب پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے آیا ہے۔ اس قسم کے پھیلائے ہوئے وسوسوں اور پروپیگنڈوں کا ہر وقت کاٹ کرنے کے لیے فوری اور ہنگامی جلسوں کی ضرورت پڑتی تھی اور مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اطلاع ملتے ہی اس قسم کے مقامات پر جا دھمکتے تھے۔

⑤ انفرادی طور پر بہت سے ایسے افراد جو تذبذب ہوتے یا جن کا میلان قادیانیت کی طرف ہوتا یا قادیانیت سے متنفر ہونے کے باوجود ان کے بعض الجھاؤں میں الجھ جاتے ایسے افراد بھی بکثرت مولانا سے تبادلۂ خیال اور بحث و گفتگو کے لیے حاضر ہوتے تھے اور معاملات کی اصل حقیقت سے آشنا ہو کر ایمان و اسلام پر مطمئن ہو جاتے تھے۔ بلکہ بسا اوقات خالص قادیانی حضرات بھی آپ سے تبادلۂ خیال کرتے اور تائب ہو جاتے تھے۔

⑥ آپ کی بعض تحریروں سے ضمنی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہفت روزہ اہل حدیث کے اجراء سے پہلے آپ کے مضامین اور تحریریں ملک کے معروف اسلامی اخبارات اور جرائد میں شائع ہوا کرتی تھیں۔ ان تحریروں میں اسلام پر باطل فرقوں کی طرف سے ہونے والے حملوں کا دفاع کیا جاتا تھا اور آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ ساتھ بلکہ ان سے بڑھ کر قادیانیوں کی تردید ہوتی رہتی تھی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑦ ۱۹۰۳ء میں جب ہفت روزہ اہل حدیث کا اجراء ہوا تو قادیانیت کی تردید اس کا ایک مستقل مشن بن گیا۔ اہل حدیث ایسے ایام میں جاری ہوا تھا جب طاعونی وبا زور پکڑ رہی تھی اور اسی کے ساتھ ساتھ قادیانی پروپیگنڈہ بھی اپنے شباب کو پہنچ رہا تھا۔ اہل حدیث نے بڑی پامردی کے ساتھ اس پروپیگنڈہ کا اور اس کے ساتھ ساتھ تمام قادیانی ہتھکنڈوں کا مقابلہ کیا۔

⑧ مرزا صاحب کے آخری ایام میں مرقع قادیانی کا اجراء ہوا جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔

یہ ہے مرزا صاحب کی زندگی میں ردّ قادیانیت کے خلاف مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی ہمہ گیر جدوجہد کے مختلف دائروں کا ایک اجمالی خاکہ لیکن اس سے آپ کی مساعی کی وسعت و ہمہ گیری کا صحیح صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ اس سلسلے کی تفصیلات، کم از کم ہمارے علم کی حد تک...... ناپید ہو چکی ہیں۔ اب ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ آپ نے اس دور میں کتنے اجتماعات سے خطاب کیا؟ ان اجتماعات میں عموماً حاضرین کی کیا تعداد ہوا کرتی تھی؟ اجتماعی اور انفرادی طور پر آپ نے کہاں کہاں، کن کن حضرات سے اور کون کون سے موضوعات پر بحث و گفتگو کی؟ پھر ان خطابات اور مباحثوں کے اثرات کی کیا کیفیت رہی؟ کہاں کہاں قادیانیت کے لیے فضا ہموار ہو چکنے کے بعد اسلام کے حق میں مبدل ہو گئی؟ اور کتنے حضرات قادیانیت سے متاثر ہوئے یا اسے قبول کر لینے کے بعد اسلام کی طرف پلٹے؟

اسی طرح آپ کی اس دور کی تحریریں بھی دستیاب نہ ہو سکیں اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ آپ نے کن مواقع پر کون کون سے اخبارات و جرائد میں کن کن موضوعات پر خامہ فرسائی کی۔ مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی رحمہ اللہ نے نقوش ابوالوفاء میں اہل حدیث کے اجراء سے قبل کی مولانا کی تحریروں کے بھی کچھ اقتباسات دیئے ہیں لیکن انہوں نے اس کتاب کے لیے جو ترتیب تجویز کی تھی اس کی وجہ سے اس کتاب کے مطبوعہ حصے میں قادیانیت سے متعلق آپ کی تحریروں کے اقتباس نہیں آ سکے۔ بلکہ اس کے لیے اگلے حصے مخصوص تھے جو شائع نہ ہو سکے اور معلوم نہیں ابھی وہ مرتب بھی ہو سکے تھے یا نہیں؟ اگر یہ اجزاء شائع ہو جاتے تو غالباً کچھ قیمتی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفصیلات دستیاب ہو جاتیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمیں اہل حدیث کے بھی وہ شمارے دستیاب نہ ہو سکے جو مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ جب سرے سے اس دور کی تحریرات ہی نہیں مل پا رہی ہیں تو ان کے اثرات کا اندازہ کیونکر لگایا جا سکتا ہے تاکہ آپ کی تحریرات کی یہ خاصیت اور یہ اثر معلوم و معروف ہے کہ انہیں دیکھنے کے بعد صرف یہی نہیں کہ سارے شکوک و شبہات دور ہو جاتے تھے بلکہ بہت سے حضرات تائب بھی ہو جاتے تھے اور بہت سے لوگ تو انہیں کی مدد سے اچھے خاصے مناظر بھی بن گئے تھے اور مختلف مواقع پر بہترین کامیابیاں حاصل کی تھیں۔

قادیانیت کی تردید

مرزا صاحب کے بعد

مرزا صاحب کے بعد کے ادوار میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی جو تگ و دو تھی اگرچہ ان کی بھی بہت سی تفصیلات ناپید ہیں تاہم مولانا کی تصنیفات، ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے فائلوں اور مولانا کے تلامذہ کے بیانات اور یادداشتوں کی مدد سے اس موضوع پر ایک معتد بہ حصہ جمع کیا جا سکتا ہے۔ اگلے صفحات میں ہم ان مساعی کو تاریخی ادوار پر مرتب کرنے کے بجائے مختلف دائروں میں تقسیم کر کے ہر دائرہ پر الگ الگ روشنی ڈالیں گے۔

اس سلسلے میں مولانا کی تصنیفات کا تعارف بھی پیش کیا جائے گا اور جرائد و مجلّات کی کارگذاریاں بھی مناظرات و مباحثات کی رودادیں بھی قلمبند ہوں گی اور بعض اہم اجلاس و اجتماعات کی کیفیات بھی مختلف قسم کی تحریکوں اور تنظیموں کی تفصیلات بھی ذکر کی جائیں گی اور متعدد شاگردوں کے کارنامے بھی اور حتی الامکان ان ساری مساعی کے اثرات بھی بتلائے جائیں گے اور اکابر علماء کے تاثرات بھی...... واللہ ولی التوفیق

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مناظرے اور مباحثے

مرزا صاحب کی زندگی میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ اور قادیانیوں کے درمیان جو راست ٹکر ہوئی تھی ان میں دو واقعات کی تفصیل گذر چکی ہے۔ ایک مناظرۂ مدد دوسرے مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا ورود قادیان۔ اس دوسرے واقعہ کی ہیبت مرزا صاحب پر اس طرح چھائی رہی کہ اس کے بعد نہ تو انہیں خود مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے بالمقابل آنے کی جرأت ہوئی اور نہ اپنے کسی مرید کو اس کی اجازت دی۔ ہاں! مرزا صاحب کے بعد ان کے فریب خوردہ مریدوں کے ساتھ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے راست ٹکر کی نوبت بہت جلد آ گئی۔ ہماری دانست کی حد تک وفات مرزا کے بعد پہلا باقاعدہ ٹکراؤ رامپور میں ہوا اور اس کے بعد وقتاً فوقتاً اس طرح کے مواقع پیش آتے رہے۔ اس لیے ہم بھی اس باب کا آغاز مناظرۂ رام پور سے کر رہے ہیں۔

①

مناظرۂ رام پور

(جون ۱۹۰۹ء)

یہ بڑا اہم اور تاریخی مناظرہ گذرا ہے۔ اس کا پس منظر سمجھنے کے لیے یہ حقیقت نگاہ میں رکھنی چاہیے کہ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے جیتے جی جب مرزا صاحب فوت ہو گئے تو ایوان قادیانیت میں دیر تک زلزلہ برپا رہا اور قادیانی عمائد و اساطین ساکت و مبہوت اور ششدر و دم بخود ہو کر رہ گئے لیکن چونکہ انہوں نے کسی غلط فہمی کی بناء پر مرزا صاحب کی پیروی نہ کی تھی بلکہ ایک مخصوص سامراجی اسکیم کے تحت کچھ موہوم دنیاوی مفادات کے عوض جان بوجھ کر دین و ایمان کی متاع عزیز و گرانمایہ کو فروخت کر ڈالا تھا، اس لیے انہوں نے اپنی پر فریب چالبازیوں کو نیا روپ عطا کرنا شروع کیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب ان کے دام تزویر کا نشانہ وہ لوگ تھے جو مسلم نوابوں اور حکمرانوں کے دربار سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیانی حضرات نہایت خفیہ طریق سے ایسے لوگوں پر ڈورے ڈالتے تھے اور انہیں اپنے زیر اثر لا کر قادیانی حکومت کی داغ بیل ڈالنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے نواب رام پور کے ملازمین خاص میں سے ایک شخص منشی ذوالفقار علی کو قادیانیت کے دام میں پھنسا لیا۔ اس شخص نے قادیانی مذہب اختیار کرنے کے بعد کافی شرانگیزی کی۔ بالآخر نواب صاحب رام پور نے اپنے خرچ پر ایک عظیم الشان مناظرہ کا اہتمام کیا۔ اس مناظرے کے لیے ہندوستان کے ہر طبقۂ خیال کے بڑے بڑے علماء مدعو کیے گئے جن کی تعداد ایک سو [1] سے زیادہ تھی۔

جبۂ و دستار زیب تن کیے ہوئے، شیعوں کے مجتہدین اور اہل سنت کے پیران طریقت، حکمائے امت اور مشائخ ملت کی اس عظیم تعداد اور بے نظیر اجتماع میں عین وقت پر اہل اسلام کی طرف سے مناظرے کے لیے جس شخصیت کا انتخاب عمل میں آیا وہ شیر پنجاب، فاتح قادیان، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ کی شخصیت تھی [2]۔ قادیانی گروپ کی طرف سے مرزا جی کے خاص الخاص مرید اور خلیفہ نورالدین کے دست راست مولوی محمد احسن امروہوی مناظر منتخب ہوئے تھے۔ اہل اسلام کی تجویز تھی کہ مرزا صاحب کے صدق و کذب کے موضوع پر بحث ہو، مگر قادیانیوں کے شدید اصرار کی بناء پر نواب صاحب نے حکم دیا کہ اوّلاً حیات و وفات مسیح کے موضوع پر ہی بحث ہو جائے۔ اس کے بعد دوسرے موضوعات پر بحث ہوگی۔

۱۵/۱۶/اور ۱۹/ جون ۱۹۰۹ء کو مناظرہ ہوا۔ پہلے دن مولوی محمد احسن صاحب اسٹیج پر آئے لیکن دوبارہ آنے کی جرأت نہ ہوئی اور بقیہ دنوں میں مولوی قاسم علی نے ان کی نیابت کی۔ ۱۷/اور ۱۸/ جون کو مناظرہ اس لیے نہ ہو سکا کہ ۱۷/ کو نواب صاحب کی طبیعت ناساز تھی اور ۱۸/ کو

---

[1] علماء کرام کی یہ تعداد مجھے حکیم عبدالسمیع صاحب مبارکپوری کی زبانی معلوم ہوئی ہے۔

[2] مولانا امرتسری رحمہ اللہ قادیانی گروہ اس قدر مرعوب رہتا تھا کہ آپ کا نام سن کر ان کا خون خشک ہو جایا کرتا تھا اور روح کانپ اٹھتی تھی۔ چنانچہ اس مناظرہ کے لیے جب آپ کی روانگی کے پروگرام کا انہیں علم ہوا تو انہوں نے طرح طرح کے جتن کیے کہ آپ رام پور نہ جا سکیں لیکن خدائی نوشتہ کو مٹانا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے اہل حدیث ۲۳/ جولائی ۱۹۰۹ء)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادیانی سرگروہ بلا اجازت مراد آباد چلا گیا تھا۔ ۱۵/اور ۱۶/ جون کو "حیات ووفات مسیح" کے موضوع پر کافی بحث ہو چکی تھی اس لیے ۱۹/ جون کو نواب صاحب نے نئے موضوع "صدق وکذب مرزا" پر مباحثہ کرانا چاہا لیکن قادیانی گروہ کسی طرح تیار نہ ہوا۔ ۲۰/ جون کو قادیانی حضرات میدان مناظرہ میں حاضر ہی نہ ہوئے اور نواب صاحب کی اجازت کے بغیر رام پور سے نکل بھاگے۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا اس مناظرہ میں جو عالمانہ کمال ظاہر ہوا اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ نواب صاحب شیعہ تھے لیکن مولانا جیسے "وہابی" کے زور بیان، انداز استدلال اور عالمانہ وقار سے اس قدت متاثر ہوئے کہ آپ کی پذیرائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ مولانا کی تقریر و بحث کے دوران نواب صاحب کی محویت اور مسحوریت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ رہ رہ کر پھڑک پھڑک اٹھتے تھے اور اٹھ اٹھ کر پیٹھ ٹھونکتے اور شاباش دیتے تھے۔

۲۲/ جون کو ہندوستان کے کبار علماء نے مناظرہ کا فیصلہ لکھا اور متفقہ طور پر مولانا کو فتح یاب قرار دیا۔ [1] نواب صاحب رام پور نے بھی مولانا کو فتح یابی کا ایک سرٹیفکیٹ عطا فرمایا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا، محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔

دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر

محمد حامد علی خان [2]

اس مناظرہ پر پورے ملک کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ اس میں قادیانیوں کی شکست فاش کا یہ اثر ہوا کہ رام پور میں تو قادیانی فتنے نے اس کے بعد سر ہی نہ اٹھایا اور ملک کے باقی اطراف و اکناف میں بھی اس تحریک کے حاملین ایک عرصہ تک دبکے رہے۔

---

1. مفصل روداد اخبار اہل حدیث امرتسر ۲/ جولائی ۱۹۰۹ء میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔
2. ایضاً ۳۰/ جولائی ۱۹۰۹ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲)

رام پور سے لدھیانہ تک

[مسوری کی چوٹیوں پر قادیانیت کی تردید]

(نومبر ۱۹۰۹ء)

قادیانی جماعت پر مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا جو رعب و دبدبہ چھایا ہوا تھا رام پور کے مناظرہ نے اس میں اور اضافہ کر دیا۔ اس کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے کئی بار ان کا تعاقب کیا لیکن وہ کسی نہ کسی حکمت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ اس مناظرہ کے پانچ ماہ بعد مسوری میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان باتوں ہی باتوں میں مناظرہ کی ٹھہر گئی۔ مسلمانوں نے مولانا کو اطلاع دی کہ ۷/نومبر ۱۹۰۹ء کو مناظرہ ہے۔ تشریف لے آیئے لیکن بعد میں خط اور تار کے ذریعہ التوا کی اطلاع پہنچ گئی۔ اس کے فوراً ہی بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ آریوں سے مناظرہ کے لیے ۱۲/نومبر کو دہلی اور ۱۳/۱۴/ کو اٹاوہ تشریف لے گئے۔ قادیانیوں نے مولانا کی اس مصروفیت اور غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں تاریخوں میں مسوری کے اندر مناظرہ ٹھان دیا۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ جب اٹاوہ سے واپس امرتسری پہنچے تو مسوری سے جوابی تار آیا ہوا تھا کہ جلدی پہنچو۔ آپ نے مباحثہ کی تاریخ پوچھی تو جواب ملا کہ جلدی آؤ۔ مولانا ۱۸/نومبر کو مسوری پہنچ گئے۔ راستہ ہی میں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ مناظرہ ہو چکا ہے لیکن مسوری میں اس شدت سے ان کی طلبی کیوں ہوئی۔ اسے مولانا ہی کے الفاظ میں سنیے! لکھتے ہیں۔

"بانیان جلسہ سے میں نے کہا کہ جب مباحثہ ہو چکا تھا تو مجھے بلانے کی کیا حاجت تھی۔ اس کا جواب انہوں نے دیا کہ آپ کے شریک مناظرہ نہ ہو سکنے سے جو یہاں کے مسلمانوں کے دل پژمردہ ہو رہے تھے ان کو شاد کرنا منظور تھا۔ اس لیے آپ کو تکلیف دی گئی۔ خیر میں نے منصوری (مسوری) پر تین تقریریں کیں جن میں ایک جو شب کے وقت تھی۔ محض مرزا صاحب آنجہانی کے لیے وقف تھی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کے سننے سے کوہ منصوری (مسوری) پر ایسی ٹھنڈک پڑی کہ باید وشاید۔" ❶

قادیانی حضرات نے مناظرہ کے لیے ۷رنومبر کی مقرر کی ہوئی تاریخ کیوں منسوخ کردی اور مولانا کی مصروفیت کے ایام میں یعنی ۱۴رنومبر کو مناظرہ پر کیوں آمادہ ہوئے۔ اس چابکدستی کا سبب مولانا کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"راجپور میں (قریب منصوری) پہنچا تو وہاں کے مسلمانوں نے کہا: صاحب! ہم نے قادیانیوں سے کہا تھا: ٹھہریئے! ابھی مولوی ثناء اللہ صاحب آتے ہیں۔ ہنوز ہمارا یہ جملہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ فوراً ہی انہوں نے سواری طلب کر لی۔ کیوں؟ اس کا جواب میں نہیں دیتا۔ دنیا کو معلوم ہے۔" ❷

اور دنیا کو جو کچھ معلوم ہے۔ وہ یہی ہے کہ شیر پنجاب اور فاتح قادیان کا نام سن کر قادیانیت کے ایوان میں زلزلہ آجایا کرتا تھا اور غالباً یہی وجہ تھی کہ اب قادیانیوں نے شرافت کے ساتھ مدمقابل آنے کے بجائے اوچھی حرکتوں کا سہارا لینا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ۷ر فروری ۱۹۱۰ء کو ایک گمنام قادیانی نے قادیان سے ایک پوسٹ کارڈ روانہ کیا، جس میں مولانا کو دھمکی دی گئی تھی کہ اگر اخبار اہل حدیث میں قادیانیت کے خلاف شذرہ نویسی بند نہ ہوئی تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ ❸ لیکن ظاہر ہے کہ مولانا پر اس طرح کی دھمکیوں کا ویسا ہی اثر ہو سکتا تھا جیسا "پیغمبر قادیان" کے ۱۵راپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار کا ہوا تھا۔ کیا عجب کہ مولانا اس دھمکی کو ملاحظہ فرمانے کے بعد یہ شعر گنگناتے رہے ہوں۔

ودع الوعید فما وعیدک ضائری

اطنین اجنحة الذباب یضیر

اپنی دھمکی رہنے دو۔ تمہاری دھمکی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بھلا مکھی کے بازوؤں کی بھنبھناہٹ بھی نقصان رساں ہو سکتی ہے؟

سال دو سال مزید گذرا تو قادیانی حضرات کے دم خم میں کچھ تازگی آئی اور انہیں کی تحریک

---

❶ اہل امرتسری رحمہ اللہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۹ء

❷ ایضاً ❸ خط کی مفصل نقل کے لیے ملاحظہ ہو اہل حدیث امرتسری ۱۸ر فروری ۱۹۱۰ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ایک نئے اور تاریخ ساز مناظرے کی بنیاد پڑی۔ مناظرہ کیا تھا، اچھا خاصا خدائی نشان تھا جس نے ایک بار پھر حق و باطل کے درمیان نہایت صفائی کے ساتھ فیصلہ کر دیا تھا۔ ویریکم ایاتہ فای ایات اللہ تنکرون. یہ مناظرہ ''انعامی مباحثہ لدھیانہ'' کے نام سے معروف ہے اور رد قادیانیت کے سلسلے میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگلی سطور میں اس کی روداد ملاحظہ فرمائیے۔

③

انعامی مباحثہ لدھیانہ

(اپریل ۱۹۱۲ء)

جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں، مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے جیتے جی مرزا قادیانی کی موت، ان کے کذاب و دجال ہونے کا ایک کھلا ہوا خدائی نشان تھا۔ جس نے قادیانی ایوان میں زلزلہ برپا کر رکھا تھا۔ قادیانی مبلغین اپنا سارا زور استدلال صرف کر ڈالنے کے باوجود اس سیاہ داغ کو اپنے نبی کی پیشانی سے دھل نہیں پاتے تھے۔ آخر کئی سال کی تفکیری کوششوں کے بعد منشی قاسم علی دہلوی نے اس سے جان چھڑانے کا ایک پہلو تلاش کیا اور ۱۶ر فروری ۱۹۱۲ء کے قادیانی اخبار ''الحق'' دہلی میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو مباحثہ کا چیلنج دے دیا۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کب چوکنے والے تھے۔ آپ نے یکم مارچ ۱۹۱۲ء کے اخبار اہل حدیث میں چیلنج قبول کرنے کا اعلان کیا۔ پھر شرائط پر گفتگو چلی اور آخر کار طے ہوا کہ ۱۵ر اپریل ۱۹۱۲ء کو لدھیانہ میں مناظرہ ہو۔

قادیانی مناظر اپنے جدید نکتہ کی دریافت پر اس قدر نازاں و فرحاں تھے اور اپنی کامیابی کا اتنا پختہ یقین کیے ہوئے تھے کہ انہوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اعلان کیا کہ اگر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اس مناظرہ میں فتح یاب ہو جائیں گے تو ہم انہیں تین سو روپے انعام دیں گے جب کہ ان کے ناکام ہونے کی صورت میں ہم ان سے کوئی رقم نہیں لیں گے۔

طے شدہ قرارداد کے مطابق ۱۵ر اپریل ۱۹۱۲ء کو دونوں فریق لدھیانہ میں جمع ہو گئے۔ پھر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک طویل گفتگو کے بعد متفقہ طور پر طے پایا کہ قادیانی حضرات تین سو روپے کی انعامی رقم ایک امین کے پاس جمع کر دیں۔ نیز دونوں فریق مباحثہ کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی اپنی طرف سے ایک ایک منصف نامزد کریں اور اتفاق رائے سے ایک ایسا غیر مسلم سرپنچ منتخب کریں جو دونوں منصفوں کے درمیان اختلاف کی صورت میں اپنا فیصلہ دے سکے اور جس کا فیصلہ ناطق سمجھا جائے۔

قادیانیوں نے مزید ایک شرط یہ بھی رکھی کہ مسلم اور قادیانی منصفوں کو اپنا اپنا فیصلہ حلفیہ لکھنا ہوگا۔ غیر حلفی فیصلہ معتبر نہ ہوگا۔

ان شرائط کے مطابق مسلمانوں نے مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کو اور قادیانیوں نے منشی فرزند علی ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور کو اپنا اپنا منصف مقرر کیا۔ مسلمہ فریقین سرپنچ کے طور پر ایک سکھ دانشور سردار بچن سنگھ صاحب بی، اے۔ ایل ایل بی گورنمنٹ پلیڈر لدھیانہ کا انتخاب عمل میں آیا اور قادیانیوں نے تین سو روپے کی انعامی رقم مولانا محمد حسن صاحب رئیس لدھیانہ کے پاس بطور امانت جمع کر دی۔

۱۷/ اپریل ۱۹۱۲ء کو تین بجے سہ پہر سے اصل مناظرہ کا آغاز ہوا اور نو یا دس بجے رات تک جاری رہا طریق بحث یہ تھا کہ فریقین باری باری اپنے بیانات قلمبند کر کے حاضرین کو سنا دیتے تھے۔ مولانا نے تمام شرائط و آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس وقار کے ساتھ بحث کی کہ کسی کو آپ پر انگلی اٹھانے اور حرف گیری کرنے کا موقع نہ مل سکا جب کہ فریق مقابل نے قدم قدم پر ضوابط کی خلاف ورزی کی۔ اور اسے بار بار تنبیہ و ہدایت کی گئی۔

گفتگو کا محور یہ تھا کہ ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" والا جو اشتہار شائع کیا تھا اور جس میں یہ دعا کی تھی کہ

"اب میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں .... مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں اٹھا لے۔"

اور جس کے بعد مرزا صاحب مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی زندگی میں مر گئے، یہ اشتہار اور یہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا مرزا صاحب نے اپنے عقیدے اور دعوے کے مطابق...... کسی خدائی تحریک پر شائع کی تھی یا یونہی شائع کر دی تھی؟ اور اس دعا کی قبولیت کا الہام انہیں ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا؟ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا دعویٰ تھا کہ مرزا صاحب نے بقول خود...... یہ دعا خدائی تحریک پر کی تھی اور اس کی قبولیت کا انہیں...... بزعم ان کے...... الہام بھی ہوا تھا۔ اس لیے میری زندگی میں ان کا فوت ہو جانا ان کے اپنے اقرار و اعتراف کے مطابق ان کے دجال و کذاب اور مفسد و مفتری علی اللہ ہونے کا خدائی نشان ہے جب کہ قادیانی مناظر کا موقف یہ تھا کہ مرزا صاحب کی یہ دعا خدائی تحریک پر نہ تھی اور نہ انہیں اس کی قبولیت کا کوئی الہام ہوا تھا۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے مرزائی مسلمات کی بنیاد پر اور خود مرزا صاحب کے عمومی اور خصوصی بیانات کی روشنی میں اپنا دعویٰ اس طرح مدلل طور پر ثابت کیا کہ انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی اور منشی قاسم علی ایڑی چوٹی تک کا زور لگانے کے باوجود کوئی علمی گرفت نہ کر سکے۔ مناظرہ کے اختتام پر فریقین کے قلمبند بیانات منصفوں کے حوالے کر دیئے گئے۔

۱۹/ اپریل کی شام کو مسلم منصف مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے اپنا حلفیہ فیصلہ سرپنچ کے سامنے پیش کر دیا۔ جس میں انہوں نے مباحثہ کے تمام پہلوؤں کا مفصل تحلیل و تجزیہ کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو فاتح قرار دیا تھا لیکن ان کے برعکس قادیانی منصف ۱۸/ اپریل کی صبح کو...... فیصلہ دیئے بغیر...... لدھیانہ سے اچانک غائب ہو گیا۔ قادیانی اکابر سے مل کر اس نے کیا کیا در پردہ مشورے کیے؟ اس کا کسی کو علم نہیں۔ ہاں کافی آنا کانی کے بعد اس نے ۲۰/ اپریل کی شام کو اپنا فیصلہ سرپنچ کے حوالے کیا۔ فیصلہ کیا تھا؟ مجموعۂ مہملات تھا۔ پورا بیان پڑھ کر کسی نتیجے پر پہنچنا مشکل ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ خود قادیانیوں نے اپنی ضد سے حلفی فیصلہ لکھنے کی جو شرط رکھوائی تھی۔ قادیانی منصف صاحب نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر حلفی فیصلہ لکھا تھا۔ جو طے شدہ شرائط کے مطابق قابل قبول نہ تھا تاہم مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی اجازت سے سرپنچ نے اسے قبول کر لیا۔ مرزائی منصف نے ہر چند قلابازیاں کھانے کے باوجود مرزائی مناظر کے جواب کی بابت اعتراف کیا تھا کہ......

”جو جواب اس سوال کا میر قاسم علی صاحب (قادیانی مناظر) نے دیا اس کی صحت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پر مجھے اطمینان نہیں ہوا...... اور میر صاحب کا بیان صرف قیاس پر مبنی ہے جو حجت نہیں ہوسکتا۔'' ❶ انتہی ملخصا

بہر حال ان دونوں فیصلوں کی وصولیابی کے بعد سردار بچن سنگھ صاحب نے اپنا فیصلہ قلمبند کر کے ۲۱ راپریل ۱۹۱۲ء کو مغرب کے وقت فریقین کے حوالہ کر دیا۔ اس فیصلہ میں سردار صاحب نے مباحثہ کے تمام پہلوؤں کا نہایت باریکی سے مفصل جائزہ لیتے ہوئے صاف اور صریح الفاظ میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو فاتح قرار دیا۔

اس مناظرہ کا جو خوشگوار ردعمل ہوا وہ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے حسب ذیل بیان سے ظاہر ہے۔ لکھتے ہیں:

''۲۱ راپریل کی مغرب کے وقت سردار صاحب موصوف نے فیصلہ دیا۔ فوراً ہی تمام شہر میں یوں خبر مشہور ہوئی، جیسے عید کے چاند کی۔ مسلمان ایک دوسرے کو ''مبارک، خیر مبارک'' کے نعرے سنتے سناتے۔ چھوٹے چھوٹے بچے گاڑیوں پر بیٹھ کر خوشی کے نعرے لگاتے۔ یہاں تک کہ دس بجے شب کے حضرت میاں صاحب (مولانا محمد حسن خاں صاحب) کے مکان کے وسیع احاطہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں فیصلہ کا اظہار اور سرپنچ کے حق میں شکریہ اور دعا کا رزولیوشن بڑی خوشی سے حاضرین نے پاس کیا۔ اسی کے بعد مبلغ تین سو روپے کا انعام امین صاحب سے وصول کر کے صبح کو ڈاک پر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر احباب کا مجمع تھا۔ جنہوں نے نہایت مسرت و بہجت کا اظہار کیا اور ایک جلوس کی معیت میں اپنے مکان پر پہنچے۔ الحمد للہ

''شب کو احباب کی دعوت اور جلسہ ہوا۔ جس میں مختصر کیفیت جلسہ کے بعد فیصلہ سنایا گیا اور سرپنچ صاحب کے تدبر و انصاف اور محنت و دیانت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے حق میں شکریہ اور دعا کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ الحمد للہ'' ❷

---

❶ فاتح قادیان، ص ۳۹، ۴۰۔ ❷ فاتح قادیان، ص ۵۷

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی مناظرہ کی یادگار کے طور پر مولانا نے ''فاتح قادیان'' نامی رسالہ تحریر فرمایا تھا جس میں فریقین کے پورے مباحث اور تینوں منصفوں کے فیصلوں کے مکمل متن درج کرنے کے ساتھ ساتھ اس مناظرے کے پس منظر اور پیش منظر کی پوری تفصیل بھی قلمبند فرمائی اور اسے انعامی رقم سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا یہ رسالہ بار بار چھپا اور ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ ہمارے پاس اس کا پانچواں ایڈیشن ہے جس کا سن طباعت جولائی ۱۹۲۰ء ہے۔

یہ مناظرہ ''انعامی مباحثہ'' کے نام سے مشہور ہوا اور چونکہ اس کا موضوع بحث بھی مرزا صاحب کا ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار تھا جس کا عنوان تھا ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' اس لیے مرزا جی کی موت کی طرح یہ مناظرہ بھی قادیانیوں اور اہل اسلام کی تاریخ میں ایک خدائی نشان کی حیثیت اختیار کر گیا۔ اس مباحثہ نے مرزا صاحب کے کذب پر دوہری مہر لگا دی اور قادیانیوں کا جوش وخروش اور زور وشور توڑ کر رکھ دیا۔

ایک لطیفہ اور قدرتی اسرار

اس عنوان کے تحت مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اسی فاتح قادیان میں ایک دلچسپ لطیفہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

''واقعی بات ہے کہ اللہ کے اسرار اللہ ہی جانتا ہے۔ اشتہار مذکور (یعنی آخری فیصلہ والے اشتہار) کی تاریخ ۱۵/اپریل، اس پر مباحثہ کے لیے بھی ۱۵/اپریل ہی کا اتفاق ہوا۔ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کریں گے۔ محدثین کہتے ہیں کہ باب لد شام کے ملک میں ایک مقام ہے مگر مرزا صاحب چونکہ مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے اور پنجاب کے باشندے اور پنجاب سے باہر نہ گئے تھے اس لیے انہوں نے اس حدیث کی تاویل ایسی کی جس سے شہر لدھیانہ کی فضیلت بھی ثابت ہو سکتی ہے اور اس مناظرہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔

''اول بلدة بايعني الناس فيها اسمها لودهانة، وهي اول ارض قامت الاشرار فيها للاهانة، فلما كانت بيعة المخلصين حربة لقتل الدجال

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللعین، باشاعة الحق المبین اشیر فی الحدیث ان المسیح یقتل الدجال علی باب اللہ بالضربة الواحدة، فاللہ ملخص من لفظ لودھانة، کما لایخفی علی ذوی الفطنة . (رسالہ الھدی حاشیہ، ۹۱)

''یعنی سب سے پہلے میرے ساتھ لودھانہ میں بیعت ہوئی تھی جو دجال کے قتل کے لیے ایک حربہ (ہتھیار) تھی۔ اس لیے حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کرے گا۔ پس لد دراصل مختصر ہے لدھیانہ سے۔''

مرزا صاحب نے لدھیانہ میں کس دجال کو قتل کیا؟ اس کا تو ہمیں علم نہیں۔ وہ جانیں یا ان کے مرید، ہاں اس سے یہ تو بخوبی ثابت ہوا کہ لودھیانہ کا مقام منتخب ہونا اور فریق ثانی کی تجویز سے ہونا واقعی سر قدرت اپنے اندر رکھتا ہے کہ بقول مرزا صاحب یہاں دجال قتل ہونا تھا۔''❶

(۴)

لدھیانہ سے امرتسر تک

(جون ۱۹۱۳ء تا ستمبر ۱۹۱۵ء)

''انعامی مباحثہ لدھیانہ'' خلیفہ نورالدین صاحب کے دورِ خلافت کا آخری اور سب سے اہم ترین معرکہ تھا جو مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان پیش آیا۔ قادیانیوں کی شکست فاش کے صدمے سے خلیفہ صاحب جانبر نہ ہوسکے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ٹھوکریں کھا کھا کر راہی مُلکِ عدم ہوگئے۔

مناظرہ لدھیانہ اور حکیم صاحب کی وفات کے درمیانی عرصہ میں بھی بعض دفعہ فریقین میں چھیڑ خانیاں ہوئیں لیکن کوئی باقاعدہ مناظرہ نہ ہوسکا۔ چنانچہ ۴/۵ جون ۱۹۱۳ء کو موضع اٹھوال ضلع گورداسپور میں اور ۷/۸ جون ۱۹۱۳ء کو موضع محلانوالہ ضلع امرتسر میں قادیانیوں نے

---

❶ فاتح قادیان، ص ۶، ۷

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اپنے تبلیغی جلسے کیے۔ ان جلسوں کے اشتہار میں اعلان کیا کہ "ہر ایک مذہب کا پیرو مہذبانہ طور پر اپنے اعتراضات واشتباہات بعد ختم لکچر باجازت میر مجلس جلسہ پیش کر سکتا ہے۔ جن کا جواب نہایت خوش اسلوبی اور تحمل سے سلسلہ کی طرف سے دیا جائے گا"[1]۔

اس اعلان کے مطابق مذکورہ مقامات کے مسلمانوں نے مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو مدعو کیا لیکن قادیانی حضرات مولانا کی آمد کی اطلاع پا کر اس قدر حواس باختہ ہوئے کہ قاصدوں کا جواب بھی متوازن طور پر نہ دے سکے اور مناظرہ سے صاف صاف طور پر انکار کر دیا[2]۔

پھر اسی جون میں لدھیانہ کے پٹے ہوئے قادیانی مناظر منشی قاسم علی نے مرزا صاحب کے دعاوی اور شخصیت کے موضوع پر مباحثہ کے لیے بڑے جوش وولولے کا اظہار کیا مگر جب مولانا نے اس چیلنج کی قبولیت کا اعلان کیا تو غریب کو تارے نظر آنے لگے اور حیلے بہانے تلاش کر کے فرار اختیار کر گیا[3]۔

پھر اخیر دسمبر ۱۹۱۳ء میں سیالکوٹ کے اندر کچھ قادیانیوں نے مولانا امرتسری رحمہ اللہ پر ایک افتراء کر کے اس کا ثبوت مہیا کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر اس میں بھی ناکام رہے[4]۔

بہرحال اس طرح کی چھیڑ خانیوں کے باوجود حکیم صاحب کی وفات تک لدھیانہ کے مباحثہ کے بعد کوئی مباحثہ نہ ہوا۔ حکیم صاحب کے بعد مارچ ۱۹۱۴ء میں جب مرزا صاحب کے جواں عزم وجواں سال صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود نے خلافت بے ملک کی گدی سنبھالی تو قادیانیوں میں...... دو گروپ ہو گئے۔ کچھ دن تو میاں محمود نے مخالف گروپ کے ساتھ اندرونی کش مکش میں گزارے لیکن اطمینان کے لمحات میسر آتے ہی مسلمانوں کے خلاف خفیہ اور اعلانیہ ریشہ دوانیوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ قدیم رشتہ وتعلق کٹنا شروع ہو گئے۔ قادیان میں خصوصاً اور جہاں جہاں قادیانیوں کی حیثیت کچھ مضبوط تھی۔ وہاں عموماً کمزور مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ، اقتصادی حملے، معاشی استحصال، بلکہ آگے چل کر کھلی ہوئی غنڈہ گردی اور قتل وغارت گری تک کے حادثات پیش آنے لگے۔

---

1. اہل حدیث امرتسر ۴؍ جولائی ۱۹۱۳ء
2. اہل حدیث امرتسر ۱۳؍ جون ۱۹۱۳ء
3. ایضاً ۱۸؍ جولائی ۱۹۱۳ء و ۳۰؍ اکتوبر ۱۹۱۳ء
4. ایضاً ۲۴؍ اپریل ۱۹۱۴ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے کا دوسرا اور دردناک پہلو یہ تھا کہ قادیانی مبلغوں کی ٹولیاں دیہات دیہات گھوم کر خواندہ جاہل اور کم سمجھ مسلمانوں کو طرح طرح کی ترغیبات و تحریصات کے ذریعہ اپنے دام تزویر میں پھانس کر قادیانی بنانے کی مہم بڑی تیزی کے ساتھ چلا رہی تھیں۔

مولانا اس صورت حال سے غافل نہیں رہ سکتے تھے۔ کچھ تو حساس مسلمانوں کے اپنے جذبۂ احساس کے نتیجے میں اور کچھ مولانا امرتسری رحمہ اللہ اور دیگر اعیان اسلام کی تحریک پر جگہ جگہ اسلامی انجمنیں قائم ہو چکی تھیں اور ہو رہی تھیں۔ ان مقامی انجمنوں نے اپنی مہم تیز تر کر دی۔ مختلف مواقع پر عام جلسے، مبلغین اسلام کے وفود کا استقبال، قادیانیوں کے پھیلائے ہوئے زہر کا مداوا، خود قادنیوں کے اندر اسلام کی دعوت اور قادیانیت کے ستم رسیدگان کی دستگیری وغیرہ ان انجمنوں کی مہم کے اجزاء تھے اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو اس سلسلے میں مرکزی کردار کی حیثیت حاصل تھی۔ اس کے متعلق سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ اور دیگر اعیان اسلام کی شہادتیں گذر چکی ہیں۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا خامۂ باطل شکن تو ہمہ وقت میدان پیکار میں سینہ سپر رہتا ہی تھا لیکن اس دور کے اصلاحی کاموں میں ان جلسوں کا بھی بڑا حصہ ہے جو مقامی انجمنوں کے زیر اہتمام آئے دن منعقد ہوا کرتے تھے۔ ان جلسوں کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات ایک ایک مجلس میں پوری پوری جماعت قادیانیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جایا کرتی تھی اور غالباً یہی وجہ تھی کہ قادیانیوں کی جو تعداد مرزا صاحب کی زندگی میں چار لاکھ تک بتائی جاتی تھی۔ اس کا شمار مرزا محمود کے دور میں گھٹ کر ہزاروں کے اندر آ گیا تھا، افسوس یہ ہے کہ اس قسم کے جلسوں کی روداد یں خال خال ہی مل سکی ہیں، اس لیے ان کا کوئی جامع اور مرتب خاکہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اگلے صفحات میں کہیں کہیں صرف اس کی جھلکیاں مل جائیں گی۔

جلسوں کے علاوہ اس دور میں کئی اہم ترین مناظرے بھی پیش آئے۔ ہمارے علم کی حد تک اس دور میں پہلا باقاعدہ مناظرہ امرتسر میں پیش آیا جس کی تفصیلات اگلے صفحات میں آ رہی ہیں۔

امرتسر کے مناظرہ سے پہلے مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے فروری ۱۹۱۵ء میں ایک بڑے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیمانے کے مناظرہ کی تحریک شروع کی۔ ابتداءً قادیانیوں نے اظہار آمادگی کیا لیکن قریب تمام شرائط طے ہو چکنے کے بعد فرار کی راہ ڈھونڈھ لی اور مقابل میں نہ آئے۔ ❶

اس کے بعد ضلع جالندھر کے ایک گاؤں ملسیان میں حسن اتفاق سے ایک بے قاعدہ مباحثہ یا تردید کی شکل نکل آئی۔ ہوا یہ کہ مذکورہ گاؤں میں چند بااثر حضرات قادیانی ہو گئے۔ پھر ایک تبلیغی جلسہ کے نام پر مسلمانوں سے چندہ وصول کیا لیکن تقریر کے لیے صرف قادیانیوں کو مدعو کیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حساس مسلمانوں نے مولانا امرتسری رحمہ اللہ اور دو ایک اور علماء اسلام کو مدعو کیا۔ فریقین نے ایک اسٹیج پر باری باری تقریریں کیں۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب خود اپنے اعتراف و اقرار کے بموجب جھوٹے اور مفتری علی اللہ تھے۔ مولانا کی تقریر اس قدر مدلل تھی کہ قادیانی حضرات کی تقریر کی باری اگرچہ اخیر میں تھی لیکن ان سے کوئی جواب نہ بن سکا اور فضا جو قادیانیت کے لیے سازگار ہو رہی تھی ناسازگار ہو گئی۔ واقعہ کی تفصیل اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۳؍جولائی ۱۹۱۵ء میں درج ہے لیکن جلسہ کی تاریخ درج نہیں۔

اسی طرح کا ایک اور بے قاعدہ مباحثہ یا تردیدی پروگرام ضلع فیروز پور (پنجاب) میں بھی پیش آیا۔ اس ضلع میں ایک مقام سرانواں (تحصیل فاضل کا) ہے۔ یہاں قادیانیوں نے اودھم مچا کر نوبت مناظرہ تک پہنچا دی۔ ۲۸؍اگست ۱۹۱۵ء کو مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر وہاں پہنچے اور پہنچتے ہی وجدانی طور پر...... پیشینگوئی کر دی کہ قادیانی حضرات مجھ سے مباحثہ نہیں کریں گے اور بعینہٖ یہی ہوا بھی، دو روز فریقین مد مقابل بیٹھے لیکن قادیانیوں نے سارا وقت شرائط طے کرنے ہی میں گذار دینے کی کوشش کی۔ مولانا ان کے مقاصد سے آگاہ تو تھے ہی۔ آپ نے ان کی تمام ترہیرا پھیریوں کے باوجود مرزا صاحب کی حقیقت عوام کے سامنے رکھ ہی دی۔ وہاں کے عوام نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں پوری تفصیل درج کرتے ہوئے لکھا کہ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سے ''سب لوگوں کو تسکین ہوگئی جو لوگ کسی قسم کے شک و شکوک رکھتے تھے سب

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھیے اہل حدیث امرتسر ۱۹؍فروری، ۵؍مارچ، ۲۶؍مارچ، ۱۶؍اپریل اور ۲۸؍مئی ۱۹۱۵ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صاف ہو گئے۔ ❶

اس واقعہ کے بعد اسی سے ملتا جلتا ایک واقعہ ریاست پٹیالہ میں پیش آیا۔ یہاں ایک قصبہ، سنور، میں قادیانی تحریک کا بڑا زور تھا۔ انہوں نے یہاں ۲۴/۲۵/اور ۲۶/ستمبر 1915ء کو اپنا جلسہ کیا۔ مسلمانوں نے بھی اس کے توڑ میں ۲۳/۲۴/اور ۲۶/ستمبر 1915ء کو اپنا جلسہ کیا۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ۲۵/ستمبر کو تشریف لے گئے تھے۔ نامہ نگاران جلسہ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھتے ہیں:

> ''انہوں نے دو روز تک (یعنی ۲۵/اور ۲۶/ستمبر 1915ء کو) متعدد وعظ فرمائے۔ عام نصائح کے علاوہ مرزائی الہامی غلط بیانیوں اور پیشگوئیوں وغیرہ کے خوب بخیے ادھیڑے، جس سے لوگ عام طور پر بہت محظوظ ہوئے اور ان کا ہر طرح اطمینان ہو گیا۔ بہت سے لوگ متذبذب ہو رہے تھے، سب مطمئن بالایمان ہو گئے......
>
> ''اگر جناب مولوی (ثناء اللہ) صاحب تشریف نہ لاتے تو بہت سے لوگوں کے خیالات میں خلل آنے کا اندیشہ تھا۔ مولانا صاحب ممدوح امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے وعظوں سے اس مدعا کے حصول میں خاص امداد پہنچی۔ ❷

لپٹ جھپٹ کے ان واقعات کے بعد امرتسر کے باقاعدہ اور معروف مناظرہ کی نوبت آ گئی۔ وہی ہذہ......

---

❶ مفصل روداد اہل حدیث امرتسر ۱۰/ستمبر 1915ء کے شمارے میں درج ہے۔

❷ ایضاً ۸/اکتوبر 1915ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵

مناظرہ امرتسر

(اپریل ۱۹۱۶ء)

اس مناظرہ کی بناء اس طرح پڑی کہ مرزا محمود نے خلافت کی گدی سنبھالنے کے بعد جب نئے ولولہ کے ساتھ مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی مہم شروع کی تو ایک قادیانی مبلغ مولوی غلام رسول راجیکی نے امرتسر میں خاصی اودھم مچائی۔ اس کے جواب میں انجمن حفظ المسلمین قائم ہوئی اور اس کے زیر اہتمام مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی دو تقریریں ہوئیں۔ جس میں موصوف نے مرزا صاحب کے الہامات کی خوب قلعی کھولی۔ اسی اثنا میں مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کسی ضرورت سے امرتسر تشریف لائے تو اہالیان امرتسر کے اصرار پر موصوف نے بھی متعدد تقریریں فرمائیں اور قادیانیت کے بخئے ادھیڑے۔

اس دوران فریقین کی طرف سے اشتہارات بھی شائع ہوتے رہے، جن کی اجمالی کیفیت یہ تھی کہ مسلمان قادیانیوں کو دعوت مناظرہ دیتے تھے اور قادیانی حضرات راہ فرار اختیار کرنے کے لیے عوام کی توجہ کسی اور طرف مبذول کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ آخر بڑی مشکلوں سے مناظرہ کے لیے تیار ہوئے۔ شرائط طے ہوئیں۔ اور ۲۹/۳۰/ اپریل ۱۹۱۶ء کو حسب قرارداد فریقین کے ایک محدود اجتماع میں تحریری مباحثہ ہوا۔

پہلے دن حیات و وفات مسیح کے موضوع پر بحث تھی۔ دونوں طرف سے تین تین پرچے لکھے گئے۔ طریقۂ کار یہ تھا کہ ۴۰ منٹ میں ایک پرچہ لکھا جاتا تھا۔ اور دس منٹ میں سنا کر صدر جلسہ کی معرفت فریق ثانی کے حوالہ کر دیا جاتا تھا۔ پہلے پرچے میں فریقین کو اپنے اپنے دلائل تحریر کرنے تھے۔ دوسرے پرچے میں ہر فریق کو اپنے مقابل کی تردید کرنی تھی اور تیسرے پرچے میں اپنے پرچے کی تائید اور فریق مقابل کے اعتراض کی تردید کرنی تھی۔ دوسرے دن یعنی ۳۰/ اپریل کو اسی طریقۂ کار کے مطابق تصدیق و تکذیب دعاوی مرزا پر بحث ہوئی۔

چونکہ اس مباحثہ کے فیصلے کے لیے منصفان کا تقرر عمل میں نہ آیا تھا اور نہ عوام بہ نفس نفیس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس میں شرکت کے مجاز تھے، اس طرح ان کے سامنے اس مباحثہ کا نتیجہ نہ تو کسی فیصلہ کی شکل میں آسکتا تھا نہ ذاتی مشاہدہ کی شکل میں، اس لیے عوام کی خواہش ہوئی کہ ایک مباحثہ جلسۂ عام کے اندر تقریری شکل میں بھی ہو جائے لیکن قادیانیوں نے تحریری مباحثہ کے دوران اپنی جو کمزوری دیکھی تھی۔ اب اسے منظر عام پر لانا انہیں کسی طرح گوارہ نہ ہوا اور انہوں نے عوام کی یہ تجویز ہر چند اصرار کے باوجود قبول نہ کی۔

مباحثہ کے بعد صرف یہی نہیں کہ قادیانیوں کا جوش وخروش سرد پڑ گیا۔ بلکہ بعض ایسے سلیم الفطرت حضرات جو غلط فہمی کی بناء پر قادیانیت کا شکار ہو گئے تھے، اس مناظرہ کے اثر سے دوبارہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ایک صاحب نے تو باقاعدہ اشتہار شائع کر کے قادیانیت سے اپنی برأت کا اعلان واظہار کیا۔ اس مناظرہ کی بابت اخبار بلیٹن لاہور کا نمائندہ رقم طراز ہے:

''اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو مولوی غلام رسول راجیکی پر فتح ہوئی اور مرزائی ہار گئے۔ جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کے دیگر مذاہب کے لوگ بھی موجود تھے اور سب نے بالاتفاق مرزائیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ [1]''

اس مناظرہ کی روداد انجمن حفظ المسلمین کے زیر اہتمام ''فتح ربانی در مباحثہ قادیانی'' کے نام سے رسالہ کی شکل میں شائع ہوئی تھی۔ اس رسالہ میں فریقین کی مکمل تحریریں اور ان پر مبسوط ریویو، مناظرہ کا پس منظر اور اس کے نتائج واثرات درج ہیں [2]۔

اس مناظرہ کے متعلق ایک اور بات بھی لائق درج ہے۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ مناظرے سے پہلے کے بالکل متصل ایام میں بعض مقدمات کے سلسلہ میں بہت زیادہ مصروف تھے۔ اس مناسبت سے آپ نے ''لطیفہ'' کے عنوان سے لکھا ہے۔

''مقدمات کی وجہ سے بالکل عدیم الفرصتی تھی۔ خصوصاً مباحثہ کے قریب ۲۶/تا ۲۸/اپریل مقدمہ تھا۔ ۲۸/تاریخ کو چار گھنٹے عدالت میں کارروائی ہوتی رہی۔ میرے دوست متفکر ہو کر مجھے کتاب دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے تو میں جواب میں کہہ دیتا: ''بنئے کے مارنے کو لکڑی کی کیا حاجت ہے؟ [3]

---

[1] بلیٹن لاہور ۳/مئی ۱۹۱۶ء۔ ماخوذ از اہل حدیث امرتسر ۱۲/مئی ۱۹۱۶ء

[2] مناظرہ ہذا کی روداد اصلاً اسی رسالہ سے ماخوذ ہے۔ [3] اہل حدیث امرتسر ۱۲/مئی ۱۹۱۶ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑥

مباحثہ سرگودھا

(دسمبر ۱۹۱۶ء)

سرگودھا، مغربی پنجاب (پاکستان) کا ایک بڑا اور معروف شہر ہے۔ اسے مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی آخری آرام گاہ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ یہاں امرتسر کے مناظرہ کے چند ہی ماہ بعد مناظرے کی صورت پیدا ہوگئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اس شہر میں بہت سے قادیانی حضرات مختلف سرکاری عہدوں سے وابستہ ہو کر جمع ہو گئے تھے۔ ان کے بعد ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر نہر شیخ محمد شریف صاحب امرتسری رحمہ اللہ تبدیل ہو کر وہاں پہنچے۔ قادیانیوں نے انہیں قادیانی مذہب کی طرف مدعو کیا۔ انہوں نے ان سے مباحثہ کی ٹھہرائی ۳/۴ ردسمبر ۱۹۱۶ء کو مباحثہ ہونا طے پایا۔ اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ سرگودھا بلائے گئے۔ آپ لکھتے ہیں۔

شرائط ایسی بے ڈھب تھیں کہ میں نے کبھی ان شرائط سے مباحثہ نہیں کیا تھا۔ مثلاً مسئلے دو ہوں گے۔ (ختم نبوت) اور (نبوت مرزا) ہر مسئلہ پر صرف دو دو تحریریں ہوں گی۔ ہر تحریر ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کی ہوگی۔ تحریریں بالکل الگ مکان میں ہوں گی۔ جہاں تحریر کنندوں اور ان کے معاونوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا۔ پھر وہ ایک عام جلسہ میں سنائی جائیں گی۔ پہلے روز...... ۹ بجے تحریری مباحثہ شروع ہوگیا۔ میں اکیلا تھا۔ اور فریق ثانی چار کس تھے۔ پہلے روز ختم نبوت پر بحث ہوئی۔❶

پھر مولانا نے بحث کی کسی قدر تفصیل لکھی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے منقولات سے ختم نبوت ثابت کیا اور معقولات سے قادیانیوں کے موقف پر ایسا اعتراض کیا جس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ قادیانیوں نے اپنے پرچے میں چند عبارات کے حوالے

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۱۲ رمئی ۱۹۱۶ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیئے تھے۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ حوالے غلط ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو اصل کتاب میں دکھاؤ۔ اس پر قادیانیوں نے دو روز کی مہلت طلب کی۔ اور کہا اگر دو روز میں ہم حوالے نہ دکھلا سکے تو ایک سو روپے تاوان دیں گے۔ لیکن دوسرے ہی دن انہوں نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیا۔ نہ حوالہ دکھلا سکے نہ تاوان ہی دیا۔

دوسرے دن مرزا جی کی نبوت کے مسئلہ پر بحث کرنی طے تھی۔ لیکن قادیانی مناظرین جائے مقررہ پر تشریف ہی نہ لائے۔ بلکہ عین وقت پر ایک لمبا رقعہ بھیج دیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم وہاں آ کر مباحثہ نہ کریں گے اگر آپ کو منظور ہو تو یہاں ہمارے مکان پر آ جایئے۔ ادھر سے تاخیر ہی کیا تھی؟ مولانا فوراً بلائے بے درماں کی طرح ان کے مکان پر جا پہنچے۔ دونوں طرف سے تحریری بحث ہوئی۔ مولانا نے قادیانی تحریر کا دنداں شکن جواب دے کر ان پر ایسے معارضے اور ایرادات قائم کیے جن کے جواب سے قادیانی حضرات عاجز و درماندہ رہ کر خاموش ہو رہے۔ ❶

⑦

میرٹھ میں چھیڑ چھاڑ

(مارچ ۱۹۱۷)

میرٹھ میں قادیانیوں نے ایک انعامی اشتہار شائع کیا۔ اور اہل اسلام کو مباحثہ ومناظرہ کا چیلنج کیا۔ وہاں کی انجمن اہلحدیث نے جواب میں پیش قدمی کی۔ اور ایک اشتہار کے ذریعہ اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ پھر انجمن مذکور نے اپنے چوتھے سالانہ اجلاس کے موقع پر...... جس کی تاریخ انعقاد معلوم نہ ہو سکی۔ قادیانیوں کو نوٹس دیا کہ مباحثہ کر لو۔ لیکن چونکہ اس اجلاس میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ موجود تھے۔ اور مولانا کا وجود قادیانیوں کے لیے موت سے کم نہ تھا۔

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھئے اہلحدیث امرتسر ۱۵ر دسمبر ۱۹۱۶ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لیے قادیانیوں نے مختلف عذر اور بہانوں کے ساتھ مباحثہ ٹال دیا۔ اور وعدہ کیا کہ ہم اپنے اجلاس میرٹھ کے موقع پر مولانا کو گفتگو کا موقع دیں گے مگر اس کے بعد جب کلکتہ میں اہلحدیث کانفرنس کے آل انڈیا اجلاس کے انعقاد کے لیے ۹/۱۰/۱۱/مارچ ۱۹۱۷ء کی تاریخیں مقرر ہوگئیں تو قادیانیوں نے جھٹ انہی ایام میں میرٹھ کے اندر اپنا جلسہ رکھ لیا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مولانا امرتسری رحمہ اللہ اہلحدیث کانفرنس کی روح رواں ہیں۔ لہٰذا ان ایام میں ان کی حاضری ممکن نہیں۔ مقامی اہلحدیثوں نے ہر چند کوشش کی کہ قادیانی حضرات اپنے جلسہ کی تاریخ بدل دیں۔ مگر انہیں اس سے زیادہ سنہرا موقع کہاں مل سکتا تھا۔ اس لیے وہ کسی طرح آمادہ نہ ہوئے۔

خیر مولانا امرتسری رحمہ اللہ تو اس موقع پر میرٹھ نہ پہنچ سکے۔ مگر ایک مقامی اہلحدیث عبدالحفیظ خاں صاحب جو مولانا کے تحریری فیوض سے خاصے متمتع تھے مباحثہ کے لیے حاضر ہوئے۔ قادیانیوں کی تنگ ظرفی دیکھئے کہ اپنی تین گھنٹہ کی تقریر پر اعتراض کرنے کے لیے صرف پانچ منٹ کا موقع دینے کے روادار ہو سکے۔ مگر اہلحدیث مناظر کی اعلیٰ ظرفی دیکھئے کہ اس نے اتنا مختصر سا ہی وقت قبول کر لیا۔ اور صرف پانچ منٹ میں تین قادیانی مقررین کی تقریروں پر ایسے پرزور ایرادات وارد کئے کہ ان کی ساری کوششیں ہوا ہو کر رہ گئیں۔ اور قادیانی کیمپ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ ❶

---

❶ اہل حدیث امرتسر ۶/اپریل ۱۹۱۷ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑧

فاتح قادیان ڈیرہ غازی خان میں ❶

(مئی ۱۹۱۷ء)

ڈیرہ غازی خان، مغربی پنجاب (پاکستان) کا ایک معروف شہر ہے۔ یہاں ۱۹۱۷ء میں قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں نے اپنے جلسے کیے۔ ان کے اثرات کے مدنظر مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو دعوت دی گئی۔ آپ ۲۶ / مئی ۱۹۱۷ء کو سہ پہر ڈیرہ غازی خان پہنچے۔ رو قادیانیت کے موضوع پر رات میں، اور صبح سات بجے سے دس بجے تک دو زبردست تقریریں فرمائیں۔ ایک قادیانی صاحب بحث و گفتگو کے لیے تشریف لائے۔ مگر مرزا صاحب کی غلطیاں اور کذب بیانیاں تسلیم کرکے واپس گئے۔ رات میں پھر تقریر ہوئی۔ اور آپ نے مرزا صاحب کی کتابیں کھول کھول کر اور عبارتیں پڑھ پڑھ کر دکھلایا اور بتایا کہ کس طرح واقعات زمانہ نے مرزا صاحب کے دعوؤں اور پیشینگوئیوں کو جھوٹ ثابت کرکے انہیں کذابوں کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔ اس وقت بھی ایک قادیانی صاحب مدمقابل آئے۔ مگر بہت جلد شکست کھا کر واپس تشریف لے گئے۔

۲۸ / مئی (۱۹۱۷ء) کی صبح کو مولانا کی چوتھی تقریر ہوئی اس وقت شیعہ حضرات نے کچھ سوالات و اعتراضات پیش کیے۔ مولانا نے انہیں بھی دنداں شکن جواب دیا۔ اور اسی روز دوپہر بعد آپ وطن واپس ہوئے۔ ❷

اہل اسلام کے اس بروقت تدارک کی اقدام نے نہ صرف فضا بدل دی۔ بلکہ شہر ڈیرہ غازی خان

---

❶ یہ عنوان جلسہ کے رپورٹر کا منتخب کردہ ہے۔

❷ اہلحدیث امرتسر ۸ / جون ۱۹۱۷ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے قادیانیوں کا ڈیرہ ہمیشہ کے لیے اکھاڑ پھینکا۔ چنانچہ اس واقعہ کے دو سال بعد فروری ۱۹۱۹ء میں قادیانیوں نے اپنے چوٹی کے اکابر جمع کر کے ڈیرہ غازی خان میں بڑے اہتمام سے جلسہ کیا۔ لیکن اس جلسہ کی جو کیفیت تھی۔ وہ وہیں کے ایک نامہ نگار مولوی عبدالعزیز صاحب کی زبانی سنئے! موصوف لکھتے ہیں۔

مرزائی صاحبان کے جلسہ کی (کیفیت) اس طرح ہوئی کہ آخری دو تقریریں مرقومہ پروگرام کو چھوڑ کر جلسہ بند کر کے چلے گئے۔ کیونکہ کوئی سننے والا نہیں تھا...... اس بے رونقی کی وجہ شہر ڈیرہ غازی خان میں عام وخاص سے یہی سنی جاتی ہے کہ جس دن سے فاتح قادیان ڈیرہ (غازی خان) میں رونق افروز ہوئے اس دن سے مرزائیوں کی بے رونقی ہے۔ ❶

⑨

ہوشیار پور سے گوجرانوالہ تک

(اکتوبر، نومبر ۱۹۱۷ء، جنوری ۱۹۱۸ء)

ڈیرہ غازی خان کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے ۲۱/۲۲/۲۳/ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو ہوشیار پور کی انجمن اہلحدیث کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی۔ اور بیرون جلسہ قادیانیوں سے بحث و مناظرہ بھی کیا۔ جس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ ❷

پھر اس جلسے سے ابھی آپ فارغ ہوئے ہی تھے کہ گوجرانوالہ طلبی ہوئی۔ وہاں ۴/ نومبر ۱۹۱۷ء کو انجمن اہلحدیث کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں رد قادیانیت اور رد انکار حدیث کے موضوع پر آپ کی پرزور اور مدلل تقریریں ہوئیں۔ اور دونوں مکتب فکر کے لوگوں سے مباحثہ بھی ہوا۔ مباحثہ کا نتیجہ قادیانی اخبار الفضل ۲۷/ نومبر ۱۹۱۷ء کے الفاظ میں یہ تھا۔

---

❶ ایضاً ۲۸/ مارچ ۱۹۱۹ء۔

❷ اہلحدیث امرتسر ۹/ نومبر ۱۹۱۷ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چند دن ہوئے گوجرانوالہ میں اہلحدیث فرقہ کے لوگوں نے اپنا جلسہ کیا تھا۔ جس میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کو غیر مبایعین (لاہوری پارٹی) نے اپنی طرف سے وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لیے پیش کیا تھا۔ اگرچہ یہ مسئلہ......ایک معمولی مسئلہ ہے۔ لیکن مرہم عیسیٰ صاحب کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے وہاں سخت نادم اور شرمندہ ہونا پڑا۔ اور اس کی وجہ سے احمدیہ سلسلہ کے متعلق عوام الناس میں ایک قسم کی غلط فہمی پیدا ہوگئی۔ ❶

اور غالباً اسی ''غلطی فہمی'' کو دور کرنے کے لیے بڑی تیاریوں کے بعد قادیانیوں نے ۱۹/۲۰ جنوری ۱۹۱۸ء کو اپنا جلسہ کیا۔ اس موقع پر انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ نے مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو مدعو کرلیا۔ پہلے روز مولانا سیالکوٹی نے حیات ووفات مسیح کے مسئلہ پر اور دوسرے روز مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت اور صداقت مرزا کے موضوع پر پرزور مناظرہ کیا۔ دونوں دن رات میں انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کے زیر اہتمام جلسہ بھی ہوا پہلے روز مولانا سیالکوٹی نے اور دوسرے روز مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اپنے مضمون پر تقریریں فرمائیں۔ شہر گوجرانوالہ اور گردونواح میں ان مباحثوں اور تقریروں کا ایسا اثر ہوا کہ باید وشاید۔ ❷ چنانچہ اللہ دتا نامی ایک صاحب مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔

آپ کا گوجرانوالہ میں آنا لوگوں کے لیے ایک رحمت کے فرشتے کا آنا تھا۔ بہت سے آدمی جو کہ ہزاروں کی بکواس اور دھوکہ بازی سے ایمان سے خارج ہورہے تھے۔ راہ راست پر آگئے۔ میرا بھی کچھ خیال بدل رہا تھا۔ آپ کا وعظ سن کر سب کچھ پتہ چل گیا۔ اب ان شاء اللہ کوئی مخالف کا جھونکا اس پودے پر کچھ اثر نہیں کرسکتا۔ اب ہر ایک آدمی ان کا ذبوں کے مقابلے کے لیے تیار ہے۔ میں نے آپ کے ایک دو رسالوں کا مطالعہ کیا ہے، جس سے مجھ کو سب کچھ سمجھ میں آگئی ہے۔ ❸

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۱۴/ دسمبر ۱۹۱۷ء۔
❷ رپورٹ سکریڑی انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ مطبوعہ اہلحدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۱۸ء۔
❸ مراسلہ اللہ دتا صاحب آف گوجرانوالہ......

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net
''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۰

قادیان میں اسلامی جلسہ اور فاتح قادیان کی آمد

(نومبر ۱۹۱۷ء)

جیسا کہ بتلایا جا چکا ہے۔ میاں محمود نے خلافت سنبھالنے کے بعد اطمینان کا سانس لیتے ہی قادیان کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ایمان کی یہ خاصیت ہے کہ

جتنا ہی دباؤ گے اتنا ہی وہ ابھرے گا

چنانچہ قادیانیوں کے دباؤ کے نتیجہ میں وہاں کے مسلمانوں کی دینی غیرت اور ملی حمیت بیدار ہوگئی۔ انہوں نے ایک اسلامی انجمن قائم کی۔ اس انجمن کے قیام کے محرک مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ تھے اور اس کے اغراض و مقاصد اور طریقہ کار کی تعیین بھی انہیں نے فرمائی تھی۔ اس انجمن نے روز اول ہی سے اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کر لی تھی کہ قادیان اور اس کے گردو پیش سے قادیانیت کا زور توڑنے کے لیے ایک مستقل مبلغ رکھا جائے اور ہر سال بڑے پیمانہ پر خود قادیان کے اندر اسلامی جلسہ کیا جائے۔ پہلے مقصد کے لیے مولانا نے ایک مستقل مبلغ فراہم کر دیا تھا۔ اور دوسرے مقصد کے لیے انجمن کے قیام کے جلد ہی بعد ۲۴/۲۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام طے ہو گیا۔ اس وقت وہاں کے مسلمانوں کی جو حیثیت تھی اس کے مدنظر اس جلسہ کے متعلق جو اندازہ کیا جا رہا تھا وہ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں یہ تھا۔

قادیان میں اسلامی جلسہ کی خبر سن کر بہت سے لوگوں نے اس کو دل لگی سمجھا یہاں تک کہ قادیانی اخبار الفضل نے بھی کمال جسارت سے لکھا تھا کہ اس قسم کے لوگ یہاں تو دیکھے سنے نہیں جاتے جو جلسہ کریں۔ ❶

---

❶ ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس اندازے کے علی الرغم یہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور اس شان سے منعقد ہوا کہ:

۲۴/۲۵ نومبر دو دنوں جو کچھ انہوں نے قادیان میں رونق دیکھی ہوگی اس کی نسبت عالم بالا سے انہیں خطاب ہوتا ہوگا۔ افسحر هذا ام انتم لا تبصرون؟ جس کے جواب میں وہ کہتے ہیں گے۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

قادیان کے جلسے میں اتنے علماء جمع تھے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں بھی شاید نہ ہوتے ہوں۔ تقریروں کی یہ بھرمار تھی کہ اوقات منٹوں میں بٹتے تھے۔ ❶

یہ بتلانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ اس سارے ہنگامہ تبلیغ کے سلسلے میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی وہی حیثیت تھی۔ جو کسی شاعر نے حسب ذیل شعر میں اپنے لیے تجویز کی ہے۔

نمی گویم دریں گلشن گل و باغ و بہار از من

بہار از یارو گل از یارو باغ از یارو یار از من

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پوری ایک جماعت کے ہمراہ ۲۴ نومبر ہی کو امرتسر سے قادیان کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ آپ اہلحدیث کانفرنس کے ناظم ہونے کی حیثیت سے اس اجلاس میں اس کی نمائندگی کے لیے تو کافی تھے ہی لیکن کانفرنس کے مزید دو مبلغ بھی شریک اجلاس تھے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ ہماری کانفرنس ایسے کاموں میں بن بلائے بھی دخیل ہو جاتی ہے، خاکسار کے علاوہ کانفرنس کے دو واعظ بھی جلسہ میں شریک تھے۔ ایک مولوی عبدالغنی خاں صاحب، دوم مولوی محمد امین صاحب، مولوی عبدالغنی خاں صاحب تو جمعہ ہی کو پہنچے اور آپ نے جاتے ہی شکار مارا جمعہ میں کچھ بیان کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سرحدی پٹھان جو طالب علم قادیان میں عربی مدرسہ میں پڑھتا تھا مولوی صاحب کا بیان سن کر اسی وقت تائب ہوا۔ ❷

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اسٹیج پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے مختلف عنوانات کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ فتح قادیان کی "داستان لذیذ" بھی سنائی۔ جو مرزا صاحب کے دجل وفریب کی ایک کھلی

---

❶ ایضاً ایضاً۔ ❶ ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئی علامت تھی۔ یہ داستان بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ مولانا نے اپنی ایک تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ مرزا صاحب کے تمام الہام شروع سے اخیر تک جھوٹے ہیں۔ ایک بھی سچا نہیں۔ پھر آپ نے تفصیل کے ساتھ اس کی دلیل پیش کی شائقین نے ہر چند چاہا کہ سوال و جواب کے لیے بھی وقت دیا جائے۔ اور ایک مختصر سا مناظرہ بھی انہیں سننے کو مل جائے۔ مگر پولیس نے منظور نہ کیا۔

مقررین کل گیارہ افراد تھے مگر ان کے علاوہ غیر مقررین علماء بھی بہت سے تھے۔ سامعین میں باشندگان قادیان کے علاوہ گردو پیش کی آبادیوں سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی تھی۔ یہ لوگ بڑی دلچسپی اور حیرت کے ساتھ علماء کرام کے بیانات سنتے تھے۔ مرزائی ڈیلیگیٹ بھی ہر وقت شریک جلسہ رہتے اور نوٹ لکھتے تھے۔ قادیانی جماعت اس جلسے کے اثرات دیکھ کر بہت زچ ہوئی۔ چنانچہ میاں محمود نے دوسرے دن ایک دھمکی آمیز دوورقہ اشتہار شائع کیا۔ جس میں قادیان کے مسلمانوں پر آپ نے خاندانی احسانات جتلا کر اور ان کے اس فعل (جلسہ) کو فعل بد قرار دے کر دھمکایا کہ اب تم لوگ اس کے برے نتائج کو تیار رہو۔ مگر ظاہر ہے کہ مومنانہ جرأت و پامردی کے مقابل میں اس طرح کی دھمکیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوا کرتی۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا کمال حسن اخلاق اور وسعت ظرف بھی لائق دید ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ شبانہ روز کی جنگ اور ان کی بے نقط مغلظات کے باوجود آپ نے نہایت شریفانہ انداز میں ان سے ملاقات ضروری سمجھی۔ ایک صاحب مولوی عبدالکریم لاہوری کا بیان ہے کہ مولانا نے ان سے پیغام بھیجا کہ میں سب ارکان مرزائیہ سے یکجا ملنا چاہتا ہوں۔ میاں محمود نے اسے منظور کیا۔

"چنانچہ ۲۵/نومبر کو صبح قریب ۷/بجے کے مولانا صاحب ان کے مدرسہ میں پہونچے۔ جہاں عموماً احمدی علماء اور ارکان جمع تھے۔ مولانا صاحب مع احباب کے کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور آپ کے دوست منشی قاسم علی صاحب نے تعارف کرانے کی خدمت سرانجام دی۔ بعد تعارف مولانا صاحب اٹھے۔ آپ نے فرمایا: میں آپ صاحبان کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں گفتگو کرتے کرتے تو آج تیس سال کا عرصہ ہونے کو ہے اس لیے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب اپنے مالک کے سامنے نہایت اخلاص اور عاجزی سے دعا کریں۔ دعا بھی انہیں الفاظ میں جو اس نے خود سکھائے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے نہایت الحاح سے دعا کی:

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. اس کو بار بار بڑے موثر لہجے میں پڑھا۔ اور سب حاضرین مرزائی وغیر مرزائی آمین کہتے رہے۔" ❶

قادیان میں اہل اسلام کا یہ پہلا باقاعدہ جلسہ تھا جسے رد قادنیت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ عین جلسہ کے ایام ہی میں متعدد قادیانی تائب ہو گئے تھے۔ اور قادیانیوں کے علاوہ کئی غیر مسلموں نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ ❷

اس جلسہ کے کچھ عرصہ بعد ایک صاحب حکیم عبدالعزیز قریشی سٹھیالوی ضلع گوجرانوالہ نے اپنی کسی ضرورت کے تحت قادیان کے اطراف میں بعض مقامات کا سفر کیا۔ انہوں نے جلسہ کے جو اثرات دیکھے اس کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ فرماتے چلئے۔ لکھتے ہیں۔

موضع راجووال میں چوہدری گوہر علی...... وغیرہم بڑی جماعت نے بیان کیا کہ ہمارا عقیدہ مذبذب مدت سے ہو رہا تھا۔ کبھی ہم قادیان کی طرف برائے بیعت مرزا صاحب قدم اٹھاتے۔ کبھی پھر رک جاتے۔ نہایت تشویش میں گھبرا رہے تھے...... ہم سب کے سب ساٹھ آدمی جلسہ مذکور پر پہنچے۔ علماء کی تقریریں خصوصاً مولانا فاتح قادیان کی تقریر نے ہمارے دلوں کو مستقل کر کے ہمارے دماغوں میں نقشہ توحید و رسالت کھینچ دیا۔

موضع گھمن خرد میں بھی بیان مندرجہ بالا ہی سنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ خوشی سنا رہے تھے...... کہتے تھے کہ ہمیں اس جلسہ کی برکت سے استقلال حاصل ہوا۔

اس کے بعد موضع سروالی میں خاکسار پہونچا تو مولوی عبدالرحیم صاحب نے حلفی بیان کیا کہ میں بمعہ اپنے اسٹاف کے مرزا محمود صاحب کی بیعت کرنے کو تیار ہو رہا تھا۔ مگر بعض اوقات متردد ہو جاتا تھا۔ اس جلسہ کی برکت سے ہمارے شکوک دور ہو گئے۔

---

❶ ایضاً ایضاً۔ ❷ ایضاً ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۷ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعدش موضع ستھیالی خاکسار پہنچا...... تو چوہدری امام دین صاحب (وغیرہ) نے بیان کیا کہ ہمارا نمبردار عرصہ سے احمدی ہو گیا ہوا ہے۔ اور خواندہ آدمی ہے۔ ہمیں بہت ترغیب دلاتا رہا کہ اگر احمدی نہ ہو گے تو کافر مرو گے۔ دوزخی ہو جاؤ گے۔ ہم بے علم لوگ ڈر کر گھبرا رہے تھے۔ بلکہ بیعت کرنے کو مستعد تھے کہ ایک اشتہار آن پہنچا کہ محمدی جلسہ قادیان میں ہوگا۔ لہٰذا ہم سب آدمی جلسہ پر گئے تو رنگ رنگ کی وعظیں، تردیدیں اور خصوصاً مولانا فاتح قادیان کی تقریریں زبردست سن کر ہمارے دلوں سے تمام فاسدہ شکوک جاتے رہے۔ مولانا صاحب کی تقریریں ہم بے علم لوگوں کے دماغوں میں نقشہ جمائے ہوئے ہے...... مولانا صاحب کی مضبوط اور زبردست تقریر نے ایک مستقل اثر بفضلہ تعالیٰ بخش دیا۔ ہم سب لوگ اس خیال فاسدہ سے نادم ہو کر تائب ہوئے۔

بوقت روانگی جب خاکسار گھوڑی پر سوار ہوا تو چوہدری عظیم بخش، چوہدری اللہ دتا نے باآواز بلند کہا کہ اب ہم احمدی نہیں رہے۔ ہم کو اب احمدی نہ شمار کیا جائے۔ (یاد رہے کہ پہلے یہ دونوں بڑے مستعد قادیانی تھے)

اس کے بعد خاکسار موضع بھانبڑی پہنچا تو وہاں بھی توحید کے نعرے اور سب بچے بوڑھے جلسہ محمدی قادیان کے گیت گا رہے تھے اور نہایت خلوص دل سے دعا گو تھے کہ جلسہ محمدی کا درخت ہمیشہ پھل دیا کرے۔ اور اس کے حامیان کو خداوند کریم جملہ مصائب ارضی و سماوی سے محفوظ رکھ کر اس کی تکمیل کرے۔

مندرجہ بالا بیان میرے معلومات سے بہت کم ہے جو میں اس علاقہ میں دیکھ اور سن آیا ہوں۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ نظر آئے جو مرزائی خیالات سے سخت متنفر ہو گئے ہیں۔ اور جلسہ کی آواز (دوبارہ) سننے کو ہمہ تن کوشش میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لاوے۔" [1]

یہ صرف چند گاؤں کی داستان ہے۔ اس طرح کے اثرات کہاں کہاں تک پہنچے ہوں گے اللہ ہی جانتا ہے۔ اس مفید تجربہ کے بعد قادیان اور اس کے گردو پیش کے مسلمانوں نے یہ طے

---

[1] انتہی مختصراً۔ اہلحدیث امرتسر ۱۱ر جنوری ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ وہ آئندہ بالالتزام سالانہ جلسے کیا کریں گے۔ اور جب تک اس راہ میں سخت ترین رکاوٹیں قائم نہیں ہوگئیں وہ اپنے اس عزم پر قائم اور عامل رہے۔

(۱۱)

لاہور میں تردیدی سرگرمیاں

(دسمبر ۱۹۱۷ء جنوری ۱۹۱۸ء)

قادیان میں اسلامی جلسہ کے کچھ ہی دنوں بعد ۲۶ ردسمبر ۱۹۱۷ء کو لاہور میں مرزائیوں کی لاہوری پارٹی نے اپنا جلسہ کیا۔ جس میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو مباحثہ کے لیے مدعو کیا۔ لیکن مولانا جس موضوع پر مناظرہ کرنا چاہتے تھے۔ اس پر مرزائی حضرات بحث کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ اس لیے مولانا بھی تشریف نہ لے گئے۔ لیکن اہالیان لاہور نے ضرورت محسوس کی کہ مرزائیوں کے بالمقابل ایک اسلامی جلسہ بھی منعقد ہو۔ چنانچہ انجمن اہلحدیث لاہور کے زیر اہتمام یکم جنوری ۱۹۱۸ء کو اس جلسے کا انعقاد ہوا۔

ظہر کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ دو ایک مقررین کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے عصر تک تقریر فرمائی جس کی بابت جلسہ کے رپورٹر کے الفاظ یہ ہیں کہ یہ "فاتح قادیان کی فاتحانہ تقریر تھی۔ (1)

عصر کے بعد مناظرہ کا وقت تھا۔ سامعین کا ہجوم بہت زیادہ تھا۔ قادیانیوں کو دعوت بحث دی گئی۔ لیکن غیرت وحمیت کے جذبات ابھارنے کے باوجود کوئی قادیانی سامنے نہ آیا۔ حالانکہ دونوں پارٹیاں موجود تھیں۔ مولانا نے اعلان کیا کہ دو منٹ تک کوئی صاحب سامنے نہ آئے تو تقریر شروع کر دونگا۔ اور آخر کار دو منٹ کے بعد آپ نے تقریر شروع کر ہی دی۔ پھر ایک صاحب تشریف لائے۔ اور "آخری فیصلہ" والی دعا پر تھوڑی سی گفتگو کر کے خاموش ہو گئے۔ یہ جلسہ نہایت عظیم الشان تھا۔ اس کی کیفیت کا تصور کر کے عرصہ تک قادیانی حضرات مارزہ براندام رہے۔ (2)

---

(1) اہلحدیث امرتسر ۱۱ر جنوری ۱۹۱۸ء۔ (2) ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلہ کا دوسرا جلسہ انجمن مذکور کے زیر اہتمام تقریباً ایک ماہ بعد ۲۷ر جنوری ۱۹۱۸ء کو اسلامیہ کالج (لاہور) کے متصل ہوا۔ اس دفعہ بھی قادیانیوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ مگر سرے سے کوئی سامنے ہی نہیں آیا۔ ایک صاحب غلام محمد حنفی قادری اپنے ایک مراسلہ میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے ہیں (جس سے اس جلسہ کے اثرات ونتائج پر روشنی پڑتی ہے) کہ:

''جو کچھ نتیجہ لیکچروں سے ہوا۔ اور جتنا اثر حاضرین خصوصاً نوجوانان قوم پر پڑا اس کا اندازہ تو مرزا جی کے مریدوں سے پوچھنا چاہیے کئی بیچاروں نے تو مارے غم کے گھر میں چراغ بھی نہیں جلائے ہوں گے۔ فقیر نے کئی مرزائیوں کو آپ کی تشریف آوری پر یہ کہتے پایا۔'' آمدن آناں چوں رفتن جانان پسند خاطر نمی آید'' (یعنی ان کی آمد موت کی طرح ناگوار خاطر ہے۔)

ان کے لیے آپ کی تشریف آوری موجب رنج و ملال ہو تو کیونکہ ان کا بنا بنایا تارپیڈو آپ کے آنے سے بگڑ جاتا ہے۔ مگر ہم غریب مسلمانوں کی تو یہ فلاح و بہبودی کی سبیل ہے۔ ❶

---

❶ ایضاً ۸ر فروری ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۲

ہوشیار پور، لدھیانہ اور جالندھر میں مناظرے اور مباحثے

(فروری واپریل ۱۹۱۸ء)

لاہور کے محاذ سے فرصت پاتے ہی ہوشیار پور میں معرکہ کارزار گرم ہوا۔ یہاں انجمن اہلحدیث کے زیر اہتمام ۲/۳ فروری ۱۹۱۸ء کو بڑا زوردار مناظرہ ہوا۔ اور قادیانیوں کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ عرصہ تک کے لیے ان کا سکون غارت ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ اوائل مئی میں جب کہ مولانا امرتسری رحمہ اللہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے سلسلے میں مدراس تشریف لے گئے ہوئے تھے قادیانیوں نے اپنی ذلت وخفت مٹانے کے لیے ٹھیک انہیں تاریخوں میں جلسہ رکھ دیا۔ لیکن مولانا کی غیر موجودگی میں خود ہوشیار پور کے لوگوں نے قادیانی حضرات سے اس طرح نمٹ لیا کہ ان کی پچھلی سیاہی کا رنگ اور پختہ ہو گیا۔ [1]

لاہور اور ہوشیار پور کے بعد اضلاع لدھیانہ وجالندھر کی باری آئی۔ ۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں ان دونوں ضلعوں کی دیہی آبادی کے اندر قادیانی مبلغین نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اور خاصی اودھم بپا کی۔ مسلمانوں نے مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو طلب کیا۔ آپ ۱۹/ اپریل ۱۹۱۸ء کو ان علاقوں کی گردش کے لیے امرتسر سے روانہ ہوئے۔ اور قادیانیوں کی شورش فروکی۔ مجھے ان علاقوں میں مولانا کے دورے اور گردش کی تفصیلات نہ مل سکیں۔ ہاں بہاول پور کے ایک مراسلہ نگار کا بیان نظر سے گذرا۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ میں ۲۱/ اور ۲۲/ اپریل (۱۹۱۸ء) کو مولانا

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۵/ فروری، ۳۱/ مئی و ۷/ جون ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریریں سن کر قادیانیت سے تائب ہوگیا ہوں۔ ❶ اسی طرح مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۲۳ر اپریل ۱۹۱۸ء کو مقام کرتار پور ضلع جالندھر میں قادیانیوں سے ایک کامیاب مناظرہ کیا تھا۔ ❷

⑬

کلکتہ سے جہلم تک

(مئی ۱۹۱۸ء)

اضلاع لدھیانہ و جالندھر کے دورے سے فارغ ہو کر مولانا وطن تشریف لاتے ہی عازم مدراس ہوگئے۔ وہاں ۳،۴،۵ر مئی ۱۹۱۸ء کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا کل ہند پیمانہ پر سالانہ اجلاس تھا۔ (اس کی تفصیلات ہمارے موضوع سے خارج ہیں) مدراس سے فارغ ہو کر آپ بنگلور تشریف لائے اور وہاں سے پھر مدراس واپس تشریف لے گئے۔ پھر مدراس سے روانہ ہو کر حسب پروگرام ۱۸ر مئی کی دوپہر کو کلکتہ پہنچے۔ ۱۹ر مئی کی صبح کوز کریا اسٹریٹ کلکتہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں آپ کے رفقاء نے تقریریں کیں۔ اسی روز عصر کے بعد اسی مقام میں آپ کی تقریر ہوئی۔ ۲۰ر مئی کو تانی باغ میں رات کے وقت جلسہ ہوا اور مولانا نے تقریر کی۔ ان دنوں قادیانی مبلغین کا وفد کلکتہ پہنچا ہوا تھا۔ اس لیے آپ نے اپنی دونوں تقریروں میں ان کی بھرپور تردید کی۔ انہیں سوال و جواب اور بحث و مناظرہ کے مواقع بھی دیئے۔ اور شکست فاش بھی، اس طرح قادیانی فتنے کا جو پودا آئندہ چل کر کلکتہ میں ایک تناور درخت بن سکتا تھا وہ اپنے آغاز نشوونما ہی میں مضمحل ہو کر رہ گیا۔ ❸

---

❶ ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ و ۱۰ر مئی ۱۹۱۸ء۔

❷ ۷ر جون ۱۹۱۸ء نیز اس سفر کے سلسلے میں اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۱۸ء ملاحظہ ہو۔

❸ ایضاً ۷ر جون ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلکتہ سے واپس ہو کر ۲۵/مئی کی دوپہر کو آپ امرتسر پہونچے۔ اور چند گھنٹے بعد جہلم کے لیے روانہ ہو گئے جہاں ۲۵/ اور ۲۶/ مئی ۱۹۱۸ء کو انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ تھا۔ اور آریوں اور قادیانیوں کی تردید کا پروگرام بھی۔ آپ کی غیر موجودگی میں مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی قادیانیوں کا حصہ پورا کر چکے تھے۔ ❶

(۱۴)

شملہ کی فضاؤں میں ایمان کی بادِ بہاری

(جون و جولائی ۱۹۱۸)

اسے حسن اتفاق کہہ لیجیے یا قدرت کی تدبیر لطیف کہ جنگ عظیم اول سے پیدا شدہ حالات کے تقاضوں کے مدنظر حکومت پنجاب نے ۸/ جون ۱۹۱۸ء کو شملہ میں ایک پبلسٹی کمیٹی منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو بھی مدعو کیا۔ آپ ۶/ جون کی شام کو امرتسر سے روانہ ہو کر ۷/ جون کو شملہ پہنچے۔ ❷ مسلمانان شملہ کی استدعا پر آپ نے ۸/ جون کی مصروفیات سے یکسو ہونے کے بعد رات کو جامع مسجد ہال میں ڈھائی گھنٹے قرآن اور دیگر الہامی کتب کے موضوع پر پرزور اور مدلل تقریر فرمائی۔ اختتام تقریر پر ایک گھنٹہ سوال و جواب کے لیے مقرر تھا۔ مگر کسی کو سوال کی جرأت نہ ہوئی۔

اہالیان شملہ کے اصرار پر دوسرے دن ۹/ جون کو ڈھائی بجے دن میں پھر جامع مسجد ہال کے اندر آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ چونکہ اس وقت شملہ میں مقامی اور بیرونی قادیانیوں کی اچھی خاصی تعداد جمع تھی اور ان حضرات نے حسب عادت شورش بھی مچا رکھی تھی۔ اس لیے آپ نے اپنی اس تقریر کے لیے منصب نبوت کا عنوان منتخب کیا۔ اور اس پر نہایت پر مغز تقریر کرتے

---

❶ ایضاً ایضاً۔ ❷ ایضاً ۱۴/ ۲۱/ جون ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کی حقیقت کا پردہ اچھی طرح فاش کیا شملہ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔

"مولانا موصوف کے خاص طرز بیان، باموقعہ اشعار، مرزا صاحب کی تصانیف سے برجستہ حوالے اور نہایت زبردست دلائل نے وہ اثر کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ [1]

اخیر میں ایک قادیانی نے مولانا کی تقریر کا اثر زائل کرنے کے لیے بصورت اعتراض آپ پر چند افتراآت کیے۔ آپ نے برجستہ فرمایا کہ اگر میری کسی تحریر سے یہ باتیں ثابت کر دو تو گیارہ سو روپے انعام حاضر ہیں۔ مگر جھوٹ اور اس کے لیے ثبوت؟ [2] ضد ان مفترقان ای تفرق.

بہرحال شملہ میں فریقین کے درمیان یہیں سے تعرض کا جو آغاز ہوا تو اس نے خاصا طول اختیار کرلیا۔ اور تین اطراف سے مناظرہ کی تحریکیں شروع ہو گئیں۔

① ...... ایک تو یہی معترض صاحب تھے جن کا نام منشی عمرالدین تھا۔ جالندھر کے باشندے تھے اور شملہ میں ملازم۔ یہ صاحب "انعامی مباحثہ لدھیانہ" میں منشی قاسم علی سہ صدی [3] کے دست راست رہ چکے تھے۔ ان صاحب نے بڑے ہم ہمے کے ساتھ مباحثہ لدھیانہ والے موضوع پر بحث کی خواہش ظاہر کی۔ اور اس چیلنج کے ساتھ کہ اگر مولانا امرتسری رحمہ اللہ فتح یاب ہو جائیں تو تین سو روپے انعام دیئے جائیں گے۔ ان کی اس تحریک کے بعد ۱۶ رجون (اتوار) کو جامع مسجد ہال میں مولانا کی تقریر ہوئی۔ تقریر کے بعد حاضرین کے روبرو ان صاحب سے تقریباً تمام شرائط کا تصفیہ ہو گیا۔ اور آخر میں وہ کہہ گئے کہ ہم خلیفہ قادیان سے اجازت لے کر روپیہ امانت رکھوا دیں گے۔ مگر اس کے بعد انہوں نے دوبارہ مولانا کے سامنے آنے کی ہمت نہ کی۔

② ...... دوم۔ انہیں دنوں لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی ایم اے اپنے لاؤ لشکر

---

1. ایضاً ۲۸ رجون ۱۹۱۸ء۔ 2. ایضاً ایضاً۔
3. یہ حضرت "سہ صدی" کے لقب سے اس لیے معروف تھے کہ انہیں نے لدھیانہ کے مباحثہ میں شکست کھانے کے سبب تین سو روپے بطور تاوان یا انعام مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے حوالے کیے تھے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمیت شملہ آئے ہوئے تھے۔ اس پارٹی نے بھی اپنے ایک سرگرم ممبر کے ذریعہ مباحثہ کی تحریک شروع کی۔ ۱۷ رجون سے ۲۴ رجون تک مسلسل مراسلت ہوتی رہی۔ جس کے نتیجے میں مناظرے کی تمام شرائط طے ہو گئیں۔ لیکن مرزائی فریق نے کسی منصف کی تقرری منظور نہ کی۔ اس پر جب اہالیان شملہ سے استصواب کیا گیا انہوں نے منصف کے بغیر مباحثہ کیا جانا متفقہ طور پر مسترد کر دیا۔ اور لاہوری پارٹی خاموش بیٹھ گئی۔

③......اسی دوران قادیانی گروپ (مرزا محمود کی پارٹی) سے بھی مناظرہ کی تحریک شروع ہوئی۔ اور بحث و تمحیص کے بعد تمام شرائط بھی طے ہو گئے۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

''ان شرائط کے تصفیہ کے بعد میں منتظر رہا کہ مباحثہ ہو گا۔ بعد انتظار رقعہ دے کر کئی معزز اصحاب کا وفد بھیجا۔ جس کا جواب آیا کہ ہم نے خلیفہ صاحب قادیان کو تار دیا ہے۔ جواب آنے پر اطلاع دیں گے۔''❶

پھر ۳ رجولائی کو اطلاع آئی کہ خلیفہ صاحب نے تار دیا ہے کہ میری چٹھی کا انتظار کرو۔ مولانا کو اس وقت تک گھر سے نکلے ہوئے ۲۷ دن ہو رہے تھے۔ عید سر پر تھی۔ آپ گھر روانہ ہو گئے۔ اور چلتے ہوئے قادیانیوں کو یہ چٹھی لکھی۔

''میں مباحثہ سے ناامید ہو کر جاتا ہوں۔ آپ اگر اپنے مناظر کو بلانے میں کامیاب ہو جائیں تو میں آجاؤں گا۔''❷

لیکن اس کے بعد قادیانیوں پر سکوت مرگ طاری ہو گیا۔❸

مولانا ۷ رجون کو شملہ وارد ہوئے تھے۔ اور ۳ رجولائی کو واپس ہوئے۔ ۷ رجون ۱۹۱۸ء کو ۲۶ رشعبان ۱۳۳۶ھ اور ۳ ررمضان تھی۔ اس طرح شعبان کے چند دن اور رمضان شریف کے تین ہفتے سے زائد عرصہ آپ نے شملہ میں گزارا۔ جیسا کہ تفصیل بالا سے ظاہر ہے مناظرہ کی پر زور اور سہ رخی تحریکوں کے باوجود مناظرہ کی نوبت نہ آسکی۔ لیکن مولانا نے اپنا کام برابر جاری رکھا۔ لکھتے ہیں۔

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۱۹ رجولائی ۱۹۱۸ء۔ ❷ ایضاً ایضاً۔

❸ ان واقعات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو اہلحدیث امرتسر ۲۸ رجون ۱۲/۵/۱۹ رجولائی ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''مرزائی لوگ بھی یہاں (شملہ میں) بہ نسبت دوسرے مقامات کے زیادہ ہیں۔ اور دفتروں میں چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں۔ جس سے مسلمان اور غیر مسلمان سخت شاکی رہتے ہیں۔ اس لیے مجالس وعظ میں ''قادیانی مشن'' کی حقیقت کا اظہار بخوبی ہوتا رہا۔ رمضان میں ہر جمعہ کو جامع مسجد میں مسائل اسلامی پر وعظ ہوتا تھا۔ اتوار کو، جو ملازمت پیشہ کی فرصت کا دن ہوتا ہے ۲ ربجے سے ۵ ربجے تک جلسہ، حقیقت مرزائیہ کے اظہار کے لیے ہوتا رہا۔'' [1] شملہ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

''آپ کا قیام مسلمانان شملہ کے لیے موجب برکت وفلاح تھا۔ جامع مسجد شملہ میں مولانا نے متعدد صحبتوں میں توحید وسنت، اتحاد واخوت اور مرزا صاحب قادیانی کے دعادی کے متعلق بے نظیر مواعظ سے اہالی شملہ کو فیض بخشا علاوہ اس کے آپ کی قیام گاہ پر صبح اور شام خواص کی مجلس ہوتی۔ اور ہر مذاق کے احباب آپ کے معارف علمیہ اور دلائل فلسفیانہ سے مستفید ہوتے۔ مولانا کا خاص انداز بیان اور موزوں وحسب حال اشعار سے مرصع تقریر مدتوں لوگوں کے کانوں میں گونجتی رہے گی۔ تبحر علیم کے علاوہ خوش خلقی اور خوش طبعی سے آپ کو قدرت نے حصہ وافر بخشا ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء.

یہ آپ کا خاص اثر تھا کہ مقلد اور غیر مقلد مشترک امور میں خدمت دین کے لیے شیر وشکر تھے۔ بعض مخالفین نے کئی بار رخنہ انگیزی کی کوشش کی مگر نہ صرف ناکام بلکہ بدنام ہوئے...... مولانا کی شخصیت کا اغیار (غیر مسلم) پر بھی ایسا اثر تھا کہ وہ بصد شوق درخواست کرتے کہ انہیں مولانا ممدوح کو پنکھا کرنے کی اجازت ہو۔'' [2]

---

[1] اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۲ر جولائی ۱۹۱۸ء۔

[2] اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۶ر جولائی ۱۹۱۸ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۵

پے در پے بحث وتردید

(اگست ۱۹۱۸ء تا ستمبر ۱۹۱۹ء)

شملہ کے بعد ضلع لائلپور کے ایک دیہی مقام ''بار'' میں مناظرہ کی نوبت آئی۔ یہ مباحثہ ۱۴؍اگست ۱۹۱۸ء کو علی الصباح شروع ہوا۔ نامہ نگار کے حسب بیان نتیجہ یہ ہوا کہ دیہات کا بچہ بچہ مولانا (امرتسری رحمہ اللہ) کو دعائیں دیتا تھا۔ اور مرزائیوں کی شکست کا اعلان کرتا تھا۔ [1] الحمدللہ

۲۲؍دسمبر ۱۹۱۸ء کو انجمن اہلحدیث اشاعت اسلام لاہور کا صبح اور دوپہر دو وقت جلسہ ہوا۔ مولانا نے آریوں اور قادیانیوں کے رد میں تقریریں کیں۔ قادیانی حضرات کو دعوت مناظرہ بھی دی۔ مگر انہیں ہمت نہ ہوئی۔ [2]

۴؍۵؍جنوری ۱۹۱۹ء کو فیتھ فل گنج کانپور میں جلسہ ہوا۔ آخری نشست میں مولانا کی تقریر ''اسلام اور قادیانی مشن'' کے عنوان پر ہوئی۔ اور قادیانی حضرات کو مباحثہ کا موقع دیا گیا۔ کہنے کو تو وہ سامنے ضرور آئے۔ مگر اِدھر اُدھر کے بہانے ڈھونڈھ کر مناظرہ نہ کیا۔ [3]

یکم اور ۲؍مارچ ۱۹۱۹ء کو گوجرانوالہ میں بڑے پیمانہ پر جلسہ ہوا۔ پہلے دن مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے آریوں اور عیسائیوں سے مناظرہ کیا۔ دوسرے دن مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے قادیانیوں سے مناظرہ کیا۔ مولانا سیالکوٹی کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ اور قادیانیوں کے درمیان مناظرہ ہونا طے تھا لیکن مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو دیکھتے ہی قادیانیوں نے راہ فرار اختیار کر لی۔ آخر آپ نے ایک جامع تقریر کے ذریعے قادیانیت کا پول کھولا۔ [4]

پھر ۱۱؍۱۲؍۱۳؍اپریل ۱۹۱۹ء کو کانپور میں پریڈ گراؤنڈ کے اندر بڑے عظیم الشان پیمانے پر

---

[1] اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۳؍اگست ۱۹۱۸ء۔
[2] ایضاً ۱۰؍۱۷؍جنوری ۱۹۱۹ء۔
[3] ایضاً ۳۱؍جنوری ۱۹۱۹ء۔
[4] ایضاً ۱۴؍مارچ ۱۹۱۹ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا آٹھواں کل ہند اجلاس ہوا۔ ۱۱/اپریل کو مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے ''اسلام اور قادیانیت'' کے عنوان پر بڑی پرزور تقریر کی۔ بعد ازاں قادیانیوں سے مناظرہ بھی ہوا۔ جس کے نتیجے میں رد قادیانیت کے سلسلے میں رہی سہی کسر بھی پوری ہوگئی۔ ❶

ماہ ستمبر ۱۹۱۹ء میں آپ پھر تشریف لے گئے۔ اور پھر وہی جام گردش میں آیا۔ مناظرے کے لیے بڑی تحریکیں ہوئیں۔ قادیانی حضرات نے دور ہی دور سے جوش وخروش کا مظاہرہ بھی کیا۔ لیکن سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے۔ مولانا نے ایک ہفتہ مقیم رہ کر چار لیکچر دیے۔ جن میں قادیانیت کی تردید کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے عام حالات کے سدھارنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ❷

(۱۶)

میرٹھ میں چھیڑ چھاڑ

(دسمبر ۱۹۱۹ء)

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

۵/۶/۷/دسمبر ۱۹۱۹ء کو شہر میرٹھ میں انجمن اہلحدیث میرٹھ کی طرف سے نہایت عظیم الشان سالانہ اجلاس ہوا۔ ۶/۷/کو مولانا امرتسری رحمہ اللہ حاضر جلسہ تھے۔ آپ کی متعدد تقاریر میں سے ایک تقریر ۷/دسمبر کو صبح نو بجے سے ۱۲/تک ''قادیانی مشن'' پر تھی۔ اتوار کا دن تھا۔ اس لیے تمام سرکاری ملازمین بھی فرصت سے تھے۔ بڑا زبردست اجتماع ہوا۔ اس اجلاس کی کیفیت انجمن مذکور کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اس وقت مجمع بہت کثیر تھا۔ قبل از وقت سامعین جلسہ گاہ میں پہنچ گئے تھے۔ اور بالکل خاموشی کے ساتھ لفظ لفظ کو دل کے کانوں سے سنتے تھے۔ اور ہمہ تن گوش بنے ہوئے تھے۔

---

❶ اخبار اہلحدیث امرتسر ۲/مئی ۱۹۱۹ء۔ ❷ ایضاً ۳۱/اکتوبر ۱۹۱۹ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مولانا مدظلہ نے اس مضمون کو ایسے دلچسپ اور مدلل طریقہ میں بیان فرمایا کہ حاضرین کو بالاتفاق اس مسئلہ کے تسلیم کرنے میں کچھ شک نہ رہا کہ مرزائے قادیانی اور اس کا مذہب یقیناً اسلام سے خارج ہیں۔ اور ان کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بہت سے مسئلوں پر روشنی ڈالی۔ لطف یہ ہے کہ ہر بات اور ہر مسئلہ کا ثبوت ان کی ہی کتاب سے پیش کیا۔'' ❶

اخیر کا ایک گھنٹہ مناظرہ کے لیے مخصوص تھا۔ قادیانی حضرات دہلی سے منشی عمرالدین صاحب کو مدعو کر لائے تھے۔ اس بیچارے کو پچھلے تجربات کی روشنی میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ سے مقابلہ کی جرأت نہ ہوسکی۔ اس لیے مناظرہ سے بچنے کی خاطر شرائط مناظرہ پر گفتگو کے دوران فضول بکواس شروع کر دی۔ مولانا نے اس کے تمام شرائط من وعن تسلیم کر لیے۔ تاکہ مناظرہ شروع ہو جائے۔ لیکن اس شخص نے ایک نیا بکھیڑا شروع کر دیا۔ یعنی شملہ، پنجاب اور ادھر ادھر کے دور دراز مقامات سے ثالث بلانے کا مطالبہ پیش کیا۔ آخر ایک صاحب نے عرض کی کہ آپ میرٹھ ہی کے تین آدمیوں کا نام بطور ثالث پیش کریں۔ ہم مولانا امرتسری رحمہ اللہ سے منظور کرا لیں گے۔ اس پر منشی صاحب حواس باختہ ہو کر ایسی غیر متوازن باتیں کہنے لگے کہ سارا مجمع قہقہہ زار بن گیا۔ اس کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے مجمع کو خاموشی کی تلقین کی۔ اور اس کے خاموش ہوتے ہی آپ نے قادیانی فریق پر ایک ایسا لطیف اور دلآویز تبصرہ فرمایا کہ غریب قادیانی کی زبان بند ہوگئی۔ اور وہ ایک دم ساکت ومبہوت کھڑا رہ گیا۔ جس کا نتیجہ سیکرٹری صاحب موصوف کے الفاظ میں یہ ہوا کہ:

''عوام پر قادیانی مذہب کی قلعی طشت ازبام ہوگئی۔ بے حد محظوظ ہوئے۔ اور مولانا فاتح قادیان کو دل سے دعائیں دیتے ہوئے جلسہ برخاست ہوا۔'' ❷

---

❶ اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳ر فروری ۱۹۲۰ء۔

❷ ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

⑰

امرتسر میں خلیفہ قادیان کا ''استقبال''

(فروری و اپریل ۱۹۲۰ء)

فروری ۱۹۲۰ء کے آخری عشرہ میں خلیفہ قادیان مرزا محمود صاحب امرتسر وارد ہوئے۔ ۲۲/۲۳ر فروری کو ان کے لیکچروں کا پروگرام اور انتظام تھا۔ مولانا امرتسری ان دنوں امروہہ اور شاہجہانپور تشریف لے گئے تھے۔ جہاں پبلک خطابات کے علاوہ آریوں سے مناظرہ کی بھی مصروفیات تھیں۔ امرتسر میں خلیفہ قادیان کے بالمقابل مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے مورچہ جمایا۔ ۲۳ر فروری ۱۹۲۰ء کی دوپہر کو مولانا امرتسری رحمہ اللہ بھی وطن واپس پہنچ گئے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے مولانا امرتسری رحمہ اللہ سے اسٹیشن ہی پر ملاقات کی۔ اور صورت حال سے آگاہ کر کے۔ ۶،۷ بجے شام کے جلسہ کا اعلان و انتظام کر دیا۔ پبلک کا زبردست ہجوم تھا۔ مولانا نے قادیانیت کی قلعی اچھی طرح کھولی۔ دوسرے روز ۲۴ر فروری کو محلّہ کٹرہ بھائی میں بھی...... جہاں دفتر اہلحدیث واقع تھا۔ ایک زبردست جلسہ ہوا۔

ایک طرف مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ مرزا محمود کا ''استقبال'' اپنی ان تردیدی سرگرمیوں سے کر رہے تھے۔ دوسری طرف عامۃ المسلمین نے ان کا ''استقبال'' ایک دوسرے اور نرالے ہی ڈھنگ سے کر ڈالا۔ یعنی خلیفہ صاحب کی تقریروں کے دوران نہ صرف کہ آوازے کسے گئے۔ بلکہ ان پر اینٹ، کنکر بھی پڑے۔ اور بیچارے خلیفہ صاحب کو اپنے باپ کی طرح بہت بے آبرو ہو کر امرتسر سے نکلنا پڑا۔ ❶

اس واقعہ پر ابھی پورے دو ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ ۱۴ر اپریل ۱۹۲۰ء کو خلیفہ صاحب پھر

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۵ر مارچ ۱۹۲۰ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امرتسر وارد ہوئے۔ اس وقت چونکہ پورے ہندوستان میں انگریزی استعمار کے خلاف ہلچل مچی ہوئی تھی جس کا مرکز ثقل جلیانوالہ باغ کے تازہ بتازہ خونیں حادثے کے نتیجے میں...... شہر امرتسر تھا۔ اس لیے قادیانیوں نے اعلان کیا کہ خلیفہ صاحب، وزیر اعظم انگلستان مسٹر لائڈ جارج کے بیانات کا جواب دیں گے۔ قادیانی حضرات چونکہ انگریزوں کے بے دام غلام اور ان کے آزیری آلہ کار تھے اس لیے وزیر اعظم انگلستان کے خلاف بولنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ ہاں اس فریب کے ذریعہ قادیانیوں نے عوام کی ایک خاصی بڑی تعداد جمع کرلی۔ اور خود مسلح ہوکر جلسہ گاہ ''بندے ماترم ہال میں'' پہنچے۔ اور سیاسی موضوع کے بجائے اپنے مذہب کے فروغ کے سلسلے میں تقریر شروع کردی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ رحمہ اللہ حاضر تھے۔ خلیفہ صاحب نے اثنائے تقریر میں ایک حدیث بیان کی۔ مولانا عطاء اللہ رحمہ اللہ نے حوالہ مانگا۔ خلیفہ صاحب حوالہ نہ دے سکے۔ پندرہ منٹ گذر گئے۔ اور خلیفہ صاحب حیران و ششدر کھڑے رہے۔ اس کے بعد ہنگامہ آرائی کی شکل پیدا ہوگئی۔ لیکن مولانا عطاء اللہ شاہ رحمہ اللہ نے عوام پر کنٹرول رکھتے ہوئے اپنا مطالبہ جاری رکھا۔ اور جب میاں محمود بالکل مبہوت رہ گئے تو مولانا عطاء اللہ شاہ رحمہ اللہ نے باہر نکل کر اور عوام کو باہر آنے کا اشارہ کرکے ''بندے ماترم ہال'' کے متصل اس طرح اپنا جلسہ جمادیا کہ قادیانی حضرات ہال کے اندر بند ہوکر رہ گئے۔ دو گھنٹہ بعد مولانا عطاء اللہ شاہ رحمہ اللہ کی تقریر ختم ہوئی اور مطلع صاف ہوا تو قادیانی حضرات باہر آسکے۔ خلیفہ صاحب اپنے مریدوں اور پولیس کے حفاظتی نرغہ میں اپنی قیام گاہ پر پہنچائے گئے۔ جہاں سے انہوں نے اپنے والد کی طرح بہت بے آبرو ہوکر راتوں رات بذریعہ ٹرین امرتسر سے کوچہ قادیان کا رُخ کیا۔

عین اس وقت جب کہ ''بندے ماترم ہال'' کے پاس قادیانیوں کے خلاف ہنگامہ رسوائی برپا تھا مسجد شیخ خیرالدین مرحوم میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ خلیفہ قادیان کے شایان شان ''استقبال'' کے طور پر عوام کے ایک بڑے مجمع کے سامنے قادیانی مذہب اور قادیانی سیاست دونوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر رہے تھے۔ [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۳۰ را پریل ۱۹۲۰ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)

بٹالہ، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں

(ستمبر و اکتوبر ۱۹۲۰ء)

واقعات امرتسر کے چند ماہ بعد ۱۸ر ستمبر ۱۹۲۰ء کو بٹالہ میں قادیانیوں نے جلسہ کیا۔ اور اعلان کیا کہ تقریروں کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا جائے گا۔ اہل بٹالہ نے مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو تکلیف دی۔ مگر آپ کی آمد کی خبر سن کر قادیانیوں نے موقع دینے کی ہمت نہ کی۔ (1) ہاں مولانا کے پہنچنے سے یہ فائدہ ہوا کہ اہل بٹالہ نے ایک فوری جوابی جلسے کا اہتمام کیا۔ اور قادیانیوں کی تردید ہاتھ کے ہاتھ ہوگئی۔

اس سے اگلے ماہ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں کئی جگہ تردیدی کام ہوا۔ سیالکوٹ میں زبردست جلسہ ہوا۔ ۲۲/۲۱ر اکتوبر کو گوجرانوالہ میں بڑی شان و شوکت سے جلسہ ہوا۔ دونوں جگہ مولانا نے قادیانیت کی پرزور تردید کی۔ اور قادیانی متکلمین کو دعوت مناظرہ بھی دی۔ مگر کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ (2) اسی اکتوبر میں ایک دلچسپ مناظرہ جھنگ کے اندر پیش آیا۔ جس کی روداد اگلی سطور میں ملاحظہ فرمائیے!

---

(1) ایضاً یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء

(2) ایضاً ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۰ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)

شہر جھنگ میں مناظرہ

(اکتوبر ۱۹۲۰ء)

جھنگ، مغربی پنجاب (پاکستان) میں فیصل آباد سے مغرب کی جانب ایک معروف ضلع اور شہر ہے۔ اس ضلع کے ایک مقام بدھوآنہ میں ۵/ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو احناف کے ساتھ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ کا ایک زبردست اور تاریخی مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ سے فارغ ہونے کے بعد شہر جھنگ کے معززین کے اصرار پر ۸/ اور ۹/ اکتوبر کی درمیانی رات کو مولانا نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک جم غفیر میں ''برکات اسلام'' کے موضوع پر ایک زبردست لیکچر دیا۔ اس دوران قادیانی حضرات بھی بحث و گفتگو کے لیے نامہ و پیام کر رہے تھے۔ اس لیے اخیر رات میں ان کو بھی سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ آغاز گفتگو سے پہلے مولانا امرتسری رحمۃ اللہ نے ردقادیانیت پر ایک پرزور، مدلل، پرلطف اور پر ظرافت تقریر فرمائی۔ تقریر مکمل ہو چکی تو ایک قادیانی بزرگ ہاتھ میں سوٹا لیے ہانپتے کانپتے کھڑے ہوئے۔ اور گفتگو شروع کی۔ لیکن شیر پنجاب کے خوف سے وہ اس قدر حواس باختہ تھے کہ کوئی ایک بات بھی قاعدہ کی نہ کہہ سکے۔ ان کی پوری گفتگو ایک صاحب حاجی نور حسین مقیم جھنگ نے مختصراً قلمبند کی ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ایسے حضرات بھی بحث و مناظرہ کے لیے قدم اٹھا لیتے تھے جنہیں نہ سخن فہمی کا شعور ہوتا تھا اور نہ اس بات سے واقفیت ہوتی تھی کہ ان کے فریق مقابل نے جو سوال یا دلیل پیش کی ہے اس کے مقابل میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ بہر حال اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ:

''کسی مرزائی نے شرمساری وخجالت کے مارے سر اونچا نہ کیا جن لوگوں میں نور ایمان تھا، اور انصاف وحقانیت کا مادہ موجود تھا انہوں نے مرزائی مذہب کو سمجھ لیا کہ حق پر نہیں ہے۔ اور بدنصیب لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے۔ چونکہ اس مختصر مگر باا ثر وصداقت آمیز مباحثہ سے حق اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باطل کا فیصلہ ہو گیا ہے اس لیے تمام مسلمان اس پر غور و خوض کریں گے۔ اور مرزائیوں کے پھندے و تاویلات رکیکہ میں نہیں آئیں گے۔'' (1)

(۲۰)

قادیان میں دوسرا اسلامی جلسہ

(مارچ ۱۹۲۱ء)

پچھلے صفحات میں ہم بتا چکے ہیں کہ قادیان کے مسلمانوں نے ایک اسلامی انجمن قائم کر کے ۲۴/۲۵ر نومبر ۱۹۱۷ء کو قادیان میں پہلی بار اسلامی جلسہ منعقد کیا تھا۔ اس جلسہ کی روداد اور اس کے اثرات و نتائج کا ذکر بھی ہم مختصراً کر آئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کا پروگرام یہ تھا کہ اسی طرح ہر سال ایک جلسے کا اہتمام کریں گے۔ مگر جب اگلے سال ۱۹۱۸ء میں اس جلسے کی تیاری شروع ہوئی تو قادیانی حضرات نے اپنے اثر و رسوخ، مسلسل تگ و دو، جھوٹی اطلاعات اور شرانگیز ریشہ دوانیوں کے ذریعہ حکومت کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ مسلمانوں کو جلسہ کرنے سے روک دے پھر ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء میں بھی یہی کیفیت برقرار رہی۔ اس وقت جنگ عظیم اول کے خاتمہ کے بعد سے ہندوستان میں جو شعلہ بار واقعات پیش آ رہے تھے، اور یہاں کے سیاسی اسٹیج پر جو ہنگامہ عدم تعاون اور طوفان خودسری برپا تھا اس نے اس طرح کی پابندیوں کے لیے یوں بھی راہ ہموار کر دی تھی۔ لیکن بعض سخت گیر اور تنگ نظر انگریز آفیسران کے تبادلے کے بعد ۱۹۲۱ء میں، قادیانیوں کی ہر چند تگ و دو اور ریشہ دوانیوں کے باوجود، قادیان کے مسلمانوں کو جلسہ کرنے کی اجازت مل ہی گئی۔

۱۹/۲۰/۲۱ر مارچ ۱۹۲۱ء کو بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ جلسہ ہوا۔ علماء اہلحدیث اور

---

(1) ایضاً ۳ر دسمبر ۱۹۲۰ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اکابرین دیوبند کا مشترکہ اجتماع تھا۔ علمائے کرام بڑی تعداد میں ۱۸/ مارچ ہی کو بٹالہ پہنچ چکے تھے۔ بٹالہ میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے جمعہ پڑھایا جمعہ کے بعد جلسہ ہوا۔ اس کے آگے جو کچھ ہوا۔ اس کی روداد کے لیے ہم مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے بیان کے جستہ جستہ اقتباسات پیش کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"۱۹/ مارچ کو گیارہ بجے دوپہر کو قافلہ قادیان میں پہنچا۔ قادیان اور اردگرد کے مسلمان وہاں جمع تھے۔ خلیفہ قادیان نے (اپنی) جماعت کو حکم دے رکھا تھا کہ قلعہ بند ہو جاؤ۔ مکانات، مساجد، باغ اور بہشتی مقبرہ حفاظت میں لے لیے گئے تھے۔ یہاں تک کہ مزار مرزا کو بھی ایک گنبد کے ساتھ ڈھانپا گیا تھا۔ اور لاٹھیوں اور ہاکیوں سے مسلح مریدین پہرے پر کھڑے تھے۔ نیز حکم تھا کہ جلسہ مسلمانان میں کوئی احمدی نہ جائے۔ سوائے سامعون (محررین رپورٹ) کے۔ [1]

"صدر جلسہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نائب مہتمم مدرسہ دیوبند مقرر ہوئے۔ سب سے پہلے میری تقریر تھی۔ جس کا عنوان تھا "مرزا صاحب اور ہم" اس میں میں نے بتایا کہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے کہ باہم متخالف (کلام) کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔ (لیکن) ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا سارا کلام ایسا (ہی) ہے۔ (اس کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے متعدد مثالوں کے ذریعہ مرزا صاحب کے کلام میں تضاد دکھلایا ہے۔) مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مسئلہ "حیات مسیح" پر متعدد تقریریں کیں...... مولوی عبدالسمیع صاحب دیوبندی نے بھی مرزا صاحب کی تردید اور بعض مسائل (ختم نبوت وغیرہ) پر تقریر کی مولوی انور شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند نے بھی "حیات مسیح" پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ میری دوسری تقریر تھی "قادیان اور ہم" اس میں میں نے قادیان کی فضیلت اور طاعون سے حفاظت کا وعدہ، پھر طاعون کا شیوع باقرار مرزا صاحب بڑی وضاحت سے ثابت کیا۔ اور مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے بھی مرزائی الہامات پر تقریر کی۔ بابو پیر بخش صاحب لاہور نے حیات مسیح کے متعلق ایک مطبوعہ تحریر پڑھی۔" [2]

---

[1] قادیانیوں کی سراسیمگی کا یہ عالم تھا کہ ٹین کے پیپے کثیر تعداد میں پانی سے بھروا کر رکھ لیے تھے کہ اگر آگ لگ جائے تو ان سے بجھا سکیں۔ دیکھئے اخبار اتحاد امرتسر جلد ۵ شمارہ ۱۵ تا ۱۷۔

[2] اخبار اہلحدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۲۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس جلسے میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی کل چار تقریریں ہوئیں جن میں سے ایک تقریر سکھ حضرات کے اصرار پر خاص ان کے لیے پنجابی زبان میں ہوئی۔ بقیہ تین تقریریں رد قادیانیت کے سلسلے میں ہوئیں۔ ❶

جلسہ سے لوگوں کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ تینوں دن صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک، دوپہر بعد ۲ بجے سے ۶ بجے تک اور رات میں ۸ بجے سے ۱۲ ایک بجے تک تقریریں ہوتی تھیں۔ پھر بھی عوام اکتانے کے بجائے ھل من مزید کی استدعا کرتے تھے۔ اس جلسے کی بابت مسلمان تو مسلمان قادیان کے ہندو بھی علی الاعلان کہتے تھے کہ مسلمانوں کا یہ جلسہ جس شان وشوکت اور امن ومحبت سے ہوا ہے۔ مرزا صاحب کے مریدوں کا ایسا جلسہ کبھی نہیں دیکھا۔ ❷

اس جلسہ کی تاریخوں کا اعلان ہوتے ہی قادیانیوں نے مختلف ڈھنگ سے اپنی جلوہ نمائیوں کا آغاز کر دیا تھا جوان کے خوف، اندیشے اور گھبراہٹ کی آئینہ دار تھیں۔ لدھیانہ کے پٹے ہوئے مناظر منشی قاسم علی سہ صدی نے تقریباً ایک ماہ پہلے اپنے اخبار ''الفاروق'' میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو ایام جلسہ میں مباحثہ کرنے کی دعوت دی۔ دعوت کا ملخص یہ تھا کہ جس مضمون پر لدھیانہ میں انعامی مباحثہ ہوا تھا۔ یعنی مرزا جی کا ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' جس کا مضمون یہ تھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اور مرزا جی میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا، اسی اشتہار کے مضمون پر پابندی شروط (قدیمہ وجدیدہ) بحث کرو۔ اور جیت جاؤ تو ایک سو روپے ہم سے انعام پاؤ۔

انعام کے لیے منشی صاحب نے اب کی دفعہ یہ صورت تجویز کی تھی کہ روپے کسی کے پاس امانت نہیں رکھے جائیں گے اور نہ شکست وفتح کے فیصلہ کے لیے کوئی حکم مقرر کیا جائے گا۔ بلکہ تیسرے دن آخری پرچہ سنا کر مولانا امرتسری رحمہ اللہ موکد بعذاب قسم کھائیں گے کہ مرزا صاحب کی وہ اشتہاری دعا ان کے بقول اللہ کے حکم سے تھی۔ انہیں اس کی قبولیت کا الہام ہوا تھا۔ اور اس کے مطابق وہ پہلے مر کر جھوٹے ثابت ہوئے۔ بس اس قسم کے کھا لینے پر انہیں ایک سو روپے

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھئے اخبار اتحاد امرتسر جلد ۵ شمارہ ۱۵ تا ۱۷۔

❷ ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انعام کے طور دے دیئے جائیں گے۔ لیکن اس تجویز کے ساتھ منشی قاسم علی صاحب نے ایسی ایسی پیش بندیاں بھی کر رکھی تھیں کہ روپے کسی حال میں نہ دینے پڑیں۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ تو اس قسم کے مواقع کی تلاش ہی میں رہتے تھے۔ آپ نے منشی جی کے تمام مطالبات تسلیم کرتے ہوئے صرف ایک شرط پیش کی کہ اپنے خلیفہ سے نیابت حاصل کر کے آؤ۔۔ اور ہمت ہے تو مرد میدان بنو۔ ع

ورنہ خاموش کہ ایں شوروفغاں چیزے نیست [1]

بہرحال ان ساری دھما چوکڑیوں کے باوجود وقت پر منشی قاسم علی اور ان کے رفقاء کو سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ہاں! ان حضرات نے چند اشتہارات البتہ شائع کیے جن کا مضمون یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب دل سے حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل ہیں۔ مگر اوپر اوپر سے لوگوں میں حیات مسیح کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر سچے ہیں تو موکد بعذاب قسم کھائیں اور دو سو روپے انعام لیں۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ جانتے تھے کہ یہ عوام کو ذہنی انتشار اور شک و تذبذب میں مبتلا کرنے کے لیے قادیانیوں کی پرفریب چال ہے۔ اس لیے آپ نے جلسہ عام میں اعلان کیا کہ اگر منشی قاسم علی (قادیانی سرگروہ) جناب ڈپٹی صاحب کے پاس روپے رکھ دیں تو میں قسم کھانے کے لیے تیار ہوں۔ اس اعلان کے بعد جوں توں کر کے منشی قاسم علی نے ڈپٹی صاحب کے پاس کانپتے ہوئے ہاتھوں سے دو سو روپے رکھ دیئے۔ مگر چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اور ادھر ادھر کی باتیں بنانی شروع کر دیں۔ مولانا نے کہا کہ تم نوعیت عذاب اور مدت عذاب کی تعیین کرو اور میں قسم کھاتا ہوں۔ لیکن منشی صاحب نے اس سے انکار کر دیا۔ اور انعامی رقم واپس لے لی۔ یہ واقعہ ۲۱ رمارچ کو دن میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی تقریر کے دوران پیش آیا تھا۔ آپ کے بعد مولانا سیالکوٹی نے خاص اسی قسم اور تعیین نوعیت و مدت عذاب پر پرمغز تقریر کی۔ اس تقریر کے دوران مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اٹھ کر فرمایا۔

''اچھا روپیہ دینے کو تو یہ شرط شروط لگاتے ہیں میں بغیر روپیہ لیے ہی ان کی تسلی کیے دیتا

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۵ رمارچ ۱۹۲۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں......(اس کے بعد آپ نے فرمایا) میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔اور مرزا اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔''

آپ کے بعد مولانا سیالکوٹی نے بھی ایسے ہی الفاظ میں قسم کھائی۔اور کہا کہ جن تیس دجالوں کی خبر حدیث میں وارد ہے، ان میں سے ایک ہم مرزا صاحب کو مانتے ہیں کہ وہ بھی انہیں کی طرح جھوٹا ہے۔

ان دونوں بزرگوں...... مولانا امرتسری رحمہ اللہ اور مولانا سیالکوٹی...... کا قسم کھانا تھا کہ سارے جلسہ میں شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔اور قادیانیوں کا حال ان کی تمام تر چلتر بازیوں کے باوجود یہ ہوا کہ فغلبوا هنالك وانقلبوا صاغرين. (وہیں کے وہیں مغلوب ہو کر رہ گئے۔ اور ذلیل وخوار ہو کر واپس پلٹے)۔ ❶

قادیانی حضرات نے اپنی ان چالبازوں سے جو توقعات قائم کر رکھی تھیں وہ مولانا کی مومنانہ بصیرت اور حکمت عملی کے سبب الٹ کر رہ گئیں۔مولانا امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

''جب ہمارے قسم کھانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا تو بمصداق آیت ورایت الناس يدخلون في دين الله افواجا. لوگ جوق در جوق توبہ کرنے کو آتے تھے۔'' ❷

گردوپیش کے لوگوں پر اس جلسہ کا جو اثر ہوا وہ ایک بزرگ مولوی میر محمد صاحب ساکن بھانبڑی ضلع گورداسپور کی زبانی سنئے۔لکھتے ہیں۔

موضع کوٹ ارایاں، وٹھیکری والا، وچوہدری والا، وتاڑی راجپوتاں، وکاہنووان، وکیڑی، ودرجوا، وبھٹیاں، وموضع برائے، وملک پور، وبٹالہ، دسری گوبند پور اور خصوصاً بھاڑی اور ارد گرد قادیان وغیرہ وغیرہ بعض گاؤں میں تو عاجز کا گذر ہوا۔اور بعض گاؤں کے لوگوں سے ملاقات ہوئی لوگوں کے بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ قادیانی گروہ کو اب یہ لوگ بہ نسبت پہلے کے سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے اور یاد کرتے ہیں۔اور بعد اس کے یہ عاجز قصبہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور میں اسلامیہ جلسہ میں حاضر ہوا۔اور اس علاقہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔گفتگو

---

❶ دیکھئے اخبار اہلحدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۲۱ء واخبار اتحاد امرتسر جلد ۱۵ تا ۱۷۔

❷ اخبار اہلحدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۲۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ لوگ قادیانی گروہ کو بالکل باطل راستے پر خیال کرتے ہیں۔ خاکسار کے خیال میں قادیانی گروہ کا اثر گردونواح قادیان میں روپیہ میں ایک آنہ باقی رہ گیا ہے۔ اگر اسی دھوم دھام سے محمدی جلسے لوگوں کے نصیب ہوتے رہے۔ اور علماء کرام خصوصاً جناب فاتح قادیان اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی جلسہ میں تشریف لاتے رہے تو قادیانی گروہ کا اثر گردونواح قادیان میں دامن جھاڑ کر، خیر باد کہہ کر آنسو گراتا ہوا رخصت ہو جائے گا۔'' ❶

یہی صاحب ایک اور مراسلے میں موضع کاہنووان کی بابت وہاں کے لوگوں سے اپنی گفتگو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ کے قصبہ میں کس قدر احمدی لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بیس آدمی مستقل تھے۔ اور مذبذب کئی آدمی تھے۔ لیکن جلسہ محمدی (قادیان) کے بعد تمام لوگوں نے توبہ کی۔ مگر ایک مذبذب رہا۔ امید ہے کہ وہ بھی توبہ کر جائے گا۔'' ❷

(۲۱)

مالیر کوٹلہ میں دو مناظرے

(مارچ و اپریل ۱۹۲۱ء)

مالیر کوٹلہ مشرقی پنجاب (ہند) کے ضلع سنگرور کا ایک معروف مقام ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے اسے ایک ریاست کی حیثیت حاصل تھی۔ اور اس پر ایک مسلم خاندان حکمران تھا۔ خاندان ریاست کے ایک فرد میاں محمد علی خان تھے۔ جو مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ پیچ در پیچ رشتوں میں گتھے ہوئے تھے۔ یہ حضرت اتنے پرجوش قادیانی تھے کہ مالیر کوٹلہ چھوڑ کر قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے خاندان کی بیگمات میں سے سب سے اہم شخصیت کو جو بو صاحبہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ والی ریاست کی خالہ اور چچی تھیں۔ اور شیعہ مذہب رکھتی

---

❶ ایضاً ۲۲ر جولائی ۱۹۲۱ء۔ ❷ ایضاً ۴ر نومبر ۱۹۲۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھیں...... اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ وہ خاندان کی دیگر بیگمات کو قادیانیت سے "مستفیض" کریں۔ بو صاحبہ نے جواب دیا کہ میں علماء کو بلا کر مباحثہ کرانے کے بعد صحیح رائے قائم کرسکوں گی۔

ان کی اس تجویز پر ۲۸ رمارچ ۱۹۲۱ء کو ان کی پس پردہ موجودگی میں مناظرہ ہوا۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ اسلامی مناظر کی حیثیت سے مدعو تھے۔ بو صاحبہ کے ساتھ دیگر مستورات بھی تھیں۔ اندر سے سوال آیا کہ "حضرت عیسیٰ کی زندگی کا کیا ثبوت ہے"؟ اس پر دو پہر تک بحث ہوتی رہی۔ اس کے بعد پوچھا گیا کہ "سچے ملہموں کی صداقت معلوم کرنے کے کیا معیار ہیں"؟ اس کے جواب میں صداقت کے معیار مقرر کر کے ان پر مرزا صاحب جانچے گئے۔ اور جھوٹے ثابت ہوئے۔ اہل اسلام کو کافی کامیابی ہوئی۔

خاتمہ گفتگو پر میاں محمد علی خان کے منہ سے نکل گیا کہ ہم پبلک مباحثہ کرنے پر تیار ہیں۔ ادھر سے ان کے بھتیجے احسان علی خان (شیعہ) نے کہا: پبلک مباحثہ کا میں ذمہ دار ہوتا ہوں۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا۔ آپ کب وقت دے سکتے ہیں؟ "مولانا نے کہا:" میری طرف سے کل ہی سے شروع کر لیجئے۔ لیکن قادیانی فریق نے عذرات پیش کیے۔ آخر ۱۳/۱۴/۱۵/ اپریل ۱۹۲۱ء کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔

مولانا امرتسری رحمہ اللہ ۱۲/ اپریل کو مالیر کوٹلہ پہنچ گئے۔ قادیانیوں نے "باعزت فرار" کے لیے مبحث اور شرائط طے کرنے میں ایسی ایسی اڑچنیں ڈالیں کہ چار روز تک شرائط اور مبحث ہی کا تصفیہ ہوتا رہا۔ اور بالآخر ان کی متعدد غیر منصفانہ شرطیں مان لی گئیں۔ تاکہ مناظرہ شروع ہو سکے۔

۱۷/ اپریل کو مناظرہ شروع ہوا۔ مباحث یہ تھے۔

① ...... حیات مسیح

② ...... معیار صداقت مامورین

③ ...... پیشینگوئیوں پر اصولی بحث

④ ...... صداقت مرزا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑤...... مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ تین روز تک مناظرہ ہوتا رہا۔ قادیانی حضرات کی وہی بلکہ اس سے بھی ابتر کیفیت رہی جو پچھلے مناظروں اور مباحثوں میں رہا کرتی تھی۔ چونکہ قادیانیوں نے حکم کا تقرر کسی بھی طرح منظور نہ کیا تھا اس لیے یہ طے ہوا کہ طرفین کی تحریریں شائع کر کے فیصلہ ناظرین وقارئین پر چھوڑ دیا جائے۔ ❶ معلوم نہیں یہ تحریریں شائع ہوئیں یا نہیں؟ لیکن مناظرہ سننے والوں کا متفقہ بیان جو چالیس حضرات کے دستخط سے شائع ہوا ہے اس میں اس مناظرہ کا نتیجہ یوں بیان کیا گیا ہے۔

"ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو سخت شکست ہوئی۔" ❷

اور مالیر کوٹلہ کے مفتی صاحب کا بیان یہ ہے کہ:

"عام پبلک اہل اسلام بلکہ ہنود نے بھی جو بکثرت اس مباحثہ میں شریک رہے، یہ رائے قائم کی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب غالب رہے۔ اور جماعت قادیانی مغلوب رہی...... اور جو مقصود اس مباحثہ میں تھا کہ عوام الناس قادیانیوں کے دھوکہ میں نہ آویں وہ حاصل ہو گیا۔" ❸

㉒

جہلم میں تردید اور کپورتھلہ میں مناظرہ

(اپریل مئی اور ستمبر ۱۹۲۱ء)

۳۰ر اپریل اور یکم مئی ۱۹۲۱ء کو انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ اجلاس ہوا۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ اور مولانا سیالکوٹی نے مختلف عنوانات کے علاوہ رد قادیانیت پر بھی تقریریں کیں۔ اور سوال وجواب کے مواقع بھی دیئے۔ لیکن قادیانی حضرات اس طرح خاموش رہے گویا وہ شہر میں ہیں ہی نہیں۔ ❹

---

❶ پوری تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۲/۲۹ر اپریل ۱۹۲۱ء۔

❷ ایضاً ۲۰ر مئی ۱۹۲۱ء۔ ❸ ایضاً ایضاً۔

❹ ایضاً ۱۳ر مئی ۱۹۲۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وسط ستمبر ۱۹۲۱ء میں (غالباً ۱۷ یا ۱۸ تاریخ کو) ریاست کپورتھلہ میں قادیانی مسلم مناظرہ ہوا۔ کپورتھلہ ایک غیر مسلم ریاست تھی، جسے اب ضلع کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ امرتسر کے مشرق میں واقع ہے۔ یہاں کے مدار الہام (وزیر اعظم) ایک مسلمان (میاں عبدالحمید صاحب) تھے۔ مناظرہ انہیں کے زیر اہتمام انہیں کی کوٹھی پر ہوا تھا۔ موصوف خود سوال کرتے اور جواب طلب فرماتے تھے۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ قادیانیوں کے بالمقابل تھے۔ مباحثہ میں حق کی بین فتح ہوئی۔ مذبذبین اور غیر جانبداروں کو بہت فائدہ ہوا۔ ❶

(۲۳)

قادیان میں تیسرا اسلامی جلسہ

(مارچ ۱۹۲۲ء)

۲۵/۲۶/۲۷/مارچ ۱۹۲۲ء کو قادیان میں سابقہ روایات اور پچھلی شان و شوکت کے ساتھ پھر اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ پچھلے جلسہ کے برعکس اس جلسہ میں قادیانیوں نے بھرپور شرکت کی۔ اور والغوا فیہ لعلکم تغلبون پر عمل کرتے ہوئے دوران تقریر کافی شور مچایا ماضی قریب ہی میں ننکانہ میں سکھوں کے آپسی کشت و خون اور دار و گیر کے واقعات گذر چکے تھے۔ اس لیے جب شور زیادہ ہوا تو ان سے کہا گیا کہ اگر فساد کی نیت ہے تو پنجاب کے مقام ننکانہ کا نقشہ ذہن میں جما لو۔ اس آواز کا ایسا اثر ہوا کہ غیر معمولی خاموشی ہوگئی۔

اس دفعہ خلیفہ قادیان بھی میدان میں آئے۔ کئی ایک اشتہار شائع کیے۔ جن کے جوابات فوراً جلسہ ہی میں دیئے جاتے رہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جناب نے علماء کو مباہلہ اور مباحثہ...... یا ان کے اپنے الفاظ میں تبادلہ خیالات...... دونوں کی دعوت دی۔ یہاں دیر ہی کیا تھی۔ سب سے پہلے اہلحدیث کانفرنس کے واعظ و مبلغ متعینہ قادیان و نواح قادیان

---

❶ ایضاً ۱۴/ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مولوی میر محمد صاحب اٹھے کہ میں اپنے نو بیٹوں اور دو بیویوں سمیت مباہلہ کرنے کو حاضر ہوئے۔ پھر دیگر علمائے کرام یکے بعد دیگرے اٹھتے چلے گئے یہاں تک کہ پورے بائیس اصحاب نے اعلان کیا کہ ہم مباہلہ کرنے کو حاضر ہیں۔ کسی مرزائی نے آواز دی کہ شیر پنجاب...... مولانا امرتسری رحمہ اللہ کیوں نہیں پیش ہوتا۔ مولانا نے فرمایا: میرا فیصلہ باپ سے ہو چکا ہے جو اصل مدعی تھا۔ بعد ڈگری پانے کے اب نئے سرے سے بیٹے سے میں کیوں کروں؟ اس سے باپ کی ہتک لازم آتی ہے۔"

مباحثہ کے لیے بھی منظور دی گئی۔ اور شرط رکھی گئی کہ کوئی مسلم آدمی منصف ہو۔ جس کے فیصلے سے آئندہ کو بحث ختم کی جائے۔ مگر خلیفہ صاحب کی اشتہار بازی کا مقصود، واقعی مقابلہ کرنا نہ تھا، بلکہ مریدوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسائے رکھنے کے لیے یہ محض ایک چال تھی۔ اس لیے میاں محمود دونوں مقابلوں...... مباہلہ اور مباحثہ...... کو مختلف حیلوں سے ٹال گئے۔ ع

خود سوئے ماندید، حیارا بہانہ ساخت

لدھیانہ کے پٹے ہوئے کھلاڑی منشی قاسم علی پھر بڑے جوش سے اٹھے کہ اگر مولوی ثناء اللہ میرے پیش کردہ الفاظ میں قسم کھا جائیں کہ مرزا صاحب کی کوئی ایک پیشنگوئی بھی جھوٹی ہوئی ہے تو میں پانچ سو روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا نے فرمایا: بہت اچھا روپیہ ڈپٹی صاحب کے پاس رکھیے۔ یہ سنتے ہی منشی صاحب روپیہ لینے کو بھاگے ہوئے گئے۔ مگر واپس نہ آئے۔

ایام جلسہ ہی میں قادیانیوں نے اعلان کیا کہ ہماری مسجد میں جلسہ ہوگا۔ جس میں سوال کرنے کی اجازت ہوگی۔ یہ خوش خبری سن کر اہلحدیث کانفرنس کے دو واعظ ان کے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ ان کی تقریر کے سلسلے میں ایک حوالہ طلب کیا۔ وہ بیچارے ورق گردانی ہی کرتے رہ گئے۔ اس پر اہل اسلام نقارۂ فتح بجاتے ہوئے واپس آگئے۔ [1]

اس اسلامی جلسہ قادیان کے بعد اہلحدیث کانفرنس کے ایک مبلغ مولوی عبدالرحیم شاہ صاحب نے قادیان کے گردو پیش کے تین مقامات دیال گڑھ، ملک پور، اور گودر پور کا دورہ کرنے کے بعد جو رپورٹ بھیجی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ وہاں کے لوگوں نے بیک زبان یہ بیان کیا کہ:

---

[1] اخبار اہلحدیث امرتسر ۷/ اپریل ۱۹۲۲ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''مرزائی جو وسوسے سال بھر میں لوگوں کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں وہ اس جلسہ سے یوں دور ہو جاتے ہیں۔ جیسا لاحول سے شیطان دور ہو جاتا ہے...... اگر کچھ مدت جلسہ قادیان ہوتا رہا تو قادیان میں بھی بجائے مرزائیت، محمدیت کی آواز آنے لگ جائے گی۔'' ❶

اسی طرح اہلحدیث کانفرنس کے ایک دوسرے مبلغ مولوی محمد امین صاحب نے چھ مقامات، بہادر حسین، مانیاں، ڈلہ، فتح گڈھ چوڑیاں، چہ برائی اور دھرم کوٹ کے لوگوں سے ملاقات کے بعد ان کے تاثرات قلمبند کیے ہیں کہ:

''مرزائی، اسلامی جلسہ کے اثر کی وجہ سے خاموش ہو گئے ہیں...... جس قدر مرزائیوں نے سال بھر کوشش کی تھی اس ایک ہی جلسہ نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے...... ڈلہ کے مرزائی جنگ وجدل کی تیاریاں کر رہے ہیں۔'' ❷

(۲۴)

فیروز پور، بیری اور گوجرانوالہ میں مناظرے اور جگہ جگہ تردیدی سرگرمیاں

(جون، ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۲۲ء)

فیروز پور میں ۳/جون ۱۹۲۲ء کو ایک صاحب کی کوٹھی پر...... جو وہاں محکمہ نہر کے افسر تھے...... ایک مناظرہ ہوا۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے بالمقابل منشی فرزند علی صاحب تشریف فرما تھے۔ مرزا صاحب کی صداقت زیر بحث تھی۔ ۵/گھنٹے تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانی مناظر کے پیش کردہ دلائل کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے مرزا صاحب کی وہ پیشینگوئیاں پیش کیں جن کے ٹھیک ٹھیک وقوع پر مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا دار ومدار رکھا تھا۔ مثلاً

---

❷ ایضاً ایضاً۔ ❸ اہلحدیث امرتسر ۵/مئی ۱۹۲۲ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آسمانی منکوحہ کے خاوند سلطان محمد کی موت کی پیشینگوئی وغیرہ آپ نے دکھلایا کہ ان پیشینگوئیوں کے عدم وقوع سے مرزا صاحب خود اپنے مقرر کئے ہوئے اصول کے مطابق جھوٹے ثابت ہوئے۔

قادیانی مناظر مولانا کے پیش کردہ استدلال کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت اچھا ہوا۔ ❶

اسی ماہ جون میں ۳۰ رتاریخ کو بیری میں مناظرہ ہوا۔ بیری، تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ، پنجاب (پاکستان) کے ایک گاؤں کا نام ہے۔ وہاں مرزائی مبلغوں نے کچھ اثر دکھایا۔ تو دردمندان اسلام نے علماء کرام کو بلایا۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ مناظر مقرر ہوئے۔ مقابل میں حافظ روشن علی قادیانی تھے۔ یہی صاحب مالیر کوٹلہ میں بھی مولانا کے بالمقابل پیش آئے تھے۔ اور شکست سے ''سرفراز'' ہوئے تھے۔

مباحثہ دو مضامین پر ہوا۔ ایک صداقت مرزا، اور دوسرا حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام دلچسپ بات یہ ہوئی کہ حافظ روشن علی نے کہا کہ ہم مدعی ہیں اس لیے پہلی اور آخری تقریر ہماری ہوگی۔ مولانا نے فرمایا یہ اصول مناظرہ کی رو سے صحیح ہے مگر مرزا صاحب کی سنت کے خلاف ہے۔ پھر آپ نے تبلیغ رسالت ص ۷ کے حوالہ سے اپنا یہ دعویٰ ثابت کیا۔ حافظ روشن علی نے معمولی سی چوں چاں کے بعد بات مان لی۔ اور مولانا نے اپنی تقریر شروع کی۔ تقریر کے بعد تھوڑی سی زدوخورد ہوئی۔ اور حافظ نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس مباحثہ کا اثر یہ ہوا کہ دو آدمیوں نے (اور بروایت سیرت ثنائی ص ۳۳۷ چھ آدمیوں نے) توبہ کی۔ اور جس قادیانی ملانے موضع بیری میں اس فتنے کی تخم ریزی کی تھی اسے لوگوں نے وہاں سے نکال دیا۔ ❷

جلسہ قادیان کے بعد ان دو اہم مناظروں کے علاوہ اور بھی کی تردیدی جلسے اور چھوٹے بڑے مناظرے پیش آئے۔ ۲۲/۲۳/۲۴/۲۵ ستمبر ۱۹۲۲ء کو بٹالہ میں...... جو قادیان سے صرف گیارہ میل کے فاصلے پر ہے اور قادیان کا ریلوے اسٹیشن بھی ہے...... تردید قادیانیت کے سلسلے

---

❶ ایضاً ۱۶ رجون ۱۹۲۲ء۔ ❷ اہلحدیث امرتسر ۱۴ رجولائی ۱۹۲۲ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں بڑا پرزور جلسہ ہوا۔ ❶ مولانا اس جلسے کے روح رواں تھے۔ مگر علالت کے باعث شریک نہ ہو سکے تھے۔ ❷

۲۸/۲۹/ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو شہر گجرات (پنجاب، پاکستان) میں بڑی دھوم سے جلسہ ہوا۔ قادیانی حضرات کو دعوت مباحثہ دی گئی۔ مگر سامنے نہ آئے۔ ❸

ازاں بعد گوجرانوالہ، وزیر آباد، قصور وغیرہ میں یکے بعد دیگرے جلسے ہوئے، اور ہر جگہ یہی حال رہا۔ صرف گوجرانوالہ میں (جس کے جلسے ۴/۵/ نومبر ۱۹۲۲ء کو ہوئے) مولوی غلام رسول راجیکی، قادیانی مناظر کی حیثیت سے تشریف لائے۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہمیشہ ہوا کرتا تھا۔ ❹

---

❶ ایضاً ۲۹/ ستمبر ۱۹۲۲ء ❷ ایضاً ۱۳/ اکتوبر ۱۹۲۲ء

❸ ایضاً ۱۰/ نومبر ۱۹۲۲ء ❹ ایضاً ۱۷/ نومبر ۱۹۲۲ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)

دو مہینے حیدر آباد دکن میں

(جنوری، فروری، مارچ ۱۹۲۳ء)

جیسا کہ معلوم ہے ستمبر ۱۹۴۸ء سے پہلے تک حیدر آباد دکن ایک مسلم ریاست تھی جس پر ایک طویل عرصے سے خاندان آصفیہ کی حکمرانی چلی آرہی تھی۔ یہاں کے مخصوص دینی حالات کے سبب مولانا امرتسری کو یہاں مدعو کیا گیا۔ آپ ۱۶/ جنوری ۱۹۲۳ء کو وہاں تشریف لے گئے۔ اور دو ماہ بعد ۱۶/ مارچ ۱۹۲۳ء کو امرتسر واپس ہوئے۔ سفر کے دوران اور سفر کے بعد آپ نے متعدد مضامین میں اس سفر کے پس منظر، غرض و غایت اور حالات و اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔ ذیل میں ہم ان تمام مضامین کے مجموعہ سے اختصار کے ساتھ اس سفر کی مصروفیات کا ایک خاکہ پیش کر رہے ہیں۔ مولانا لکھتے ہیں۔

"ریاست حیدر آباد دکن باوجود ایک اسلامی ریاست ہونے کے عام طور پر مذہبی مسائل سے لوگ بے خبر ہیں۔ بے خبری کا نتیجہ ظاہر ہے۔ قادیانی تصنیفات کا اثر ریاست کے بعض عہدہ داروں پر بڑا اثر پڑا تو ان کی تحریک سے ماتحتوں میں بھی آیا۔ یہاں تک کہ اچھی خاصی تعداد ریاست حیدر آباد دکن میں قادیانی نبوت کی امت کی بن گئی...... سکندر آباد متصل حیدر آباد کے ایک سوداگر عبد اللہ الہ دین صاحب ۱۹۱۵ء میں قادیانی نبی کے امتی ہو گئے۔ یہ صاحب اپنے خیال کے بڑے پکے راسخ ہیں۔ قادیانی ہوتے ہی انہوں نے ان کو ہر قسم کی قوت پہنچانی شروع کی کبھی کوئی رسالہ ہے، کبھی کوئی اشتہار ہے۔ کبھی دعوت مناظرہ ہے تو کبھی دعوت مباہلہ۔ اس لیے حیدر آباد اور سکندر آباد وغیرہ کے مسلمان بہت تنگ ہوئے کہ آئے دن کی چھیڑ چھاڑ سے نجات کیوں کر ملے۔ آخر انہوں نے نجات اسی میں سمجھی کہ امرتسر سے اسی کو بلائیں جو جناب مرزا صاحب کی ٹکر کھائے ہوئے ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا صاحب اس کی ٹکر سے دار الفنا چھوڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کا ایک معتمد، جلسہ اہلحدیث کانفرنس دہلی منعقدہ ۹،۱۰ر دسمبر (۱۹۲۲ء) میں پہنچا کہ مجھے لے چلے۔ ان دنوں تو میں نے علالت طبع کا عذر کیا۔ آخر تقاضا پر تقاضا سے بمجبوری ۱۳/ جنوری ۱۹۲۳ء کو چل پڑا۔ ۱۶ر کو پہنچ کر قیام سکندر آباد میں کیا۔ میرے ساتھ امرتسر سے مولوی محمد امین، اور دہلی سے مولوی محمد صاحب جونا گڑھی بھی پہنچے۔'' ❶

''مرزا صاحب کا ایک الہام ہے انی مھین من اراد اھانتک (جو کوئی تیری (مرزا کی) اہانت کا ارادہ کرے گا (یعنی وقوع میں بھی نہیں محض ارادہ پر) میں اس کو ذلیل کروں گا) اس الہام کا مقابلہ میں بتعلیم القرآن مجید عرصے سے مجھے القاء ہے کہ انی معین من اراد اھانتہ یعنی میں (خدا) اس کی مدد کروں گا جو مرزا (مدعی مسیحیت) کی تردید کرے گا جس پر اس کی اہانت خود بخود لازم آجائے۔ چونکہ اصل بات یہی ہے کہ میں تردید مرزا کے لیے (حیدر آباد دکن) گیا تھا۔ اس لیے اسٹیشن پر مذکورہ دو فقروں کا میں مقابلہ دیکھتا تھا...... پھر آخر کیا ہوا؟ اس کا گواہ خود ایک مرزائی مبلغ غلام احمد (ہیرالال) ہے جو اسٹیشن پر نظارہ دیکھ رہا تھا...... کہ مخلوق الٰہی مصافحہ کرنے کو ٹوٹ رہی ہے جن کا نظارہ دیکھ کر در و دیوار سے آواز آرہی تھی۔ انی معین من اراد اھانتہ بالکل سچا القاء ہے۔'' ❷

''چھاؤنی سکندر آباد (متصل حیدر آباد) میں ایک خاندان ہے جس کا نام ہے ''علاء الدین خاندان'' اس خاندان کے چار بھائیوں میں سب سے بڑا بھائی سیٹھ عبداللہ ہے۔ جو مرزا صاحب کا مصدق (احمدی) ہے۔ (جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے) باقی تینوں بھائی خاں صاحب احمد، غلام حسین، قاسم علی صاحبان یہ محمدی سنی ہیں۔ ان بھائیوں میں قادیانی مذہب کے متعلق تکرار رہتی تھی۔ ابھی

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۲۳ر فروری ۱۹۲۳ء ❷ ایضاً ۲۳ر مارچ ۱۹۲۳ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمارے عام جلسہ ہائے وعظ شروع نہیں ہوئے تھے کہ ایک روز قبل، (۱۸ر جنوری ۱۹۲۳ء کو) ان بھائیوں نے چاہا کہ اپنے مکان پر خاص مجلس میں گفتگو سنیں۔ چنانچہ چاروں برادران کے علاوہ ان کے ماموں حاجی پیر محمد وغیرہ اور دو تین ممبران انجمن سکندر آباد بھی شریک مجلس تھے۔ وہاں پر پہلے گفتگو آخری فیصلہ والے اشتہار پر چلی۔ ان تینوں بھائیوں میں سے اوّل الذکر گویا اس خانگی مجلس کے صدر تھے۔ ایک ایک سوال کا جواب لیتے جاتے تھے۔ جب قادیانیوں کے جواب میں ۱۳ر جون ۱۹۰۷ء کا اخبار بدر میں نے پیش کیا کہ اس میں مرزا صاحب اپنی دعا کو بحال رکھ کر میری موت کے منتظر ہیں۔ اس کا جواب خان صاحب نے قادیانی پارٹی سے اس کی تردید کا بارہا مانگا۔ مگر وہ نہ دے سکے۔ جب بارہا مانگنے پر بھی نہ دے سکے تو آخر خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ اچھا، اسے چھوڑیئے! یہ لوگ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مباہلہ کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: میں تیار ہوں۔ مگر مباہلہ کا اثر مجھ پر فوراً اثر ہونا چاہیے۔ اس دعویٰ کی دلیل میں نے تفسیر معالم التنزیل سے ایک مرفوع روایت پیش کی۔ (اس کے معنی پر بحث ہوئی۔ دوسرے روز خان صاحب نے جامعہ عثمانیہ کے علماء سے اس کے معنی دریافت کیے۔ ان سب نے بالاتفاق وہی معنی بتایا جو میں نے بتایا تھا۔) (1)

''۱۹ر جنوری (۱۹۲۳ء) سے ہماری تقریریں عام جلسوں میں شروع ہوئیں، چند روز تک مولوی محمد صاحب دہلوی میرے ساتھ رہے۔ آپ توحید و سنت پر مضامین بیان کرتے تھے، اور میں قادیانی مذہب پر جب آپ مجھ سے جدا ہو کر مدراس وغیرہ مقامات کو چلے گئے تو اب میں اکیلا ہی رہ گیا جو دونوں مضامین بیان کرتا تھا۔ چونکہ عام رائے قادیانی مضامین سننے کی زیادہ خواہش مند تھی اس لیے زیادہ وقت اسی کام پر خرچ ہوتا رہا۔'' (2)

''۱۹ر جنوری کو پہلا جلسہ وعظ (سکندر آباد میں) ہوا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد

---

(1) ایضاً ایضاً، قوسین کی عبارت کے الفاظ ہمارے ہیں، صرف مفہوم مولانا کا ہے۔

(2) ایضاً ۳۰ر مارچ ۱۹۲۳ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں مسلمانان حیدر آباد شریک تھے۔ بس اُس ایک تقریر کا غلغلہ اٹھا کہ اُس کے بعد (۳/مارچ سے پہلے تک) سکندر آباد کی باری نہ آسکی۔ بلدہ حیدر آباد اور بیرون بلدہ میں جلسے ہوتے رہے۔ ۳/مارچ تک مختلف مقامات پر ۲۴ (اور ۳/مارچ کا سکندر آباد والا اجلاس ملا کر ۲۵) جلسہ ہائے وعظ ہوئے۔ (اس کے بعد مولانا کم وبیش دس دن علاقہ حیدر آباد میں مزید ٹھہرے رہے) لیکن دس دنوں کے جلسوں کی تعداد کا علم کسی ذریعہ سے نہ ہو سکا۔ ص) (ان جلسوں میں) میں اعلان کرتا رہا کہ میں قادیانی نبی کی تردید نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے ملفوظات آپ تک پہنچاتا ہوں۔ بس کتب مرزا سے حوالہ جات پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے۔ (بلکہ بعض اوقات کسی اور شخص کے ہاتھ میں کتاب دے کر پڑھوا دیے جاتے۔ ان میں تعارض ہوتا تو لوگ خود بخود سمجھ جاتے۔ غلطی ہوتی تو معلوم کر لیتے) حیدر آبادی پبلک قادیانی نبی کا کلام سن کر حیرانی میں بزبان حال کہتی ہے۔ ع

آنچہ می شنوم بہ بیداری ست یا رب یا بخواب

کیا کوئی شخص کلمہ اسلام منہ پر لا کر ایسے ایسے الفاظ منہ سے نکال سکتا ہے۔ مثلاً قول مرزا

آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام ❶
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے

(نزول المسیح ص ۹۹ وروحانی خزائن، ص ۴۷۷، ج ۱۸)

"(میں نے یہاں) آکر دیکھا کہ قادیانی مضامین سننے کا لوگوں میں بے حد شوق ہے۔ جلسوں میں ہزار ہا آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے۔ ایسا کہ معمولی آواز کا اتنی دور پہنچنا مشکل ہے۔ پھر لطف یہ کہ اس ہجوم میں ہر مذہب وملت کے لوگ ہوتے، مسلم، غیر مسلم، مقلد، غیر مقلد، شیعہ، سنی، حتیٰ کہ مہدوی ❷ بھی بکثرت شریک ہوتے ہیں۔" ❸

---

❶ ایضاً ۱۶/مارچ ۱۹/۲۳ء۔

❷ سید محمد جونپوری ایک مدعی مہدویت گزرے ہیں۔ ان کو مہدی ماننے والی جماعت مہدوی کہلاتی ہے۔

❸ اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"میری تقریروں سے مسلمانوں کو ایسی دلچسپی ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں جلسہ میں آتے۔ اور تقریر کے علاوہ سینکڑوں کتابیں میری تصنیف تردید قادیانی کی خریدتے۔ اور بزبان قال کھلا کہتے کہ ہم پر اللہ نے بڑا فضل کیا۔ ورنہ ہم تو بے خبری میں پھنس جاتے۔ ❶ ان کو حیرت ہوتی کہ اس قسم کے اقوال مرزا ہم سے چھپائے رکھے (گئے) تھے۔" ❷

"ان تقریروں میں میں نے مسلمانان حیدر آباد دکن کو توجہ دلائی کہ یہاں ایسی بڑی ذی شان اسلامی ریاست میں اس جھگڑے کا فیصلہ نہ ہوا تو کہاں ہوگا؟ حضور نظام خلد اللہ ملکہ اس کام کو دینی خدمت جان کر متوجہ ہو کر مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی پر فریقین کی تقریریں سنیں، جو تحریری کی جائیں۔ جہاں پہنچ کر معلومات کا ذخیرہ کافی فراہم ہو جائے تقریریں ختم کرا کر فیصلہ لکھ دیں...... لیکن اس فیصلہ کا اثر یہ نہ ہوگا کہ فریق مغلوب کو غالب کا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ کیونکہ ایسا کرنا آیت قرآنی **لا اکراہ فی الدین** (دین کے بارے میں جبر کرنا جائز نہیں) کے خلاف ہے۔

اس تحریک کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری بے خبری ہی میں حیدر آبادی مسلمانوں نے حضور نظام کی خدمت میں درخواست دی کہ قادیانی مذہب کے متعلق گفتگو کرا کر فیصلہ کیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں میں آئے دن کے جھگڑے ختم ہوں۔ (حضور ممدوح نے وزیر مذہبی اور باب حکومت...... ارباب کونسل...... کی رائے طلب فرمائی) وزیر مذہبی نے اس معاملہ میں سرکاری دخل اندازی سے انکار کر دیا۔" ❸

قادیانیوں کی مذبوحی حرکات

مولانا امرتسری نے حیدر آباد وارد ہو کر جب امت قادیانیہ کی نقاب کشائی شروع کی تو حیدر آباد سے قادیان تک ہلچل مچ گئی۔ مولانا کی اچوک ضربوں سے اپنے گرتے ہوئے قصر نبوت کو سنبھالنے کے لیے انہوں نے عجیب عجیب مذبوحی حرکات کا مظاہرہ کیا۔ مولانا کے حیدر آباد وارد ہوتے ہی ہر قسم کی کارروائیوں سے پہلے ایک نجی مجلس میں ۱۸ر جنوری ۱۹۲۳ء کو جو

---

❶ ایضاً ۹ر مارچ ۱۹۲۳ء۔ ❷ ایضاً ۲ر مارچ ۱۹۲۳ء۔ ❸ ایضاً ۲ر مارچ ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ ہوا اس کی کیفیت اوپر گذر چکی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی مزید کارروائیاں اور حرکتیں مولانا ہی کے الفاظ میں مختصراً ملاحظہ فرمائیے۔ آپ اسلامی جلسوں کی کارروائیوں اور کارگذاریوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

① قادیانی امت نے بھی جلسہ وعظ کیا۔ نیت میں اخلاص کے بجائے شر دیکھئے کہ جس بنگلہ میں ہم کو ٹھہرایا گیا تھا...... اسی کے میدان میں بالکل ہماری قیام گاہ کے سامنے کیا...... اسی روز اہل اسلام کا جلسہ بھی حیدر آباد میں تھا۔ ہم تو ادھر چلے گئے۔ یہاں لوگ آئے اور قادیانی لیکچراروں پر ہنسی کھلی اڑاتے ہوئے چلتے بنے۔ غالباً یہ اس نیت بد کا بدلہ ملا جو ہمارے قیام گاہ میں جلسہ کرنے سے ان کے دل میں مخفی تھی۔

② دوسرا جلسہ شہر میں کیا۔ وہاں بھی جب اس مضمون پر پہنچے کہ حضرت مرزا صاحب کی ایک دو پیشینگوئیاں اسی طرح ہوئیں جس طرح آنحضرت ﷺ کی حدیبیہ والی پیشگوئی ہوئی۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے شی شی کے آوازے کسے۔ بلکہ کسی منچلے نے ایک دو روڑے بھی ادھر ادھر چلائے جن کی وجہ سے جلسہ میں انتشار پیدا ہو کر لیکچرار صحن سے اٹھ کر اندر چلے گئے۔ وہاں جتنے آدمی سما سکے ان کو تھوڑا بہت سنایا۔ اس کے بعد ان کو جلسہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

③ تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین کے بھائیوں نے ان کو مجبور کیا کہ قادیانی علماء سے مباحثہ کرائیں۔ چنانچہ ۳۱؍جنوری ۱۹۲۳ء کو ان کے مکان پر ایک مختصر سا خانگی مباحثہ ہوا...... مباحثہ تحریری تھا...... میں سچ کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں جتنی دفعہ احمدی دوست آئے ہیں...... ان سب کے برابر یہاں سکندر آباد میں ان کو ذلت نصیب ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود قرارداد اس امر کے کہ مباحثہ دو روز ہوگا صرف ایک ہی روز کر کے ایسے خاموش ہوئے کہ ”کاٹو تو لہو نہیں“ ہر چند انجمن اہلحدیث سکندر آباد نے اپنے سلسلہ خط و کتابت سے ان کو بلایا مگر وہ ایسے سوئے کہ دیکھنے والا کہے ”چنان خفتہ اندر کہ گوئی مردہ اند“...... اس مباحثہ میں حیدر آبادی احمدیوں کے علاوہ قادیان سے بھی دو عالم (مولوی فضل دین وکیل اور شیخ عبدالرحمن) آئے تھے۔ موخر الذکر مناظرہ کرتے تھے۔ باقی ان کی امداد۔“ [1]

---

[1] ایضاً ۲۳؍فروری ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس مباحثہ کی مفصل روداد۔ ''قادیانی مباحثہ کون'' کے نام سے دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوئی تھی۔ جو ہمیں دستیاب نہ ہوسکی۔ البتہ اس مباحثہ پر حیدر آباد کے بارہ اکابر علماء نے جو حاضر مجلس تھے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جو انجمن اہلحدیث سکندر آباد کے ایک مطبوعہ ٹریکٹ کے ضمن میں درج ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

''دونوں فریقوں کی گفتگو سننے کے بعد ہم لوگ جس نتیجہ تک پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔ بحث اس میں تھی کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے الہامی دعویٰ میں سچے تھے یا نہیں؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کی حسب ذیل عبارت (جو محمدی بیگم کے شوہر کے متعلق ہے) پیش کی۔

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے، اس کی انتظار کرو۔''

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنا آخری فیصلہ (اس پیشگوئی کی بابت) ان لفظوں میں درج کیا ہے کہ:

''اگر میں چھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔''

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے بعد یہ بیان دیا۔ ① داماد احمد بیگ (مسمی بہ سلطان احمد) اس وقت تک زندہ ہے۔ ② مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو موت آچکی۔

احمدی جماعت نے ان کے اس بیان کو تسلیم کیا۔ اس لیے ہم لوگ نہایت آسانی کے ساتھ اس نتیجہ تک پہنچ گئے کہ مرزا صاحب اپنے قول کے موافق جھوٹے ہیں۔ اور یہی مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعویٰ تھا۔ اگرچہ اس کے بعد احمدی مناظر نے جواب دینے کی کوشش کی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود مرزا صاحب کے اقوال و یقینیات کی تردید میں مصروف تھے۔ ①

④ چوتھا واقعہ یہ ہوا کہ قادیانی جماعت نے بسر کردگی عبداللہ علاء الدین ایک اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ اگر تردید مرزا میں سچا ہے تو ہمارے پیش کردہ حلف نامے کے مطابق قسم کھائے۔ ہم اس کو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ حلف کے الفاظ بھی خود ہی قلمبند کئے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ مولانا قسم کھائیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بجسد عصری آسمان پر اٹھا لے گئے ہیں۔ ہنوز زندہ

---

① ''قادیانی حلف کی حقیقت'' ص ۲،۲۲ شائع کردہ انجمن اہلحدیث سکندر آباد۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے اور مفتری ہیں۔ اور اس قسم کے ساتھ ہی یہ دعا کریں کہ ”اے قادر ذوالجلال! اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد و تعصب یا ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر، یا کسی ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔“

اس اشتہار کے شائع ہوتے ہی ۲۵ رجنوری ۱۹۲۳ء کے اجلاس منعقدہ مشیر آباد میں مولانا امرتسری نے حیدر آبادی پبلک کے سامنے ایک جوابی تجویز پیش کی۔ جسے سب نے تسلیم کیا۔ اور اس کے مطابق دوسرے دن ۲۶ رجنوری کو آپ کا جوابی اشتہار شائع ہوا۔ جس کا عنوان ہی یہ تھا کہ ”میں قادیانی کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔“

اشتہار میں قادیانیوں کی تمام پر فریب چالوں کا پردہ فاش کرتے ہوئے اور یہ بتلاتے ہوئے کہ میں اس سے پہلے قادیانی کذب پر ۱۹ رجنوری ۱۹۲۳ء کو سکندر آباد کے اجلاس میں حلف اٹھا چکا ہوں آپ نے ایک نکتے کی بات لکھی جسے بنیادی شرط کی حیثیت حاصل تھی۔ آپ نے لکھا۔

”چونکہ میرا مقابلہ دراصل مرزا صاحب آنجہانی سے تھا۔ ان کے بعد بحیثیت قائم مقام ان کے خلیفہ سے ہے اس لیے میں حق رکھتا ہوں کہ یہ شرط لگاؤں کہ خلیفہ قادیان مع اپنی صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کے اس مضمون کی دستخطی تحریر مجھے دیں کہ:

”مولوی ثناء صاحب امرتسری مرزا قادیانی کی تکذیب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر قسم کھائیں۔ سال تک قدرتی موت سے جس میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہ ہو بچ رہیں تو میں (میاں محمود خلیفہ ثانی قادیان مع ممبران صدر انجمن احمدیہ) مرزا صاحب قادیانی کا مذہب چھوڑ کر جمہور مسلمانوں میں مل کر مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کیا کریں گے۔ اور اپنے کل مبلغوں کو بھی یہی حکم دیں گے۔“

اس دستخطی تحریر پر میں اپنی پہلی قسموں (جو قادیان اور سکندر آباد وغیرہ میں کھا چکا ہوں، ان کے) علاوہ نئے سرے سے کذب مرزا اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بحولہ و قوتہ قسم کھاؤں گا۔ انشاء اللہ [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۲۳ رفروری ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار کا شائع ہونا تھا کہ قادیانی محاذ پر...... اس موضوع سے متعلق...... بالکل سناٹا چھا گیا۔

⑤ پانچواں واقعہ یہ ہے کہ ۷ ارجنوری کو عبداللہ علاء الدین اور ان کے بھائیوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ جس کی نوعیت یہ تھی کہ ان بھائیوں اور بعض دیگر خاندانی متعلقین نے متفقہ طور پر دو حلف نامے تجویز کیے تھے۔ اور ان کے الفاظ بھی قلمبند کر لیے تھے۔ ایک پر مولانا امرتسری سے دستخط لینا تھا۔ جس کا خلاصہ مفہوم، حیات عیسیٰ اور کذب مرزا پر قسم کھانا تھا۔ دوسرے پر مرزا محمود سے دستخط لینا تھا۔ جس کا خلاصہ مفہوم وفات عیسیٰ اور صدق مرزا پر قسم کھانا تھا۔ طے یہ تھا کہ جو فریق قسم کھانے سے انکار کرے، یا قسم کھانے کے بعد ایک سال کے اندر وفات پا جائے وہ جھوٹا اور اس کا مدمقابل سچا سمجھا جائے گا۔ اور اس سے تعلق رکھنے والا فریق، دوسرے فریق کا مذہب اختیار کر لے گا۔

جب حلف سے متعلق مذکورہ بالا اشتہار اور جوابی اشتہار کی کارروائیاں مکمل ہو گئیں تو ۶ ر فروری ۱۹۲۳ء کو مولانا امرتسری نے قادیانیوں کے مجوزہ حلف نامے پر بغیر کسی ترمیم کے دستخط کر دیئے۔ اور ان کے بعد دکن کے دیگر علماء اسلام نے بھی دستخط کر دیئے۔ بعد ازاں دوسرا حلف نامہ مرزا محمود کے پاس قادیان بھیجا گیا۔ میاں محمود نے دستخط کرنے کے بجائے قطعی طور پر چپ سادھ لی۔ جب مولانا امرتسری مہینوں بعد حیدر آباد سے وطن واپس آ گئے اور ان کی واپسی پر بھی ایک ماہ کا عرصہ بیت گیا تو میاں محمود نے طے شدہ معاہدہ کی سو فیصدی خلاف ورزی کرتے ہوئے مجوزہ حلف نامے کے بجائے اپنی طرف سے ایک گھڑے گھڑائے حلف نامے پر دستخط کر کے بھیج دیا۔ اب اس کے سوا کوئی صورت نہ تھی کہ اصل حقیقت منظر عام پر لائی جائے۔ چنانچہ انجمن اہلحدیث سکندر آباد نے یہ پوری کارروائی اس کے مکمل پس منظر سمیت ایک پمفلٹ (قادیانی حلف نامہ کی حقیقت) کی شکل میں شائع کر کے قادیانیوں کے فرار اور فریب کا پردہ چاک کیا۔ ❶

---

❶ دیکھئے ٹریکٹ مذکورہ از ص ۸ تا ص ۲۰۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

⑥ چھٹا واقعہ یہ ہوا کہ یہی عبداللہ علاء الدین صاحب (غالباً قادیانی علماء کے سکھانے پڑھانے پر) اپنے برادران سمیت ایک روز مولانا کے پاس حاضر ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص امام وقت کو نہ پہچانے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ چونکہ مرزا صاحب امامت کے مدعی ہیں اس لیے ان کو نہ ماننے سے اس وعید کا خطرہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اس امام سے مراد نماز کا امام نہیں بلکہ امام دین اور سلطان وقت ہے۔ اور اس پر آپ نے متعدد احادیث سے شہادت پیش کی۔

عبداللہ علاء الدین صاحب نے کہا کہ ان احادیث سے تو بیشک یہی ثابت ہوتا ہے۔ مگر میں کل ایسی حدیثیں لاؤں گا جن سے ثابت ہوگا کہ امام سے مراد امام روحانی ہے۔ اس کے بعد یہ حضرت اس طرح غائب ہوئے کہ ان کا ''کل'' آیا ہی نہیں۔ ❶

⑦ ساتویں حرکت قادیانیوں نے یہ کی کہ ''حضرت عیسیٰ کی وفات'' کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ اس میں ایک دعویٰ درج کیا کہ ''حضرت عیسیٰ کی وفات مولوی ثناء اللہ کے قلم سے'' اور اس کے ثبوت کے لیے حوالہ دیا مولانا کی تفسیر ثنائی جلد ۳ کا۔ اس کے جواب میں مولانا نے اعلان کیا کہ اگر میری تفسیر میں یہ دکھا دیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں تو میں ایک سو روپے ابھی انعام دیتا ہوں۔ اس اعلان کا ہونا تھا کہ قادیانی حضرات کو سانپ سونگھ گیا۔ ❷

⑧ آٹھواں اور آخری وار قادیانیوں نے یہ کیا کہ ہر طرف سے تھک ہار کر اور مایوس ہوکر عوام کو مولانا امرتسری سے متنفر کرنے کے لیے مسلمانوں کے باہمی فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے اور ان کے سوئے ہوئے مخالفانہ جذبات کو بیدار اور مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان (قادیانیوں) نے مولانا امرتسری کے نام کے ساتھ نمایاں طور پر ''اہلحدیث'' اور ''وہابی'' لکھنا شروع کیا۔ اور اخبار اہلحدیث سے الٹے سیدھے حوالے اور اقتباسات نقل کرکے اس عنوان کا ایک لمبا چوڑا اشتہار مرتب کیا کہ ''مولوی ثناء اللہ کا مذہب کیا ہے؟'' اس اشتہار سے مجموعی طور پر

---

❶ اخبار اہلحدیث امرتسر ۳۰ / مارچ ۱۹۲۳ء۔ ❷ ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ تاثر دینا مقصود تھا کہ مولوی ثناء اللہ وہابی ہیں۔ وہ غیر وہابیوں کو "شیطان والا" کہتے ہیں۔ ائمہ اربعہ کے مذہب کو دین میں رخنہ قرار دیتے ہیں۔ اور ان کے مقلدین کو اہل سنت سے خارج مانتے ہیں۔

چونکہ حیدر آبادی پبلک کا سوادِ اعظم حنفی مذہب کا پیرو ہے۔ پھر شافعیوں کی بھی ایک جمعیت ہے۔ اور ان دنوں پورے ہندوستان میں اہلحدیث حنفی جھگڑا شباب پر تھا۔ اور "وہابی" کا لفظ سنتے ہی عوام پر مجنونانہ غضب کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اس لیے قادیانیوں کو یقین تھا کہ ان کا یہ وار خطا نہیں جا سکتا۔ اور اس اشتہار کے شائع ہوتے ہی مولانا امرتسری حیدر آباد سے مار بھگائے جائیں گے۔ لیکن قادیانیوں کا یہ وار بھی خالی گیا۔ اور صرف خالی ہی نہیں گیا بلکہ انہوں نے بڑی حسرت و یاس کے ساتھ اہل حیدر آباد کی یہ ظرافت ملاحظہ کی کہ جب دیواروں پر یہ اشتہارات چسپاں ہوئے تو اہل حیدر آباد نے موٹے موٹے لفظوں میں ان اشتہارات پر یہ جملہ لکھ دیا کہ:

"خاوند مارتا ہے تو جورو روتی ہے"

ان اشتہارات کو پڑھ کر سب کی زبان پر یہی جاری تھا کہ "مولوی ثناء اللہ اگر وہابی ہے تو ہم بھی وہابی ہیں" جس روز یہ اشتہار شائع ہوا اس روز مجمع اتنا زیادہ تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ [1]

یہ قادیانیوں کے ترکش کا آخری تیر تھا۔ اس کے ساتھ ہی ان کا میگزین خالی ہو گیا۔ مسلسل ناکامیوں سے ان کے حوصلے پہلے ہی ٹوٹ چکے تھے۔ اب انہوں نے صورت حال کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔

اثرات و تاثرات

حیدر آباد میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے ورود کا جو مقصود اور وہاں پر آپ کا جو مشن تھا اس میں آپ پورے طور پر کامیاب رہے۔ قادیانیوں کی ایک خاصی بڑی تعداد تائب ہوئی۔ بعض حضرات کی توبہ اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ مذبذبین پختہ ہو گئے۔ قادیانی فریب کے جال کی

---

[1] ایضاً ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کڑیاں بکھر گئیں۔ اور بے خبر عوام، قادیانی مذہب کے حقائق سے آگاہ ہو کر خطرات سے محفوظ ہو گئے۔

مقامی اخبارات اور جرائد نے آپ کی مساعی اور تگ ودو کو اپنے کالموں اور صفحات میں آپ کے شایان شان جگہ دی تھی۔ یعنی آپ کی مساعی کی تفصیلات، تقریروں کے خلاصے، اور ان کے نتائج واثرات حیدر آبادی اخبارات کے پہلے صفحات پر شاہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوتے تھے۔

شعرائے کرام نے بھی ہر جگہ آپ کا شاندار خیر مقدم کیا۔ یہ لوگ آپ کے کارناموں کو بڑے دلکش انداز میں منظور کرتے۔ اور آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے قادیانیت اور اس کے بانی کو اپنی ظرافت طبع کا تختہ مشق بناتے۔ ایک بار قادیانی اخبار الفضل میں ایک غزل کے اندر مرزا صاحب کو ''رسول قدنی'' کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا۔ بس کیا تھا۔ اس لفظ پر شعرائے حیدر آباد کی رگ ظرافت پھڑک اٹھی۔ اور انہوں نے ہر اجلاس میں ایسی نظمیں اور غزلیں پیش کرنی شروع کیں۔ جن میں ''رسول قدنی'' کی بندش کی جاتی تھی۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اس سلسلے کی صرف دو نظمیں درج کی ہیں جن کا لہجہ نسبتاً زیادہ نرم تھا۔ ایک نظم میں شاعر نے مرزا صاحب کے پس پردہ حقائق کی پردہ دری کرتے ہوئے مولانا امرتسری کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

ابر پنجاب سے نکلی جو چمکتی بجلی
بجھ گئی شمع شبستان رسول قدنی [1]

ایک اور شاعر اپنی اصل نظم پیش کرنے سے پہلے مولانا امرتسری کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

تری تقریر سن کر حق و باطل سے ہوا آگاہ
ثناء اللہ! ثناء اللہ! ثناء اللہ!

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۲۳ رفروری ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترا احساں ادا کیا ہو، مگر اتنا تو کہتا ہوں
جزاک اللہ، جزاک اللہ، جزاک اللہ

اور اس خراج عقیدت کے بعد جو نظم پیش کی ہے اس میں مرزا صاحب کا ذکر خیر بڑے ہی دلچسپ انداز میں کیا ہے۔ صرف دو شعر ملاحظہ ہوں۔ شاعر کہتا ہے۔

ایام جسے آئے ہیں، حائض جو ہے مشہور ❶
ہم پاؤں پڑیں ایسے "رسول قدنی" کے؟
لاشہ پس مردن، خرد جال پہ آیا ❷
کیا رتبے ہیں واللہ "رسول قدنی" کے ❸

شہر یار دکن کی طرف سے اعزاز اور وظیفہ

حیدر آباد کے خواص و عوام میں مولانا کے علمی کمالات اور اسلامی خدمات کا جو غلغلہ بلند ہوا اس سے شہر یار دکن کج کلاہ حیدر آباد بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ عین اس وقت جبکہ آپ حیدر آباد میں اپنا مشن مکمل کر کے قادیان کے چوتھے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لیے کسی قدر عجلت کے ساتھ واپسی کا ارادہ فرما رہے تھے۔ شاہ دکن کی جانب سے اس خواہش کی اطلاع پہنچی کہ کل صبح شرف ملاقات فرمائیں۔ اس باریابی اور اس کے نتیجہ کا اظہار حیدر آباد کے ایک اخبار "مشیر دکن" مورخہ ۱۵/ مارچ ۱۹۲۳ء میں اس طرح کیا گیا ہے۔

"پرسوں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بارگاہ خسروی میں باریاب ہوئے تھے۔ اس وقت آپ نے اپنی تفسیر اور بعض دیگر تصانیف بطور ہدیہ ملاحظہ خسروی میں گذارنے کا شرف حاصل کیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی روانگی وطن کے وقت آپ کی مشایعت کے لیے ریلوے اسٹیشن

---

❶ مرزا صاحب کے اس الہام کی طرف اشارہ ہے کہ یریدون ان یروا طمثک (لوگ تیرا حیض دیکھنا چاہتے ہیں) اربعین ۴ ص ۱۹ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳۔

❷ مرزا صاحب نے ریل کو خرد جال لکھا ہے۔ اور آپ مرنے کے بعد لاہور سے بٹالہ تک ریل گاڑی ہی پر لائے گئے۔ اسی طرف اشارہ ہے۔

❸ اہلحدیث امرتسر ۱۶/ فروری ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر بہت سے لوگوں کا مجمع تھا۔ ٹرین کے حرکت میں آنے سے کچھ ہی قبل ان کو اطلاع موصول ہوئی کہ بارگاہ خسروی سے ازراہ مراسم خسروانہ وعطوفات شاہانہ سوروپیہ کلدار ماہوار کا وظیفہ تاحیات جاری فرمایا گیا ہے۔ اس نوید کو تمام حاضرین نے نہایت مسرت وانبساط کے ساتھ سنا اور سب نے بارگاہ باری تعالیٰ میں اعلیٰ حضرت خسرو دکن کے لیے ترقی واقبال اور دینی ودنیاوی مقاصد کے برآنے کی قلبی جوش کے ساتھ دعا کی۔ اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب منصور ومسرور اپنے وطن کو واپس تشریف لے گئے۔ [1]

اس اعزاز پر مولانا کو ہر طرف سے مبارکبادی کے پیغامات دیے گئے۔ اور خوشیاں منائی گئیں۔ مگر بعض تنگ نظر علماء کی نگاہ میں...... جنہیں آج وسعت نظری کے تمغے دیے جا رہے ہیں...... مولانا کا یہ اعزاز کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا۔ چنانچہ انہوں نے کچھ عرصہ بعد اپنی ریشہ دوانیوں کے ذریعہ یہ وظیفہ بند کرادیا۔ مگر مولانا کو اس کی کیا پرواہ ہوسکتی تھی۔

کہ ہے زندگی بازی زاھدانہ

ایک روحانی پیشوا کی طرف سے خلعت فاخرہ

مولانا محمد علی مونگیری کی شخصیت سے ہندوستان کا کون سا لکھا پڑھا شخص ناواقف ہوگا۔ آپ ندوہ کے بانی وناظم، مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے خلیفہ، بہار کے امیر شریعت اور عیسائیوں کے مقابلے میں ایک بڑے مناظر مصنف تھے۔ مونگیر سے قادیانی فتنہ کے استیصال میں آپ کی مساعی کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ مولانا امرتسری کی حیدرآبادی خدمات سے آپ جس قدر متاثر ہوئے اس کا اندازہ مولانا امرتسری کے اس بیان سے کیا جاسکتا ہے۔

"حضرت ممدوح نے جب حیدرآباد میں خاکسار (یعنی مولانا امرتسری) کی ناچیز خدمات سنیں تو اپنے سر کی خاص پگڑی (شملہ) اور کرتہ کا کپڑا بذریعہ ڈاک پارسل اس خادم کو بھیجا۔ جو بلحاظ مذہبی تقدس کے حیدرآبادی منصب سے زیادہ قابل فخر ہے۔ دونوں (مادی اور روحانی) طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد میں میری خدمات اللہ کے ہاں قبول ہوئی ہیں۔ لہ الحمد۔" [2]

---

[1] ایضاً ۳۰ رمارچ ۱۹۲۳ء۔ [2] ایضاً ۲۵ رمئی ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وطن کو مراجعت

دو ماہ کی مسلسل تگ و دو کے بعد مولانا مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۱۶/ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۷/ رجب ۱۳۴۱ھ بروز جمعہ صبح ۷/ بجے بمبئی میل سے امرتسر پہنچے۔ اور اسی روز رات کو اپنے محلہ کی مسجد میں لوگوں کے ایک اجتماع کے اندر ایک گھنٹہ تک حیدر آباد اور سکندر آباد کے واقعات کی ''حکایت لذیذ'' بیان کی۔ ❶

۲۶

قادیان میں چوتھا اسلامی جلسہ اور قادیانیوں کے لیے سامان عبرت

(مارچ ۱۹۲۳ء)

حیدر آباد سے واپسی کے بعد دوسرے ہی دن ۱۷/ مارچ ۱۹۲۳ء یوم سینچر کی شام کو مولانا امرتسری رحمہ اللہ قادیان روانہ ہو گئے (۳)۔ قادیان میں ۱۹/۱۸/۱۷/ مارچ کو اہل اسلام کا سالانہ جلسہ تھا۔ یہ جلسہ اب کی دفعہ بھی حسب دستور بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ اور اس دفعہ بھی اہلحدیث اور دیوبندی علماء کا جمگھٹ رہا۔ قادیانیوں نے پہلے سے زیادہ خلل اندازی کی کوشش کی۔ اشتہار بازی بھی کی۔ طرفین سے مناظرہ کے لیے چیلنج اور جوابی چیلنج بھی ہوئے۔ غرض وہ سب کچھ ہوا جو پچھلے جلسوں میں ہوا کرتا تھا۔ ہاں اب کی دفعہ ایک عجیب قدرتی حادثہ پیش آیا۔ جس میں قادیانیوں کے لیے خاصا سامان عبرت تھا۔ مولانا امرتسری لکھتے ہیں۔

''میرے قادیان جانے سے کچھ پہلے ایک واقعہ عجیب رقت انگیز ہوا۔ ایک احمدی لڑکا عبدالرحمن لوہار، عمر، شاید ۱۴، ۱۵ سال ہوگا ایک ڈنڈا ہاتھ میں لیے ہوئے گھر سے کہتا ہوا بازار میں نکلا کہ ''یہ ڈنڈا میں ثناء اللہ کے سر پر ماروں گا'' قادیان کی آبادی سے باہر آٹا پیسنے کی ایک مشین ہے۔ عبدالرحمن مذکور اسی مشین میں (شاید کسی کام کو) گیا۔ جاتے ہی مشین میں پھنس کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ انا للہ

---

❶ ایضاً ۲۳/ مارچ ۱۹۲۳ء۔ ❷ اہلحدیث امرتسر ۲۳/ مارچ ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مرحوم ایک بیوہ عورت کا لڑکا تھا۔ ہمیشہ اُس بیوہ کے حال پر رحم آتا ہے۔ اللہ اس کو تسلی دے اور اس کا کفیل ہو۔ قادیانی دوستو! ان فی ذالک لعبرۃ لمن یغشٰی۔ ❶

دہلی ضلع لاہور میں ایک مناظرہ

جلسہ قادیان کے بعد حسب دستور قادیانیت کی تردید کا کام انجام پاتا رہا۔ ۹ رنومبر ۱۹۲۳ء کو موضع دہلی ضلع لاہور میں ایک فیصلہ کن مناظرہ کی نوبت آئی۔ مولانا مدعو کیے گئے۔ مگر آپ کو شدید مصروفیات کے سبب حاضر ہونے کی مہلت نہ تھی۔ اس لیے سید عبدالرحیم شاہ صاحب لکھوی کو اپنے قائم مقام کی حیثیت سے بھیج دیا۔ شاہ صاحب نے بڑی ہوش مندی سے حق نیابت ادا کیا۔ چنانچہ مجلس مناظرہ کے صدر نے...... جو ایک سکھ، سردار نرائن سنگھ صاحب تھے۔ بڑے دوٹوک الفاظ میں فیصلہ لکھا کہ "ہمارے رائے میں اہلحدیثوں کو کامل فتح ہوئی۔ اور مرزائیوں کو بری طرح شکست ہوئی۔ ❷

﴿۲۷﴾

قادیان میں پانچواں اسلامی جلسہ اور مولانا امرتسری کے خلاف جوش تشدد

(اپریل ۱۹۲۴ء)

مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے تحریر و تقریر کے میدان میں جس طرح قادیانیت کی قلعی کھول رکھی تھی۔ اور اس نبوت جدیدہ پر ایمان لانے والے اساطین کو جس طرح بیچ چوراہے پر ننگا کر رکھا تھا اس کے جواب میں ان کے پاس زبان و قلم کے استعمال کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی تھی۔ خلافت کدۂ قادیان سے قادیانیت کی تائید میں جو دلائل نمودار ہوتے تھے۔ مولانا کے قلم سے

---

❶ ایضاً ۳۰ رمارچ ۱۹۲۳ء۔ ❷ ایضاً ۳۱ ردسمبر ۱۹۲۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ہی دن ان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دی جاتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادیانیت کے بڑے بڑے ستون گرنے لگے۔ اہلحدیث کے اکثر شماروں میں متفرقات کے عنوان کے تحت قادیانیت سے توبہ کی رپورٹیں شائع ہونے لگیں۔ اس صورت حال سے قادیانی کیمپ میں بڑی بوکھلاہٹ مچی۔ اور آخر کار قادیانیوں نے وہی روش اپنائی جو ایک ہارا ہوا جواری اپنایا کرتا ہے۔

مولانا امرتسری جہاں دینی قیادت و سیادت کے تخت پر جلوہ نشین تھے۔ وہیں آپ کی سیاسی حیثیت بھی اتنی بلند اور مستحکم تھی کہ ملک کے کسی اہم سیاسی موڑ پر آپ کو نظر انداز کیا جانا ممکن نہ تھا۔ ۱۹۲۳ء کے اواخر میں اسمبلی کے ہندوستانی ممبران کے انتخاب کی مہم زوروں پر تھی۔ امرتسر کے حلقہ سے چودھری ظفر اللہ خاں بھی امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کے خلاف اشتہارات شائع کیے۔ ان اشتہارات سے مولانا کا کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن قادیانی جانتے تھے کہ مولانا امرتسری، چودھری ظفر اللہ کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ اور آپ کی خاموش کنارہ کشی بھی چودھری صاحب کے الیکشن پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔ اس لیے دینی اور سیاسی دونوں محاذ پر مسلسل شکست سے نجات حاصل کرنے کے لیے قادیانیوں نے سوچا کہ آپ کی طاقتور اور فاتح شخصیت کو ہمیشہ کے لیے راستہ سے ہٹا دیا جائے۔ چنانچہ ایک صاحب نے آپ کے پاس ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

”مکرمی مولوی ثناء اللہ آپ چودھری ظفر اللہ کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ معلوم ہو کہ اگر آپ نے زبان بند نہ کی تو آپ کو جان سے مارا جائے گا۔“ ❶

مولانا نے حکام بالا کی اطلاع کے لیے یہ خط شائع کر دیا۔ اور اپنی بابت وہی کہا جو ایسے موقع پر ایک پامرد مومن اور نڈر جرنیل کا شعار ہو سکتا ہے۔ فرمایا۔

”یہ امر صرف حکام کی اطلاع کے لیے ظاہر کیا گیا ہے۔ میرے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ فرمان الٰہی پر میرا ایمان ہے۔“ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ. ❷

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۳۰ر نومبر ۱۹۲۳ء۔ ❷ ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس خط کی اشاعت پر ابھی صرف چار ماہ کا عرصہ گزرا تھا کہ یکم ۲/۳/اپریل ۱۹۲۴ء کو قادیان میں حسب دستور اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ جلسہ سابقہ روایات اور سابقہ دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ اور اس کے نتائج واثرات بھی حسب سابق حوصلہ افزا رہے۔ اس لیے ان تفصیلات کو قلمبند کرنے کی تو اب چنداں حاجت نہیں۔ البتہ اس دفعہ قادیانیوں نے جو انتہا پسندانہ اقدام کیا اور جس مقصد کے تحت کیا اس کی تفصیلات لائق ملاحظہ ہیں۔ مولانا لکھتے ہیں۔

(۲/اور ۳/اپریل کی درمیانی شب کو) حسب معمول گیارہ بجے شب کے جلسہ برخاست ہوا۔ واعظین وسامعین اپنے اپنے ڈیروں میں چلے گئے۔ چند مسافر ایسے تھے جو بیچارے بے پناہی کی حالت میں جلسہ گاہ میں پڑے رہے۔ روشنی کے گیس جل رہے تھے۔ یہ بے پناہ گہری نیند سو رہے تھے کہ ایک جماعت لٹھ بند بسر کردگی ممبران کونسل آف قادیان آئی۔ اور آتے ہی پوچھا ثناء اللہ کہاں ہے؟ ان خوابیدہ مسافروں نے بیدار ہو کر کہا۔ یہاں نہیں، بولے بتاؤ کہا ہے؟ انہوں نے کہا اپنے ڈیرے میں ہوں گے۔ مسافروں نے کہا آخر تم لوگوں کو اس وقت ان سے کیا کام ہے؟ بولے ایک اشتہار دینا ہے۔ مسافر بولے، صبح دید یجئے گا۔ ہمیں کیوں اس وقت تنگ کر رہے ہو۔ اتنا کہنا تھا کہ ٹھاس ٹھاس لکڑی (لاٹھی) چلنے لگی۔ چنانچہ ان نہتے مسافروں میں سے کئی ایک کو سخت چوٹیں آئیں۔ ایک مسافر ابراہیم بٹالوی بیچارے کو بیشمار زخم لگے۔ سر میں جو زخم ہیں ان کی گہرائی تین انچ ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ مجروموں اور گواہوں کے بیانوں میں چند سر کردہ ارکان کے نام بھی لیے گئے ہیں۔ جو ماتحتوں کو حکم دیتے تھے۔ سر کردوں میں ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اور موجودہ خلیفہ قادیان کے ماموں میر اسحاق وغیرہ بھی ہیں۔

صبح (۳/اپریل) کے جلسہ میں صاحب مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ جلسہ میں کوئی شخص لاٹھی نہ رکھے۔ چنانچہ سب لاٹھیاں لے لی گئیں ......۳/اپریل کو علمائے احناف تو امرتسر آ گئے۔ اور علمائے اہلحدیث کو موضع بھانبڑی میں دعوت تھی۔ جو قادیان سے قریباً چار میل کے فاصلے پر بجانب مشرق ہے۔ یہ گاؤں سالم اہلحدیث کا ہے...... وہاں ۶/اپریل صبح کے وقت جلسہ ہو رہا تھا کہ معلوم ہوا ایک بڑی جماعت قادیانی لٹھ بند سپاہیوں کی بسر کردگی منشی قاسم علی مارچ کرتی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئی اس گاؤں میں آئی۔ بدلے ہوئے تیور سے ادھر ادھر دیکھنے لگی...... جب قرائن ایسے دیکھے کہ یہاں ہمارے لٹھ کام نہ دیں گے تو اپنا سامنہ لے کر واپس چلے گئے۔" ❶

قادیانیوں کا اصل نشانہ تو مولانا امرتسری تھے، جنہیں وہ پا نہ سکے۔ لیکن جن نہتے اور بے گناہ مظلوموں کے خلاف انہوں نے "دادِ شجاعت" دی تھی ان کی فریاد رسی کے سلسلے میں مسلمانوں نے غفلت و کوتاہی سے کام نہ لیا۔ ضابطے کی تمام کارروائیاں مکمل کیں۔ لیکن ساڑھے تین ماہ کے طویل اور صبر آزما عرصے کے بعد بھی جب پولیس کی طرف سے کوئی کارروائی سامنے نہ آئی تو مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے ۱۸/ جولائی ۱۹۲۴ء کے "اہلحدیث" میں ایک کھلی چٹھی شائع کر کے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کو اس طرف متوجہ کیا۔ آپ کے توجہ دلانے کے بعد ۲۸/ جولائی کو تھانہ دار نے قادیان میں جا کر ملزموں کے بیانات لکھے۔ بعض غیر حاضر تھے۔ ان کی حاضری کے لیے ۱۰/ اگست کی تاریخ مقرر کی۔ ❷ آخر خان محمود خان سب انسپکٹر بٹالہ نے بڑی سراغ رسانی کے بعد ۲/ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حسب ذیل چھ افراد کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک ملزم فیض محمد انسپکٹر زمیندارہ بنک کی گرفتاری کا حکم منٹگمری بھیجا۔ چھ افراد یہ ہیں۔

① منشی قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" قادیان

② میر محمد اسحاق (ماموں خلیفہ) قادیان

③ عبدالعزیز، انسپکٹر احمدی سکول قادیان

④ عبداللہ، کلرک دعوت تبلیغ ⑤ فخر الدین کتب فروش

⑥ عبدالرحمٰن طالب علم ایف، اے۔ ❸

گرفتاری کے بعد باقاعدہ فوجداری مقدمہ کا آغاز ہوا۔ دس گیارہ ماہ کی طویل تحقیق وتفتیش اور متعدد پیشیوں کے بعد مئی ۱۹۲۵ء میں پانچ افراد بری قرار دیئے گئے۔ اور دو افراد پر فردِ جرم عائد کی گئی۔ جنہیں جون ۱۹۲۵ء میں چار، چار ماہ قید کی سزا دی گئی۔ ❹

---

❶ ایضاً ۱۱/ اپریل ۱۹۲۴ء۔ ❷ ایضاً ۸/ اگست ۱۹۲۴ء۔

❸ ایضاً ۱۲/ ستمبر ۱۹۲۴ء۔ ❹ ایضاً ۲۲/ مئی ۲۶/ جون ۱۹۲۵ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عظمت کردار

اس موقع پر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کی عظمت بھی قابل دید وشنید ہے۔ ٹھیک انہیں ایام میں جب کہ مولانا کے خلاف قادیانیوں کا جوش جہاد شباب پر تھا، کابل میں (۳۱/اگست ۱۹۲۴ء) کو ایک قادیانی مبلغ...... مولوی نعمت اللہ...... سنگسار کردیا گیا۔ ہندوستان میں اس واقعہ کی تفصیلات ابتداء ناقص طور پر پہنچیں۔ قادیانیوں نے شور مچایا کہ محض مذہبی اختلاف کی بناء پر ہمارے ایک مبلغ کے ساتھ یہ رویہ برتا گیا ہے۔ جو انتہا پسندانہ سنگدلی کا آئینہ دار ہے۔ اور عدل وانصاف کی دنیا میں اپنے لیے کوئی وجہ جواز نہیں رکھتا۔ اس موقع پر ہندوستان کے عام علماء نے امیر افغانستان کے اس اقدام کی ستائش کی۔ اور اسے قتل مرتد کے احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث کے عین مطابق قرار دیا۔

لیکن عام علماء کی روش کے برخلاف مولانا امرتسری نے...... جو قادیانیوں کے سب سے بڑے حریف اور معتوب تھے...... اس واقعہ پر اظہار تاسف کیا۔ اور علمی اور فقہی دلائل اور شہادات کی بناء پر یہ ثابت کیا کہ قتل مرتد والی احادیث جس سیاق وسباق میں اور جن قیود وشرائط کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔ ان کے مدنظر قادیانی حضرات ان احادیث کی زد میں نہیں آتے۔ اس لیے حکومت افغانستان کا یہ اقدام افغانستانی سیاست کا ایک حصہ تو قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اسے شرعی حد یا تعزیر نہیں قرار دے سکتے۔ ❶

مولانا کی عظمت کردار کا یہ کتنا تابناک باب ہے کہ جو دشمن شب وروز آپ کے قتل کی تاک میں ہے۔ آپ اس کی گردن پر لٹکتی ہوئی شمشیر برہنہ کو ہمیشہ کے لیے نیام کے اندر کرا دینا چاہتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اپنے پرجوش ہمراہیوں کی ملامت کی بھی پروا نہیں کرتے۔ وما یلقھا الا الذین صبروا. وما یلقھا الاذو حظ عظیم.

---

❶ ایضاً ۳/اکتوبر ۱۹۲۴ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۸

لاہور میں ہلچل، جلسے اور مناظرے

(مئی و جون ۱۹۲۵ء)

لاہور (جسے اب پاکستان کا دل کہا جاتا ہے) ایک عرصہ دراز سے دینی اور سیاسی تحریکوں کا مرکز ثقل چلا آرہا ہے۔ یہاں قبوری شریعت کے پیروکاروں کی ایک انجمن ''حزب الاحناف'' ہوا کرتی تھی۔ اس انجمن نے ۲۲/۲۳/۲۴/ مئی ۱۹۲۵ء کو بڑے ہنگامہ خیز دینی جلسے منعقد کیے۔ ان جلسوں کی مختصر روداد یہ ہے کہ مقررین اور صدارت نشینوں نے اپنی دھواں دھار تقریروں میں پورے زور شور سے یہ بات دہرائی کہ سوائے چند پیر پرستوں، تعزیہ پرستوں، غیر اللہ پرستوں اور نذر و نیاز خوروں کے کوئی کلمہ گو مسلمان نہیں۔ سب کافر ہیں۔ یہاں تک کہ مولانا ظفر علی خان کو بھی کافر ٹھہرایا گیا۔ جو مسلمانان ہند کی آنکھوں کا تارہ اور مولانا امرتسری کے الفاظ میں مسلم قوم کی قربان گاہ کا بڑا دنبہ تھے۔ بھلا ایسے کفر ساز حضرات مرزا قادیانی کو کیوں کر بخشتے۔ ان کے پیر جماعت اور مرشد طریقت نے ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ ''مرزا کافر ہے۔ جو کوئی اس کو مسلمان ثابت کردے میں اس کو دس ہزار روپیہ انعام دوں گا۔''

اس اعلان کا ہونا تھا کہ قادیانی سورما ہاتھ دھو کر حزب الاحناف کے پیچھے پڑ گئے۔ مگر حزب الاحناف کے ان کفر سازوں میں اتنی لیاقت نہ تھی کہ قادیانیوں سے نمٹ سکیں۔ جس سے عامۃ المسلمین میں ایک اضطرابی لہر چل پڑی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ حضرات تو تکفیر کا شوشہ چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ لیکن اس کا خمیازہ عام مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔ قادیانیوں نے چیلنج پر چیلنج دینے شروع کردیئے۔ پھر ۳۰/۳۱/ مئی کو فاتحانہ ناز و انداز اور تزک و احتشام کے ساتھ فروغ قادیانیت کے لیے باقاعدہ جلسے کا انعقاد کیا۔

اس نازک صورت حال کے پیدا کرنے کی ذمہ دار اگرچہ حزب الاحناب تھی جو تمام اہلحدیثوں کو عموماً اور مولانا امرتسری کو خصوصاً کافر بلکہ اکفر قرار دیتی تھی، لیکن جب مسلمانوں پر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس صورت حال کے مضر اثرات پڑنے کا اندیشہ ہوا تو حزب الاحناف کے بجائے لاہور کی انجمن اہلحدیث نے فوری طور پر ایک جلسہ کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ کیونکہ

خلق الله للحروب رجالا

ورجالا لقصعة وثريد

(اللہ نے کچھ لوگوں کو جنگ کے لیے پیدا کیا ہے،

اور کچھ لوگوں کو خوان یغما کے لیے)

یہ جلسہ ۳۱ رمئی ۱۹۲۵ء یوم اتوار کو منعقد ہوا۔ مولانا امرتسری نے تقریر کی پہلے مرزا صاحب کے الفاظ میں ان کے دعوئے ذکر کئے۔ پھر ان کی چند پیشینگوئیوں سے ان کے کذب پر شہادت پیش کی اس ضمن میں آپ نے پیشینگوئی متعلقہ طاعون قادیان اور آخری فیصلہ والے اشتہار کا مفصل تذکرہ کیا۔ اور مرزا صاحب کا کذاب ہونا ثابت کیا۔

قادیانیوں کی طرف سے ایک صاحب منشی محمد دین ملازم شملہ مناظرہ کے لیے پیش ہوئے۔ مگر شیر پنجاب کی ایک ہی جھپٹ میں ان کا کام تمام ہو گیا۔ خلاصہ گفتگو یہ تھا کہ منشی صاحب نے مرزا جی کو ظلی نبی کہا۔ مولانا نے پوچھا کہ ظلی نبی کون ہوتا ہے؟ جواب ملا، جو اصل سے جملہ کمالات حاصل کرے۔ مولانا نے پوچھا جملہ کمالات میں ایک کمال خاتم النبیین ہونا بھی ہے۔ کیا مرزا صاحب کو وہ بھی حاصل تھا؟ منشی صاحب نے خاصے ٹال مٹول کے بعد فرمایا۔ ہاں! مرزا صاحب کو یہ وصف بھی حاصل تھا۔ مولانا نے دریافت کیا کہ جب مرزا صاحب کو ختم نبوت کا کمال حاصل تھا تو انہوں نے یہ کیسے لکھ دیا کہ میرے بعد بھی کئی نبی آسکتے ہیں؟ اس پر قادیانی مناظر اس طرح سٹپٹایا کہ اس سے کوئی جواب نہ بن سکا۔ اسی گھبراہٹ میں اس نے مولانا کے ایک سوال کے جواب میں کہہ دیا کہ ظل الشی اصل ہوتا ہے۔ اس جواب پر اس کی ایسی درگت بنی کہ بے چارے کے لیے خاموشی کے سوا چارہ نہ رہا۔

اس مجلس کے بعد قادیانیوں نے اپنی ناکامی کا داغ دھلنے کے لیے کسی دن مزید بحث کرنے کا تقاضا کیا۔ ادھر سے دیر ہی کیا تھی۔ ۳ رجون ۱۹۲۵ء بروز بدھ کو بیرون موچی دروازہ لاہور میں مجلس مناظرہ منعقد ہو گئی۔ چونکہ اگلے دن سرگودھا میں عیسائیوں سے مناظرہ کا پروگرام

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اور اس کے لیے مولانا امرتسری کو دس بجے رات میں لاہور سے روانہ ہو جانا ضروری تھا اس لیے قادیانیوں سے مناظرہ کا وقت نماز مغرب کے بعد سے ۱/۲/۹ بجے رات تک طے کیا گیا تھا۔ مجلس شروع ہوتے ہی قادیانی مناظر نے خلاف ضابطہ خود پہلے تقریر کرنے پر اصرار کیا۔ اور چاہا کہ اسی لے دے میں وقت گذار دے۔ مولانا امرتسری اس کا مقصد بھانپ گئے۔ فرمایا، میں باتباع حضرت موسیٰ اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہی پہلے تقریر کریں۔ القوا ما انتم ملقون. مولانا کے اس انداز نے مجمع پر ایک عجیب اثر کیا۔ مناظرہ شروع ہوا۔ اور نتیجہ وہی ہوا جس کی طرف مولانا کے افتتاحی کلمات اشارہ کر چکے تھے۔ یعنی فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون. اس کے بعد لاہور میں قادیانیوں کی شورشیں دب گئیں۔ اور مسلمانوں کا اضطراب سکون سے بدل گیا۔ ❶

سرگودھا میں

مناظرہ سرگودھا کے ایام میں شمالی سرگودھا کے ایک مقام چک ۹۹ سے کچھ حضرات آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے کہ قادیانیوں نے ہمارے درمیان خاصی اودھم مچا رکھی ہے۔ آپ مداوا فرمایئے! مولانا خود تو تشریف نہ لیجا سکے، البتہ مولوی محمد امین صاحب مبلغ اہلحدیث کانفرنس کو روانہ کر دیا، جنہوں نے بڑی اچھی طرح حق نیابت ادا کیا۔ ❷

مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا یہ کمال تھا کہ موصوف نے اپنی سرگرم جدوجہد اور مسلسل تحریرات کے ذریعہ بہت سے مناظر تیار کر لیے تھے۔ اور اپنی بے پناہ مصروفیات کے سبب جہاں خود تشریف نہ لیجا سکتے تھے وہاں اپنے ان فیض یافتگان کو بھیج دیتے تھے۔ اس طرح کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ لیکن ہم نے بالعموم انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھئے اہلحدیث امرتسر ۵/ جون ۱۲/ جون ۱۹۲۵ء۔

❷ ایضاً ۱۹/ جون ۱۹۲۵ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۹)

قادیان میں چھٹا اسلامی جلسہ

(مولانا امرتسری کی عدم شرکت اور اس کی تلافی)

(جون ۱۹۲۵ء)

۶/۷/۸ /جون ۱۹۲۵ء کو قادیان میں اہل اسلام کا چھٹا سالانہ جلسہ تھا۔ جو اپنی سابقہ روایات کے مطابق انجام پذیر ہوا۔ مولانا امرتسری جلسہائے قادیان کی تحریک کے روح رواں تھے۔ لیکن جب آپ ۴/۵ /جون ۱۹۲۵ء کو عیسائیوں سے سرگودھا میں بڑے پیمانے پر مناظرہ کرنے کے بعد ۶/جون کو امرتسر واپس پہنچے تو آپ کی مسلسل غیر موجودگی کے سبب دفتری کام اس کثرت سے رکے پڑے تھے کہ آپ کو جلسہ قادیان میں شرکت کی مہلت نہ مل سکی۔ ❶

قادیان کے اس جلسہ میں بعض علماء دیوبند نے مرزا صاحب کے معارف قرآنیہ پر طنز وتعریض کی۔ جس کے نتیجے میں مرزا محمود نے علماء دیوبند کو اپنے بالمقابل تفسیر نویسی اور معارف نمائی کا چیلنج دیا۔ اس چیلنج کو علماء دیوبند سے پہلے مولانا امرتسری نے قبول کر کے مرزا محمود کو میدان میں آنے کے لیے للکارا۔ اور ان کے میدان میں نہ آنے پر مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے ''نکات مرزا'' تحریر فرما کر مرزا صاحب کی نکتہ دانی اور معارف سنجی کا بھانڈا بیچ چوراہے پر پھوڑ دیا۔ ❷ اور اس طرح جلسہ قادیان میں آپ کی عدم شرکت سے جو کمی محسوس کی جارہی تھی وہ زیادہ مکمل طور پر پوری ہوگئی۔

---

❶ دیکھئے اہلحدیث امرتسر ۱۲/جون ۱۹۲۵ء۔

❷ رسالہ ''نکات مرزا'' کے تعارف کے سلسلے میں اس کی کسی قدر تفصیل آگے آئے گی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳۰)

میرٹھ میں تاریخی اجلاس اور قادیانیت کی تردید

(اکتوبر ۱۹۲۵ء)

انجمن اہلحدیث میرٹھ و مظفر نگر بہت ہی فعال، حساس اور جذبۂ حیات سے لبریز انجمن تھی۔ اہل باطل کے خلاف اس کے جدوجہد کی داستان طویل بھی ہے اور تابناک بھی ہم نے اپنے موضوع کی مناسبت سے قادیانیت کے خلاف اس انجمن کے بعض ان اقدامات کی طرف اشارے کیے ہیں جن میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا حصہ رہا ہے۔

اس انجمن نے ۹/۱۰/اور۱۲/اکتوبر ۱۹۲۵ء کو بہت بڑے پیمانے پر جلسہ عام کا اہتمام کیا تھا۔ اس جلسہ میں ہندوستان کے تمام چیدہ اور اکابر علمائے اہلحدیث کھنچ کھنچ کر جمع ہو گئے تھے۔ اور یہ جلسہ اپنی گوناگوں خصوصیات کے سبب ایک تاریخی جلسہ کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ اس جلسہ کے صدر متفقہ طور پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمہ اللہ منتخب ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں قادیانیت کے تعلق سے مولانا امرتسری کا جو حصہ تھا۔ وہ نائب سیکرٹریان انجمن کے الفاظ میں مختصراً یہ تھا۔

''حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ نے ''اسلام اور دیگر مذاہب'' کے عنوان پر بڑی زبردست اور روح پرور تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر میں اہل اسلام کے علاوہ عیسائی، آریہ سماجی، سناتن دھرمی، قادیانی صاحبان کا امید سے زیادہ عظیم الشان مجمع تھا۔ اور حاضرین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب نے دوسری تقریر ''قادیانی مشن'' پر فرمائی۔ مولانا کو اس فرقہ ضالہ کی تردید میں روز اول ہی سے جو کمال حاصل ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ چاروں طرف سے دوران تقریر میں جزاک اللہ اور مرحبا کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ قادیانی صاحبان کی کافی تعداد بھی تقریر میں شریک تھی۔ [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۱۱/دسمبر ۱۹۲۵ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳۱)

پشاور سے گوجرانوالہ تک

(فروری ۱۹۲۶ء)

۱۹۲۶ء کے آغاز ہی میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اپنے سفر حج کے ارادے کا اعلان کر دیا تھا۔ اور اس کے لیے تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ لیکن ان تیاریوں کے ساتھ ساتھ آپ کو رد قادیانیت کے سلسلے میں بھی خاصا مصروف وقت گذارنا پڑا۔ گویا

ہے مشق سخن جاری، چکی کی مصیبت بھی
اک طرفہ تماشہ ہے حسرت کی طبیعت بھی

اس سلسلہ میں پشاور اور گوجرانوالہ کی کارروائیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پشاور کی کارگذاری ایک صاحب محمد امین (غالباً مولوی محمد امین مبلغ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس) کے الفاظ میں یہ ہے۔

"پشاور میں مرزائیوں نے خفیہ خفیہ اپنا اثر بہت پھیلا رکھا ہے۔ اس لیے وہاں کے مسلمان عرصہ سے متقاضی تھے کہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب تشریف لائیں۔ چنانچہ ۱۵/فروری ۱۹۲۶ء کو موصوف کے ساتھ میں بھی پشاور پہنچا۔ گجرات سے حافظ عنایت اللہ صاحب بھی پہنچ گئے۔ مولوی بہرام خاں مبلغ اہلحدیث کانفرنس پہلے ہی سے وہاں تھے۔ ۱۶/۱۷/۱۸/(فروری ۱۹۲۶ء) کو صدر پشاور میں تقریریں ہوئیں۔ اور ۱۹/ کو اسلامیہ کلب شہر پشاور میں۔ اور ۲۰/ کو مسجد مہابت خان میں۔ مولانا صاحب کی تقریر خاص مسئلہ توحید پر ہوئی۔ دو تقریریں قادیانی مشن پر ہوئیں۔ جن سے مرزائی کیمپ میں زلزلہ پڑ گیا۔

مرزائیوں نے مولانا کی توجہ پھیرنے کے لیے ایک اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ ہمارے سامنے موکد بعذاب حلف اٹھائیں۔ جس کے بعد ایک سال کے اندر اگر مرجائیں تو ہم (مرزائی) سچے۔ اور بعد مریں تو وہ سچے مولانا صاحب نے فرمایا یہ مضمون کوئی نیا نہیں۔ میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاں جاتا ہوں مرزائیوں کی طرف سے یہی مضمون نکلتا ہے۔ میں اس کا جواب یہ دیا کرتا ہوں کہ ہر مقام کے مرزائیوں سے تو میں ایسی حلف خوری نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ یہاں والوں سے کروں تو سال بعد راولپنڈی والے یہی کہیں گے۔ وہاں کروں تو سال بعد جہلم والے کہیں گے۔ پھر لاہور والے وغیرہ۔ اس لیے اگر تم کو اپنی راستی پر اعتماد ہے تو میاں محمود خلیفہ کو سامنے لاؤ۔ تا کہ فیصلہ تمام ہو سکے۔ کیونکہ وہ مرزا صاحب کا قائم مقام ہے۔ ورنہ خالی خولی حلف دلانا چاہتے ہو تو قادیان میں حلف اٹھا چکا ہوں جس کا ذکر تمہارے اخبار الفضل مورخہ ۴/اپریل ۱۹۲۱ء میں موجود ہے۔ مرزائیوں نے اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ مگر اہل شہر حاضرین نے بہت معقول سمجھا۔

الحمد للہ ہم بخیریت ۲۰/۲۱ کی درمیانی شب کو چل کر ۲۱ کو بوقت عصر امرتسر پہنچے۔ (1)

لیکن ابھی امرتسر میں سکون سے بیٹھے بھی نہ تھے کہ گوجرانوالہ کے لیے رخت سفر باندھنا پڑا۔ وہاں ۲۷/۲۸/فروری ۱۹۲۶ء کو انجمن اہلحدیث کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں پہلے دن عیسائیوں سے اور دوسرے دن قادیانیوں سے بڑے زبردست پیمانے پر مناظرے ہوئے۔ حاضری آٹھ دس ہزار سے کم نہ تھی۔ مولانا عبدالمجید خادم لکھتے ہیں۔

"دوسرے دن (۲۸/فروری ۱۹۲۶ء کو) مولانا نے ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔ جس پر مرزائیوں کو مناظرے کے لیے وقت دیا گیا۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام احمد قادیانی پیش ہوئے۔ مگر وہ تو مولانا استدلال چھوڑ آپ کے انداز بیان اور طرز کلام ہی سے ایسے حواس باختہ ہوئے کہ کوئی معقول بات ہی نہ کر سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھ مرزائی بھرے جلسہ میں مرزائیت سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہو گئے۔ اور اس مناظرہ کا اثر نہ صرف اہل شہر پر بلکہ قرب وجوار کے لوگوں پر بھی بہت ہی اچھا رہا۔ (2)

گوجرانوالہ کی قادیانی جماعت نے بھی پشاوری قادیانیوں والا ہتھیار استعمال کیا۔ یعنی مرزا کے کذب پر موکد بعذاب حلف کے مطالبہ والا پشاوری اشتہار اپنے نام سے شائع کر کے مولانا

---

(1) اہلحدیث امرتسر ۲۶/فروری ۱۹۲۶ء۔

(2) سیرت ثنائی ص ۳۳۳، ۳۳۴، نیز دیکھئے اہلحدیث امرتسر ۲۳/اپریل ۱۹۲۶ء ص ۷۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے حلف کا مطالبہ کیا۔ اس کے جواب میں مولانا نے علاوہ سابقہ جواب کے بھرے جلسہ میں کذب مرزا پر حلف اٹھالی۔ اور اس طرح ان کا یہ تیر بھی اوچھا گیا۔ ❶ مگر قادیانیوں کی وہ غالیانہ باطل پرستی ہی کیا جو دیانت وسلامت روی کی راہ اختیار کرلے۔ چنانچہ ابھی آپ نے گوجرانوالہ میں تازہ بتازہ قسم کھائی ہی تھی کہ ریاست پٹیالہ سے ۹/ مارچ سنہ مذکورہ کو قادیانیوں کا ایک خط پہنچا۔ جس میں موکد بعذاب حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ آخر کار مولانا نے اہلحدیث ۲/ اپریل ۱۹۲۶ء کی اشاعت میں ''آخری جواب'' کے عنوان سے ایک اداریہ سپرد قلم کیا۔ اور پچھلے تمام خدائی فیصلوں اور قادیان، حیدر آباد دکن، اور گوجرانوالہ میں کھائی ہوئی موکد بعذاب قسموں اور حلفوں کا بقدر ضرورت تذکرہ کرکے اپنا آخری جواب شائع کردیا۔ جواب کا عنوان ہی یہ تھا ''اللہ کی قسم میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعویٰ میں سچا نہیں جانتا۔'' اس طرح مولانا نے قادیانی کیمپ سے اچھالی جانے والی ''موکد بعذاب'' حلف کی گیند خود انہیں کیمپ میں پھینک گرائی۔ اور مرزا صاحب کے صدق وکذب کے جانچنے کا یہ قادیانی معیار بھی دنیا والوں کے سامنے مرزا جی کے کذب کی ایک علامت پیش کرگیا۔

(۳۲)

سرزمین مونگیر میں

(مارچ ۱۹۲۶ء)

گوجرانوالہ سے امرتسر پہنچتے ہی مولانا نے ایک طویل سفر کے لیے رخت سفر باندھا۔ ۲/ مارچ ۱۹۲۶ء کو امرتسر سے نکلے۔ اور ۲۲/ مارچ کو واپس ہوئے۔ سفر کے پروگرام کی مختصر داستان یہ ہے کہ آپ نے پہلے بنارس میں نزول فرمایا۔ وہاں دو تقریریں ہوئیں۔ پھر دہلی اور بنارس کے ممبران اہلحدیث کانفرنس کے ہمراہ ۵/ مارچ کو چھپرہ وارد ہوئے۔ جہاں ۵/۶/۷/ مارچ ۱۹۲۶ء کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا تیرہواں کل ہند اجلاس تھا۔ چھپرہ کے

---

❶ اہلحدیث ۲/ اپریل ۱۹۲۶ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بعد مدرسہ احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرۂ علمیہ میں تشریف لے گئے اور وہاں تین تقریریں کیں۔ ۱۰ر مارچ کو دربھنگہ سے کلکتہ کے لیے روانہ ہوئے۔ ۱۱ر کی صبح کلکتہ پہنچے اور جمعیۃ العلماء کے چار روزہ کل ہند اجلاس منعقدہ ۱۱ر تا ۱۴ر مارچ میں شرکت کی۔ اس دوران جماعتی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ کلکتہ سے واپس ہوتے ہوئے مونگیر اترے۔ مونگیر کی اہمیت تین وجوہات کی بنا پر سے خاصی زیادہ تھی۔

① یہ مولانا محمد علی مونگیری رحمہ اللہ بانی تحریک ندوۃ العلماء اور ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء کا مسکن اور وطن تھا۔

② یہاں قادیانیوں نے بڑی طاقتور حیثیت اختیار کر رکھی تھی جس کی وجہ سے مولانا امرتسری رحمہ اللہ بار بار مدعو کیے جا رہے تھے، لیکن ابھی تک پہنچ نہ سکے تھے۔

③ مولانا محمد علی مونگیری نے اسلام دشمن فرقوں کے خلاف خاصا کام کیا تھا۔ اور مقامی طور پر فتنہ قادیانیت کے توڑنے میں ان کی مساعی کو بڑی اہم حیثیت حاصل تھی۔ اس طرح مولانا امرتسری اور مولانا محمد علی مونگیری کے مزاج میں بڑا تناسب و توافق پایا جاتا تھا۔ اور غالباً مولانا مونگیری نے اپنی اسی افتادِ طبع کے باعث مولانا امرتسریؒ کے حیدر آبادی کارناموں سے متاثر ہو کر انہیں اپنی خلعت خاص سے نوازا تھا۔ جو ان کی قدر دانی اور حسن عقیدت کی کھلی علامت ہے۔

بہر حال مولانا امرتسری مونگیر وارد ہوئے۔ آپ کے اپنے الفاظ میں یہاں کی کیفیت مختصراً یہ ہے۔

''مونگیر میں حضرت مولانا محمد علی صاحب بہت پرانے بزرگوں میں ہیں۔ عرصہ سے آریہ اور قادیانی تحریکات کے لیے مجھے بلاتے تھے۔ مگر میں نہ جا سکتا تھا۔ گو مولانا ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا ابوالقاسم بنارسی ایک دو دفعہ ہو آئے تھے جن کو میں نعم البدل جانتا تھا۔ مگر مولانا کا تقاضا کم نہ ہوا۔ اب جو کلکتہ گیا تو خیال ہوا کہ مونگیر بھی ہوتے چلیں۔ چنانچہ ۱۷ر مارچ کو مونگیر پہنچا اور ۱۹ر تک وہاں رہا۔ تین وعظ مونگیر میں اور ایک جمال پور مسجد اہلحدیث میں ہوا۔ جن میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

توحید وسنت کے علاوہ آریوں اور قادیانیوں کا ذکر بھی کافی ہوا۔ مونگیری احباب کی محبت دل میں لے کر سیدھا دہلی روانہ ہوا۔ ۲۱/ کا دن دہلی میں گذار کر ۲۲/ مارچ کو صبح امرتسر پہنچا۔ ❶

(۳۳)

حجاز مقدس میں

(۱۹۲۶ء)

۱۹۲۶ء کے وسط میں مولانا امرتسری حج کے سلسلہ میں سرزمین حجاز میں ورود فرما تھے۔ مشاہدات حجاز کے دوران بطلان قادیانیت کا ثبوت اس دور افتادہ اور مقدس زمین سے بھی فراہم کیا۔ چنانچہ آپ نے وہاں سے ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ضمن میں آپ کا ارشاد ہے۔

''مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اعلان ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کی صداقت کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو ارشاد ہے **واذاالعشار عطلت** (اونٹ بیکار چھوڑ دیئے جائیں گے) وہ زمانہ آگیا ہے۔ کیونکہ اونٹ سب بیکار ہو گئے ہیں۔

یہاں یہ حالت ہے کہ ساحل جدہ پر اترتے ہی اونٹوں کی ضرورت ہوئی۔ سینکڑوں ہزاروں اونٹ، مسافران حجاز کو مکہ معظمہ اور وہاں سے مدینہ منورہ لیے جا رہے ہیں۔ جو زبان حال سے کہتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں صادق نہ تھے۔ ورنہ ہم اس حال میں نہ ہوتے۔

مکہ معظمہ میں رسالہ ''المنار'' مصر دیکھنے میں آیا۔ جس میں ایک مضمون قادیانی تردید میں تھا۔ اس کے دیکھنے سے میرے دل کی وہی کیفیت ہوئی جو کسی شاعر نے کہا ہے۔

گدگدی اٹھتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر ناممکن ہے کہ میں قادیانی مضمون دیکھوں اور دخل نہ دوں۔ چاہے مکہ معظمہ میں ہوں یا مدینہ منورہ میں۔ چنانچہ فوراً ایک مضمون عربی زبان میں لکھ کر ایڈیٹر حضرت الفاضل سید رشید رضا صاحب کو دیدیا۔''

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۲۶/ مارچ ۱۹۲۶ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ مضمون درج فرمایا ہے جو آخری فیصلے کے ضروری حصے کے اقتباس اور اس کے نتیجے کی تفصیل پر مشتمل ہے۔ ❶

(۳۴)

حالات میں اتار چڑھاؤ اور اس کے اثرات

(۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۸ء)

حج سے واپسی کے بعد مولانا کی سرگرمیاں پھر حسب سابق شروع ہوگئیں۔ مناظروں میں مسلسل شکست خوردگی کے سبب قادیانیوں کے حوصلے ٹوٹ رہے تھے۔ اور انہوں نے اس محاذ سے پسپائی اختیار کرنی شروع کردی تھی۔ اس لیے اب مولانا کی زیادہ تر خدمات، عام جلسوں کے ذریعہ انجام پاتی تھیں۔ ان جلسوں کی تعداد زیادہ ہے اور تفصیلات اہم۔ تنہا اکتوبر و نومبر ۱۹۲۶ء میں سیالکوٹ، کوٹلی لوہاران منٹگمری، ملتان، وزیر آباد اور مالیر کوٹلہ وغیرہ میں بڑے پیمانے کے جلسوں کا ذکر ملتا ہے۔ اور ان جلسوں کی ایک خصوصیت یہ نظر آتی ہے کہ مولانا امرتسری کے پہلو بہ پہلو اسلام کے پرجوش خادم، شعلہ بار صحافی اور ہنگامہ خیز مقرر مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور بھی ان جلسوں میں رونق پذیر نظر آتے ہیں۔

کہیں کہیں قادیانیوں کے ساتھ ایک آدھ مباحثہ کی تفصیلات بھی ملتی ہیں۔ مثلاً منٹگمری میں ۶/۵/۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو جو عظیم الشان جلسے ہوئے۔ اور جن کی ایک نشست میں مولانا نے معیار نبوت پر مدلل اور پر مغز تقریر فرما کر قادیانی نبوت کے بخیے ادھیڑے اس میں ایک صاحب نے سوال و جواب کی کوشش کی۔ اور کچھ دیر تک بحث و مباحثہ بھی ہوا۔ لیکن اب قادیانیوں میں پہلا سا دم خم باقی نہیں رہ گیا تھا۔ اس لیے مباحثہ کی نوبت کم ہی آرہی تھی۔ اسی دوران کئی ایسے اسباب پیدا ہوگئے۔ جنہوں نے مناظروں کی شدت اور رفتار میں خاصی کمی پیدا کردی۔ ان اسباب کا مختصر خاکہ یہ ہے۔

---

❶ دیکھئے اہلحدیث ۲۵ / جون ۱۹۲۶ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

① یہی وہ عبرتناک دور ہے۔ جب خود قادیان میں ایک نیا طوفان اٹھا۔ خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود اور ارکان خلافت واعیان جماعت کے درمیان خانہ جنگی شروع ہوئی۔ اور بڑے گھناؤنے قسم کے کردار سے پردے ہٹنا شروع ہوئے۔ خلیفہ صاحب کے کریکٹر کے ایسے ایسے پہلو طشت ازبام ہوئے جن کا تصور ایک عام راست باز انسان کے بارے میں بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس خانہ جنگی نے زور اور طول پکڑا۔ اشتہار بازی سے آگے بڑھ کر معاملات، عدالت تک پہنچے۔ پھر حرب وضرب کی نوبت آئی۔ ان حالات میں خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں کو پبلک کے سامنے آنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ اس طرح وہ طوفان بحث وجدال جو ایک عرصہ سے سرزمین پنجاب میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان برپا تھا۔ اس نے ایک بالکل ہی دوسرا رخ اختیار کرلیا۔ اور بحث ومناظرہ کے تلاطم خیز سمندر کی سطح پر سکون کے آثار ہویدا ہونے لگے۔

② ملک کی سیاسی فضا جو ایک عرصہ سے تغیر پذیر تھی۔ اور ہندو مسلم کشیدگی، بلوے اور فسادات جن کا آغاز کافی عرصہ پہلے سے ہوچکا تھا۔ اب انہوں نے ایسا رخ اختیار کیا کہ ملک کے عام باشندوں کی دلچسپیاں مذہبی مناظروں اور مباحثوں سے ہٹ گئیں۔ انہیں ملک اور بیرون ملک کے نئے نئے پرپیچ مسائل کو سمجھنے اور اس کی گتھیاں سلجھانے کی صورت متعین کرنے یا کم ازکم اس کی روشنی میں اپنا طریق کار اور موقف متعین کرنے اور اس کے مطابق قدم اٹھانے میں زیادہ مزہ آتا تھا، مذہبی کشاکش کی فضا پر سیاسی کشاکش کی فضا کے اس غلبہ نے بھی مناظرات کی شدت کم کرنے میں خاصا موثر رول ادا کیا۔

ان اسباب کے نتیجے میں تقریباً ڈھائی برس تک قادیانیوں کی مناظرہ بازی کی مہموں کا پتہ نہیں چلتا۔ لیکن جب ان کی خانہ جنگی کے نتیجہ میں عمل جراحی مکمل ہوگیا۔ خلیفہ صاحب کے مخالفین یا تو مسلمانوں سے جا ملے، یا لاہوری پارٹی میں شامل ہوگئے۔ اور خلیفہ صاحب کے گرد صرف ان کے مخلص مریدوں کی جماعت رہ گئی تو انہوں نے پھر اپنی سابقہ سرگرمیاں شروع کردیں۔ اور مناظرات ومباحثات کے اکادکا واقعات کا آغاز ہونے لگا۔ چنانچہ ۱۹، ۲۰ نومبر ۱۹۲۸ء کو سیالکوٹ میں کچھ چھیڑ خانی ہوئی۔ لیکن قادیانی حضرات نے کسی مباحثہ کے بغیر ہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رخصت اختیار کر لی۔ ❶ پھر ۲۳/۲۴/ دسمبر ۱۹۲۸ء کو دسمبر ۱۹۲۸ء کو جہلم میں ایک ہلکا سا مباحثہ ہوا۔ مولانا نے قادیانی مناظر کے ایک سوال کے جواب میں خود مرزا صاحب کی تصنیف کا ایسا دو ٹوک حوالہ پیش کیا کہ بیچارہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ اور معمولی سی زد و خورد کے بعد اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ❷ البتہ اس دوران پٹھان کوٹ میں ایک اہم مناظرہ پیش آیا۔ جس کی تفصیل اگلی سطور میں پیش خدمت ہے۔

۳۵

مناظرہ پٹھان کوٹ

(نومبر ۱۹۲۸ء)

اس مناظرہ کی جو روداد ملتی ہے اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ اس کی بنیاد کیونکر پڑی؟ اور اس کے عوامل و اسباب کیا تھے؟ لیکن روداد نویس نے جو تفصیلات قلمبند کی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مناظرہ بڑا ہی اہم اور فیصلہ کن تھا۔ اس کا سلسلہ دو دن تک قائم رہا۔ اور ہر دن دو دو اجلاس ہوئے مسلمانوں کی طرف سے کئی بڑے بڑے عالم پیش ہوئے، جو مختلف مجلسوں میں باری باری مناظرہ کرتے رہے۔ مناظرہ ۲۴/۲۵/ نومبر ۱۹۲۸ء کو تھا۔

"دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں مسلمانوں کی طرف سے فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتہ جالندھری پیش ہوئے۔ فاتح قادیان نے مسیح موعود کے متعلق احادیث سے ثابت کیا کہ آپ فج الروحاء سے احرام باندھ کر تلبیہ و تہلیل کرتے ہوئے حج بیت اللہ فرمائیں گے۔ نیز آپ بعد وفات مقبرہ رسول پاک میں...... جہاں آپ کے ہر دو مصاحب، حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما مدفون ہیں...... دفن ہوں گے اور پھر قیامت میں رسول ﷺ اور اصحاب کرام کے ہمراہ مقبرہ مبارکہ سے اکٹھے اٹھیں گے۔ چونکہ مرزا قادیانی کو نہ حج بیت اللہ نصیب ہوا۔ نہ مدینہ منورہ میں مقبرہ رسول میں دفن

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۷/ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ ❷ ایضاً ۴/ جنوری ۱۹۲۹ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ اس لیے مسیح موعود نہ تھے۔

مولانا نے مقبرہ رسول کا ایک نقشہ بھی کتاب ''وفاء الوفا'' سے دکھایا۔ جس میں قبر مسیح کے لیے جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ مولانا کے ان دلائل کا کوئی جواب مرزائی مناظر سے نہ بن پڑا۔

غرض مناظرہ کا خاتمہ اہل اسلام کی شاندار فتح اور مرزائیوں کی شرمناک شکست پر ہوا۔ ہر دو روز ہجوم خلق بیشمار رہا۔ اور دور دور سے لوگ مناظرہ سننے کے لیے آئے تھے۔ اہل اسلام کے علاوہ آریہ وعیسائی صاحبان بھی کثرت سے موجود تھے۔ ❶

(۳۶)

مسوری سے راولپنڈی تک

(اگست، ستمبر ۱۹۲۹ء)

۱۰/۹/ ۱۱/ ۱۲/ اگست ۱۹۲۹ء کو اہل مسوری نے بڑے اہتمام کے ساتھ چار روزہ اجلاس منعقد کیا۔ اور ملک کے نامور اکابر علماء کو دعوت دی۔ مولانا امرتسری بھی جلوہ افروز ہوئے۔ حالات کا تقاضا تھا کہ جو اسلام دشمن طاقتیں اندرون ملک اسلام کو تہ و بالا کرنا چاہتی ہیں ان کی حقیقت طشت از بام کی جائے۔ اس کے لیے قرعہ فال مولانا امرتسری کے نام ہی نکل سکتا تھا۔ آپ نے تین تقریریں کیں رپورٹر رقمطراز ہے۔

''جناب مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی ''عیسائی مشن'' قادیانی مشن اور ''دین فطرت'' کے عنوان سے مدلل تقریریں ہوئیں۔ اور صاف طور پر ثابت کر دیا کہ عیسائیت کے اصول ایسے خلاف عقل ہیں جن کو ماننے کے لیے کوئی صاحب عقل تیار نہیں...... مرزا غلام احمد صاحب نے جو ثبوت نبوت کے اپنے الہامات میں پیش کیے (آپ نے ان کو معیار قرار دے کر) دلائل سے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب نبی تو کیا ایک معمولی سچے انسان کہلانے کے قابل نہیں۔ ❷

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۱۵/ فروری ۱۹۲۹ء۔ ❷ اہلحدیث امرتسر ۴/ اکتوبر ۱۹۲۹ء مختصراً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسوری سے واپس ہوتے ہوئے مولانا نے ضلع انبالہ میں نزول فرمایا۔ وہاں ابھی آپ مصروف ہی تھے کہ راولپنڈی کا رخ کرنا پڑا۔ کیونکہ راولپنڈی میں قادیانی حضرات کی شورش تبلیغ فزوں تر ہو رہی تھی۔ اہل اسلام کی طرف سے مولانا کا پے در پے بلاوا ہو رہا تھا۔ اور ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء کو مسلمانوں کا اجلاس عام تھا۔ مولانا نے اجلاس میں شرکت کی۔ اور دوسرے دن ۲۹ ستمبر ۱۹۲۹ء کو خان صاحب شیخ محمد اسمٰعیل آنریری مجسٹریٹ کے مکان پر صبح نو بجے مناظرہ کے لیے مجلس منعقد ہوئی۔ لیکن فریقین (قادیانیوں اور مسلمانوں) نے ایک دوسرے کی گلہ گزاریاں شروع کر دیں۔ جو سب کی سب مقامی تھیں۔ اس لیے مناظرہ کا وقت موخر کر کے ۳ بجے سے ۴ بجے تک رکھا گیا۔

وقت مقررہ پر مناظرہ شروع ہوا۔ مولانا نے سوال اٹھایا کہ ''مرزا صاحب نے دانیال نبی کی پیشگوئی اپنے حق میں لکھی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا۔ اور مرزا صاحب نے اپنی الہامی عمر بھی اسی کے مطابق بتائی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ موصوف بجائے ۱۳۳۵ھ کے ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے۔ نو سال پیشتر کیوں؟

اس کے جواب کے لیے قادیانی مناظر نے بڑی ہیرا پھیری کی۔ اور بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن وہ مولانا کے پنجہ گرفت میں اس طرح جکڑا رہا کہ بالآخر اسے اعتراف کرنا پڑا کہ ''ملہم کا الہام کوئی حجت نہیں'' اس پر مولانا نے فرمایا کہ ''اگر ملہم کا الہام حجت نہیں تو قصہ ہی ختم ہے۔ اگر یہ الہام حجت نہیں تو وہ الہام بھی حجت نہیں جس میں ذکر ہے کہ انا جعلناک المسیح الموعود یعنی خدا نے مرزا صاحب کو الہام کیا ہے کہ اے مرزا ہم نے تجھ کو مسیح موعود بنایا۔ یہ بھی حجت نہیں۔ اور اس کا غلط ہونا بھی باعث تعجب نہیں تو جانے دیجئے۔ سارے قصے ختم۔ ہاتھ لائیے مصافحہ کریں۔''

اتنے میں ساڑھے چار بج گئے۔ قادیانی مناظر نے اپنے جلسہ کا عذر کیا جس کی بابت چار بجے کا اشتہار تھا۔ اور مالک مکان نے دیر ہو جانے کا عذر کیا۔ اس لیے جلسہ برخاست ہو گیا۔ (1)

(1) ایضاً ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳۷)

منٹگمری میں جلسہ ومناظرہ اور ’’ذلت کی بارش‘‘

(اکتوبر ۱۹۲۹ء)

مناظرہ راولپنڈی کے صرف تین ہفتہ بعد منٹگمری میں انجمن اہلحدیث کی طرف سے ایک تبلیغی اجتماع ہوا۔ قادیانی امت کی شامت آئی تو انہوں نے یہاں بھی مناظرہ کے لیے قدم اٹھالیا۔ اور موضوع بحث وہی ’’نکتہ لطیف‘‘ رکھا جس پر راولپنڈی میں طبع آزمائی ہو چکی تھی۔ مولانا امرتسری ایک عنوان ’’ذلت کی بارش‘‘ کے تحت مباحثہ راولپنڈی کی روداد کے تذکرہ کے دوران ضمناً لکھتے ہیں۔

’’جلسہ تبلیغ منٹگمری ۲۰/ اکتوبر کو جلسہ میں مباحثہ ہوا۔ جس میں قادیانی پارٹی مقابل تھی۔ اس مباحثہ کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قادیانی پارٹی ایسی پھنسی کہ ’’نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔‘‘ ❶

چونکہ موضوع بحث وہی دانیال نبی کی پیشینگوئی، اور مرزا صاحب کے اپنے الہام کے مطابق ان کی قبل از وقت وفات کا معاملہ تھا اس لیے اس مناسبت سے مولانا امرتسری ’’چیلنج‘‘ کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

’’ہماری دعویٰ ہے کہ ہمارے اس مواخذہ کا جواب امت مرزائیہ کی دونوں بلکہ تینوں بلکہ چاروں پارٹیاں، پنجابی، پوربی، بنگالی، دکنی یا برمی مل کر بھی نہیں دے سکتیں۔ دے سکتی ہوں تو اپنے امیر اور خلیفہ سے اجازت لے کر ہم سے باقاعدہ مباحثہ کرلیں۔‘‘ ❷

مولانا کے اس غیرت خیز چیلنج اور حمیت انگیز للکار کے جواب میں قادیانی کیمپ پر تقریباً سال بھر تک سکتہ طاری رہا۔ اور یہ مخصوص موضوع کیا معنی بلکہ کسی بھی موضوع پر گفتگو کرنے کے لیے وہ لوگ سامنے نہ آئے۔

---

❶ اہلحدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۲۹ء۔ ❷ ایضاً ایضاً۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

۳۸

مونگ ضلع گجرات میں مناظرہ

(اکتوبر ۱۹۳۰ء)

ضلع گجرات (مغربی پنجاب پاکستان) میں ایک قصبہ ہے مونگ۔ یہاں مرزائی حضرات نے بڑی شورش مچا رکھی تھی۔ جس کے دفعیہ کے لیے ۱۱/اور ۱۲/ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو بڑے زبردست پیمانے پر مناظرہ ہوا۔ کل تین مجلسیں ہوئیں۔ پہلی اور دوسری مجلس کے اسلامی مناظر مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تھے۔ موضوع بحث علی الترتیب ''حیات مسیح'' اور ''ختم نبوت'' تھا۔ مولانا سیالکوٹی کی گرفت سے مرزائی مناظر اس طرح زچ ہوئے کہ خاموشی کے سوا کوئی راہ نہ مل سکی۔

تیسرا مباحثہ ''صداقت مرزا'' کے موضوع پر ہوا۔ اسلامی مناظر مولانا امرتسری تھے۔ مولانا نے مرزائی مناظر کی تقریر کے جواب میں ابتداء ایک ایسی تمہید بیان فرمائی جو بقول نامہ نگار کے ''سارے مباحثہ کی جان اور مرزائی نزاع کے لیے بم کا گولہ تھی۔'' تمہید کے بعد آپ نے ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کے ''آخری فیصلہ'' والے اشتہار کو اور اس کے بعد آسمانی نکاح اور سلطان محمد کی موت سے متعلق مرزا صاحب کی پیشینگوئیوں کو بحث کی خراد پر چڑھا دیا۔ مرزائی مناظر ہر سہ مسائل میں قطعی لاجواب ہو گیا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ ''یہ مناظرہ ہر طرح سے ابر رحمت ثابت ہوا۔'' الحمد للہ۔ [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۲۴/ اکتوبر ۱۹۳۰ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳۹)

بٹالہ میں جلسہ اور مناظرہ

(نومبر ۱۹۳۰ء)

۱۵ رنومبر ۱۹۳۰ء کو بٹالہ میں اسلامی جلسہ ہوا۔ ۱۹۲۷ء میں قادیان کے اندر جو بلوے اور فسادات ہوئے اس کے بعد وہاں اسلامی جلسوں کے انعقاد کا تذکرہ نہیں ملتا۔ غالباً حکومت کی طرف سے رکاوٹ ہوگئی ہوگی۔ پھر کچھ برسوں کے بعد انعقاد کا تذکرہ ملتا بھی ہے۔ تو اس شکل میں کہ پنجاب کی ہنگامہ خیز سیاسی پارٹی ''احرار'' کے زیر سایہ اور زیر انتظام، جس سے مولانا امرتسری کسی حد تک کنارہ کش رہتے تھے۔ ہاں قادیان میں جلسے کی بندش کے ساتھ ہی بٹالہ میں بڑے پیمانے پر جلسوں کے انعقاد کا تذکرہ آتا ہے۔ اس لیے غالباً بٹالہ میں یہ جلسے قادیان کے بدل کے طور پر منعقد ہوا کرتے تھے۔ بٹالہ اور قادیان کے درمیان صرف ۱۱ رمیل کا فاصلہ ہے اس لیے ۱۵ رنومبر کے مذکورہ اجلاس میں قادیان اور گردو پیش سے لوگ بہت بڑی تعداد میں حاضر رہے۔ قادیانیوں کو تبادلہ خیال کا موقع دیے جانے کا اعلان تھا۔ مولانا امرتسری نے اسلام اور قادیان کے موضوع پر بڑی پرزور تقریر کی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ مباحثہ ہوا۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔

''مباحثہ کیا تھا؟ قادیان تک اس سے زلزلہ پڑا ہوگا۔ قادیانی مناظر مع اپنے ہمراہیوں کے ہر فقرہ پر گرتا جاتا تھا۔ پبلک نے بیک آواز تسلیم کیا کہ اہلحدیث کی فتح ہوئی۔'' للہ الحمد [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۳۱ رنومبر ۱۹۳۰ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۴۰)

قادیان کے دردانیال پر حملہ

(نومبر ۱۹۳۱ء)

قادیان سے تین چار میل کے فاصلہ پر بھٹیاں نامی ایک مقام ہے۔ جس کے گرد اگر تقسیم ہند سے پہلے خالص مسلم آبادی تھی۔ قادیان میں اسلامی جلسوں کی بندش کے بعد نومبر ۱۹۳۱ء میں اسلامی اجلاس منعقد کرنے کے لیے قادیان کے بدل کے طور پر اس مقام ''بھٹیاں'' کا انتخاب ہوا۔ اس علاقے میں قادیانی مبلغین نے کافی تگ ودو بھی جاری کر رکھی تھی۔ اس لیے بھی یہاں ایک بڑے پیمانے کے جلسے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

پروگرام کے مطابق ۲۸/۲۹/۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو مسلمانوں نے بڑا زبردست جلسہ منعقد کیا۔ مولانا امرتسری اس کے روح رواں تھے۔ اسلام کی دعوت اور قادیانیت کی تردید بڑے پرشوکت انداز میں ہوئی۔ قادیانی حضرات بھی بڑی تعداد میں آئے۔ لیکن اپنا ڈیرہ مسلمانوں سے الگ تھلگ لگایا۔ اور اپنے ڈیرہ پر جلسہ بھی منعقد کیا۔ مسئلہ ختم نبوت پر فریقین میں بحث بھی ہوئی۔ اور مباحثہ کے بعد مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے مرزا صاحب کے ''آخری فیصلہ'' والے اشتہار پر ایک نئے انداز سے تقریر بھی کی۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔

''اس جلسہ کا اثر نہ صرف قادیان کے دردانیال پر ہوگا۔ بلکہ قادیان کا تخت حکومت بھی متزلزل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔''❶

نوٹ:

بھٹیاں چونکہ قادیان کے بالکل قریب ہے اس لیے نامہ نگار نے اسے قادیان کے دردانیال سے تعبیر کیا ہے۔ اس نمبر کا عنوان بھی نامہ نگار ہی کا عطیہ ہے۔

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۴ دسمبر ۱۹۳۱ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۴۱)

بٹالہ میں پھر جلسہ اور مناظرہ

(فروری ۱۹۳۲ء)

فروری ۱۹۳۲ء میں اہل بٹالہ نے پھر ایک جلسہ کیا۔ اور ۲۰ رفروری کو پھر ایک دلچسپ مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کی بنیاد مولانا امرتسری کی ایک تقریر تھی۔ جس کا عنوان تھا۔ ''قرآن اور قادیان'' اس تقریر میں آپ نے بڑے دلچسپ اور ظرافت سے بھرپور انداز میں فرمایا کہ مرزا صاحب محمد ثانی ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن وہ ان اغراض و مقاصد کی تعمیل و تکمیل نہ کر سکے جنہیں محمد ﷺ مکمل کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب کو عمر بہت کم ملی۔ کیونکہ وہ صرف ایک ہزار اکتیس سال زندہ رہے۔ اور اتنی چھوٹی سی عمر میں وہ کیا کچھ کر سکتے تھے۔

فکر معاش ، ذکر خدا ، یاد رفتگاں
اتنی سی زندگی میں کوئی کیا اور کیا کرے

مرزا صاحب کی عمر کی بابت آپ نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا تھا۔ بلکہ لگے ہاتھوں آپ نے قادیانی حوالوں سے نہایت ٹھوس طور پر ثابت کیا کہ مرزا صاحب کے بیانات کا قطعی اور دو ٹوک نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی عمر ایک ہزار اکتیس برس ہے۔

اس کے بعد مولانا نے تصویر کا دوسرا رخ پیش کیا۔ آپ نے مرزا صاحب ہی کے کچھ دوسرے حوالوں سے ثابت کیا کہ جناب مرزا صاحب ''خدائی الہام'' کی بنیاد پر اپنی عمر ۷۵ سے ۸۵ سال کے درمیان بتلایا کرتے تھے۔ مولانا نے پوری تحدی اور چیلنج کے ساتھ فرمایا کہ اگر مندرجہ دونوں متضاد حوالوں میں قادیانی حضرات تطبیق دیدیں تو میں ایک تیسرا حوالہ پیش کروں گا۔ جو ان دونوں سے متعارض ہوگا۔ (غالباً وہ حوالے مراد تھے جن سے مرزا صاحب کی عمر صرف گیارہ سال ثابت ہوتی ہے)۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے قادیانی مناظر اس طرح شیر پنجاب کے پنجہ میں جکڑا رہا کہ ہزار کوششوں کے باوجود نہ چھوٹ سکا۔ اور بڑی ناکامی کے ساتھ رخصت ہوا۔ ❶

(۴۲)

مناظرہ وزیر آباد

(اپریل ۱۹۳۲ء)

۱۰/اپریل ۱۹۲۳ء یوم اتوار کو وزیر آباد (پنجاب) میں ایک زبردست مناظرہ ہوا۔ قادیانیوں کی طرف سے مولانا امرتسری کے مقابل ایک نیا رنگروٹ لایا گیا تھا۔ تقریر کا موقع پہلے چونکہ قادیانیوں کو دیا گیا تھا۔ اس لیے اس شخص نے چند قرآنی آیات کے محرف مضمون کو معیار نبوت قرار دے کر انہیں مرزا صاحب پر چسپاں کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر یہی آیات مرزا صاحب کی نبوت کی شاہد ہوتیں تو مرزا صاحب آخری فیصلہ والا اعلان فرما کر ایک دوسرا ہی طریق فیصلہ کیوں اختیار کرتے؟ اس طرح مولانا نے بحث کا رخ آخری فیصلہ والے اشتہار کی طرف پھیر دیا۔ پھر کیا تھا، قادیانی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی اور تین گھنٹے کے طویل وقفہ مناظرہ میں ان سے اس کا کوئی جواب نہ بن سکا۔

پھر مولانا نے مرزائی حوالے سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب دنیا میں مسیح موعود کی مدت قیام چالیس سال بتلاتے ہیں۔ لیکن خود دعوائے مسیحیت کے اٹھارہ سال بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ لہٰذا وہ خود اپنے مقرر کیے ہوئے معیار کے مطابق جھوٹے ٹھہرے۔ مولانا امرتسری کی یہ دوسری ضرب تھی جس سے قادیانی مناظر اخیر تک نہ سنبھل سکا۔

اثنائے مناظرہ میں مولانا امرتسری رحمہ اللہ حسب معمول اشعار بھی چست کرتے چلتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے ایک شعر پڑھا۔

---

❶ اہلحدیث امرتسر ۴/مارچ ۱۹۳۲ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوے
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لیے

اس پر قادیانیوں نے اودھم مچائی کہ شعر فحش ہے۔ اور اس معاملہ کو اس قدر طول دیا کہ بالآخر مولانا ظفر علی خان کو...... جو مجلس مناظرہ کی زینت تھے...... حکم تسلیم کیا گیا۔ انہوں نے کہا اس میں ایک لفظ بھی فحش نہیں ہے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ مولانا امرتسری قیامت کے روز فریاد کریں گے کہ یا الٰہی! مرزا غلام احمد قادیانی سے پوچھ کہ اس نے مسلمانوں میں کیوں تفرقہ پیدا کر دیا؟ اور مرزا صاحب منتوں سے کہیں گے۔ میاں چپ رہو۔ اس تشریح نے مجمع میں سرور و ولولہ پیدا کر دیا۔

قادیانی مناظر چونکہ نو عمر تھا اس لیے مولانا اس پر بھی ایک شعر چست کیے بغیر نہ رہ سکے۔ فرمایا

کچھ جوانی ہے ابھی، کچھ ہے لڑکپن ان کا
دو جفا کاروں کے قبضہ میں ہے جوبن ان کا

اس شعر کا جو اثر طرفین پر پڑ سکتا ہے اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

یہ مناظرہ بڑا عظیم الشان اور اثر انگیز تھا۔ ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی مرحوم لکھتے ہیں۔

"ہمارا یقین ہے کہ اس قسم کے دو تین مناظرے مختلف مقامات میں ہو جائیں تو پنجاب سے قادیانیت کا بیج اکھڑ جائے۔ انشاء اللہ۔" [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۶ر مئی ۱۹۳۲ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۴۳)

لاہور، جہلم، امرتسر اور اٹاوہ میں مناظرے

(جولائی ۱۹۳۲ء اپریل، اکتوبر، نومبر، ۱۹۳۳ء)

ضلع لاہور میں مشرقی جانب ایک مقام ''گنج'' واقع ہے۔ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۲ء کو یہاں ''وفات مسیح''، ''ختم نبوت'' اور ''صداقت مرزا'' پر مناظرہ ہوا، مولانا سیالکوٹی صدر تھے۔ اور مولانا امرتسری کے مبعوثین ومتوسلین مناظرے مولانا امرتسری بھی زیب مجلس تھے۔ خاموش تھے اور رہنمائی کر رہے تھے۔ مناظرہ ختم ہو چکا تو لوگوں نے اصرار وتقاضہ کیا کہ مولانا تقریر فرمائیں۔ آپ نے تقریر شروع کی۔ لیکن قادیانیوں نے غل غپاڑے مچائے۔ اور اپنے لیے بھی وقت کا مطالبہ کیا۔ نصف گھنٹہ انہیں بھی وقت دیا گیا۔ اور پہلے دیا گا۔ بعد میں مولانا نے تقریر فرمائی اور قادیانیت کا بچا کھچا بخیہ بھی ادھیڑ کر رکھ دیا۔ [1]

۲۱/۲۲/۲۳ر اپریل ۱۹۳۳ء کو جہلم میں انجمن اہلحدیث جہلم کی طرف سے انجمن کے دستور قدیم کے مطابق سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور اس میں مرزائیوں سے پرزور مناظرے ہوئے۔ ان مناظروں میں مولانا امرتسری نے مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ حقیقت واشگاف کی کہ مرزا صاحب کی کل عمر صرف گیارہ سال ثابت ہوتی ہے۔ [2]

۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۳ء کو قادیانیوں نے ایک خاص تبلیغی پروگرام کے تحت ''یوم تبلیغ'' منایا۔ اس دن جگہ جگہ خوب جلسے جلوس کیے۔ دن بھر بھاگ دوڑ جاری رکھی۔ اور بڑے پیمانے پر ٹریکٹ، پمفلٹ اور پوسٹر وغیرہ تقسیم کیے۔ قادیانیوں نے چونکہ اپنے اس پروگرام کا اعلان پہلے ہی سے کر رکھا تھا اس لیے مولانا امرتسری کی تجویز پر جماعت اہلحدیث نے بھی مولانا کی قیادت ورہنمائی میں ۲۲ر اکتوبر کو اسی پیمانے پر ''یوم تردید قادیانیت'' منایا جلسے اور جلوس کیے۔ پوسٹر، ٹریکٹ اور پمفلٹ شائع کیے۔ اسی سلسلے میں امرتسر کے اندر جامع ثنائی میں ''آخری فیصلہ'' کے

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۲۲ر جولائی ۱۹۳۲ء۔ [2] ایضاً ۲۸ر اپریل ۱۹۳۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر پرامن اور دلچسپ مناظرہ بھی ہوا۔ مرزائی مبلغ کچھ اسی طرح گرفت میں آیا کہ خود اپنے واجب الاطاعت خلیفہ اور دیگر مرزائی مبلغوں کے ارشادات و فرمودات کی حقانیت کا انکار کر بیٹھا۔ اور اس طرح اسے اپنے مقصود میں قطعی ناکام و نامراد ہونا پڑا [1] ...... اس روز امرتسر کے دوسرے مقامات پر بھی آپ نے قادیانیت کی تردید کے سلسلے میں تقریریں کیں۔

غالباً اپنی خفت مٹانے کے لیے اس کے چند ہی دن بعد ۲۵/ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو قادیانیوں نے امرتسر میں پھر مناظرہ کی بنیاد رکھی۔ اب کی دفعہ مولانا امرتسری کے شاگرد رشید مولانا عبداللہ صاحب معمار امرتسری نے مناظرہ کیا۔ انہوں نے قادیانی مناظر کا ناطقہ اس طرح بند کیا کہ بیچارے سے ان کا کوئی جواب ہی نہ بن سکا۔ اس کیفیت نے سامعین پر نہایت خوشگوار اثر ڈالا۔ [2]

اس واقعہ کے چند دنوں بعد ۴/ نومبر ۱۹۳۳ء کو مولانا نے اٹاوہ (یوپی) کا رخت سفر باندھا۔ یہاں قادیانیوں کے ساتھ ایک بڑا ہی اہم اور فیصلہ کن مناظرہ درپیش تھا۔ فاتح قادیان نے اس محاذ کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے فتح کیا۔ اور ۷/ نومبر کو امرتسر واپس آ گئے۔ [3] مناظرہ غالباً ۵/ نومبر کو ہوا۔ مفصل روداد دستیاب نہ ہو سکی۔

(۴۴)

کلکتہ میں قادیانی چھیڑ چھاڑ

(دسمبر ۱۹۳۳ء)

۸/ ۹/ ۱۰/ دسمبر ۱۹۳۳ء کو چھپرہ (بہار) میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا سترھواں سالانہ اجلاس تھا۔ مولانا امرتسری صدر اجلاس تھے۔ یہاں سے فارغ ہو کر مختلف علاقوں کا سفر کرتے ہوئے آپ کلکتہ وارد ہوئے۔ کلکتہ میں مقامی جمعیۃ اہلحدیث کی طرف سے ۱۵/ ۱۶/ ۱۷/ دسمبر ۱۹۳۳ء کو بہت بڑے پیمانے پر جلسے کا پروگرام تھا۔ اس جلسے میں عام پروگراموں کے علاوہ

---

[1] ایضاً ۲۷/ اکتوبر ۱۹۳۲ء۔ [2] ایضاً ۳/ نومبر ۱۹۳۳ء۔ [3] ایضاً ۱۷/ نومبر ۱۹۳۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خاص قادیانیت کی ”خدمت“ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ مولانا امرتسری لکھتے ہیں۔

”کلکتہ میں چند پنجابی مرزا صاحب قادیانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے جلسہ کا ذکر سن کر اپنا لاؤ لشکر جمع کر لیا تھا۔ اپنے مرکز سے دو مناظر بھی طلب کر لیے تھے۔ جو بروقت پہنچ گئے تھے۔ چھیڑ چھاڑ، اشتہار بازی شروع کر رکھی تھی۔ اس لیے جلسہ کے پروگرام میں دو مضمونوں پر ان کو ایک ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لیے دیا گیا۔ ایک مضمون تھا ”قرآن اور مرزائے قادیان“ یہ مضمون میرے نام پر تھا۔ دوسرا مضمون تھا ”معیار نبوت“ یہ مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی کے نام پر تھا۔ میرا نام دیکھتے ہی قادیانیوں نے حق قدامت ادا کرنے کو بجوائے ”تم چھیڑو گے“ ایک دو ورقہ اشتہار شائع کر دیا۔ جس میں لکھا کہ مولانا ثناءاللہ ہر جگہ آخری فیصلہ کا ذکر کیا کرتے ہیں اس لیے اس کا جواب یہ ہے۔ لیکن جواب میں وہی طریق اختیار کیا جو لا تقربوا الصلوۃ کے قائل نے ”وانتم سکاری“ حذف کر کے کیا تھا۔ میرا ارادہ کچھ اور بیان کرنے کا تھا۔ لیکن مرزائی اشتہار نے میری اس طرف رہنمائی کی کہ میں ”آخری فیصلہ“ ہی کو ذکر کروں۔

آخری فیصلہ کی تمہید میں ایک تمثیل سنا کر میں نے آخری فیصلہ والا اشتہار پڑھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ ”مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو اللہ کے ہاں جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔“ چنانچہ مرزا صاحب ۲۶ / مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ اور میں تا دم تحریر ہذا زندہ ہوں۔

اس کے بعد اعلان کیا کہ حسب تحریر پروگرام ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لیے ہے جو احمدی چاہے اس مضمون پر ایک گھنٹہ تک بحث کر سکتا ہے۔ مگر کوئی نہ اٹھا۔ چند منٹ انتظار کیا گیا۔ للکارا گیا۔ ہزارہا حاضرین کے سامنے پکارا گیا تاہم کوئی نہ بولا۔

دوسری تقریر مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی کی معیار نبوت پر ہوئی...... تقریر کے بعد احمدی جماعت کو گفتگو کے لیے گھنٹہ وقت دیا گیا۔ مگر کوئی نہ بولا۔“ [1]

---

[1] اہلحدیث امرتسر ۲۹ / دسمبر ۱۹۳۳ء۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۴۵)

لاہور میں مناظرہ مرزائیہ

(جنوری ۱۹۳۴ء)

مندرجہ بالا عنوان سے مولانا عبداللہ صاحب معمار رحمہ اللہ نے ایک فیصلہ کن مناظرہ کی تفصیلی رپورٹ قلمبند فرمائی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو لاہور میں قادیانیوں سے ایک تاریخی مناظرہ ہوا۔ مناظرہ کی نوبت اس لیے آئی کہ قادیانیوں نے اپنے مخصوص تبلیغی پروگرام کے تحت لاہور کی فضا میں خاصی اودھم بپا کر رکھی تھی۔ اس مناظرہ کے دو حصے تھے۔ پہلا حصہ مولانا عبداللہ صاحب معمار کے سپرد تھا۔ جو مولانا امرتسری کے مخصوص تربیت یافتہ شاگردوں میں سے تھے۔ اور اس وقت تک فاضل مرزائیات کے لقب سے ملقب ہو چکے تھے۔ موصوف کا موضوع بحث یہ تھا کہ مرزا صاحب نے انبیاء کرام خصوصاً حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اس موضوع پر موصوف نے اجلاس کی پہلی نشست میں ایک بجے سے دو بجے تک ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور اس کے معاً بعد دو بجے تک ایک گھنٹہ مناظرہ ہوا۔

دوسرا حصہ تھا "مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب سے آخری فیصلہ" یہ حصہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاتح قادیان کے سپرد تھا۔ مولانا نے اجلاس کی دوسری نشست میں ۴/۱/۳ بجے سے ۲/۱/۵ بجے کے درمیان ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں بڑی جامعیت کے ساتھ آخری فیصلہ والے اشتہار کو اس کے پس منظر اور اثرات ونتائج سمیت پیش کیا۔ اس کے بعد اسی موضوع پر ایک گھنٹہ بحث ہوئی۔ مولانا معمار لکھتے ہیں۔

"لاہور میں یہ مناظرہ بے مثل رہا۔ اور رہے گا انشاء اللہ۔ اللہ کا شکر ہے کہ دلائل کی رو سے حاضرین پر واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب ایک طرف توہین مسیح کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے اعلان کی رو سے پہلے مر کر اللہ کے ہاں کاذب ٹھہرے۔ الحمد لله علیٰ ذلک۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"